تفہیم السنۃ ١

تاب التوحید

توحید کے مسائل

محمد اقبال کیلانی

جامعہ ملک سعود ○ الریاض

حدیث پبلیکیشنز ◎ ۲۔ شیش محل روڈ
لاہور

26131
کمل - ب

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام	توحید کے مسائل
نام مولف	محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ
اہتمام	ہارون الرشید کیلانی
ناشر	حدیث پبلیکیشنز، ۲ شیش محل روڈ، لاہور
طبع	جنوری ۱۹۹۷ء
قیمت	

المكتبة الرحمانية
[illegible] ۹۹۰۰
17977

رابطہ کے لئے

1- ہارون الرشید کیلانی
۲۔ شیش محل روڈ، لاہور

2- محمد اقبال کیلانی
ص ب : ۸۰۰، الریاض ۱۱۴۲۱، سعودی عرب
فون، گھر : ۴۰۶۵۱۳۲، دفتر : ۴۶۷۶۴۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ءَ أَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (۱۲ : ۳۹)

کیا بہت سے متفرق رب بہتر ہیں یا وہ ایک اللہ

جو سب پر غالب ہے (سورۃ یوسف، آیت ۳۹)

تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ

"اے دنیا کے لوگو ! آؤ ایک ایسے کلمے کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے"

- اے اسرائیل کے بیٹو ! تمہارا ایمان ہے کہ حضرت عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے تھے اور یہ بھی تسلیم کرتے ہو کہ انہیں موت آئی۔ کبھی تم نے غور کیا کہ اللہ کی ذات "حیّ اور قیوّم" ہے اور اس کے بیٹے میں بھی یہ صفات ہونی چاہیے تھیں، تو پھر حضرت عزیر علیہ السلام کو موت کیوں آئی؟ جسے موت آئے وہ اللہ کا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے؟

☆☆☆

- اے عیسٰی ابن مریم علیہ السلام کے حواریو ! تمہارا ایمان ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں اور یہ بھی تسلیم کرتے ہو کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام سُولی دیئے گئے، کبھی تم نے غور کیا کہ اللہ تو زبردست قوّت والا اور ہر ایک پر غالب ہے پھر اس کا بیٹا اتنا کمزور اور بے بس کیوں تھا کہ سُولی پر چڑھا دیا گیا، جو سُولی پر چڑھا دیا گیا، وہ خدا کا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے؟

☆☆☆

● اے ہندو مت کے پیروکارو ! تمہارا ایمان ہے کہ دنیا میں ۳۳ کروڑ بھگوان ہیں، ہر آدمی اپنا اپنا بھگوان الگ رکھتا ہے گویا ہر آدمی کا اپنا بھگوان ہے جو اس کی حاجتیں اور مُرادیں پوری کرنے پر قادر ہے جبکہ باقی ۳۲ کروڑ ۹۹ لاکھ ۹۹ ہزار ۹ سو ۹۹ بھگوان اس کی ضرورتیں پوری کرنے سے عاجز ہیں، کبھی تم نے غور کیا کہ اگر ۳۲ کروڑ ۹۹ لاکھ ۹۹ ہزار ۹ سو ۹۹ بھگوان عاجز اور بے بس ہیں، تو پھر انہیں میں سے ایک بھگوان حاجتیں اور مُرادیں پوری کرنے پر کیسے قادر ہو سکتا ہے؟

☆☆☆

● اے بدھ مت کے ماننے والو ! تمہارا ایمان ہے کہ گوتم بُدھ عالمگیر سچّائی کی تلاش میں برس ہا برس میدانوں، جنگلوں اور صحراؤں میں پھرتا رہا، کبھی تم نے غور کیا کہ جو شخص خود ایک عالمگیر سچّائی کی تلاش میں طویل مدّت تک سرگرداں رہا۔ وہ خود عالمگیر سچائی کیسے بن سکتا ہے؟

☆☆☆

● اے ائمہ معصُومین کے ماننے والو ! تمہارا ایمان ہے کہ کائنات کا ذرّہ ذرّہ امام کے حکم و اقتدار کے آگے سرنگوں ہے اور یہ دعویٰ بھی رکھتے ہو کہ اہلِ بیت پر جو مُصیبت اور آفت آئی وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے آئی کبھی تم نے غور کیا کہ جس کے حکم کے آگے کائنات کا ذرہ ذرہ سرنگوں ہو اس پر آفت اور مُصیبت کیسے آ سکتی ہے؟ اور جس پر آفت اور مُصیبت آ جائے وہ کائنات کے ذرّہ ذرّہ کا حاکم اور مقتدرِ اعلیٰ کیسے بن سکتا ہے؟

☆☆☆

● اے بزرگان دین اور اولیائے کرام کے ماننے والو ! تمہارا ایمان ہے کہ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ خزانے عطا کرتے ہیں۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ طوفانوں سے نجات بخشتے ہیں۔ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مصائب اور مشکلات دور کرتے ہیں، امام بری کھوئی

قسمتیں کھری کرتے ہیں اور سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اولاد سے، نوازتے ہیں۔ کبھی تم نے غور کیا جب علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نہیں تھے تو خزانے کون عطا کرتا تھا جب معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نہیں تھے تو طوفانوں سے نجات کون بخشتا تھا' جب عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نہیں تھے تو مصائب اور مشکلات کون دور کرتا تھا جب امام بریؒ نہیں تھے تو کھوٹی قسمتیں کون کھری کرتا تھا' جب سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نہیں تھے تو اولاد کون دیتا تھا؟

☆☆☆

● اے دنیا کے لوگو ! میری بات ذرا غور سے سنو!

اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تعلیمات میں تضاد کبھی نہیں ہو سکتا' لیکن تمہارے عقائد و افکار میں موجود تضاد اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ عقائد و افکار اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ نہیں ہیں'

تو پھر ـــــــــ! اے دنیا کے لوگو! آؤ ایک ایسے کلمہ کی طرف

○ ـــ جس کی تعلیمات میں کوئی تضاد نہیں۔
○ ـــ جو بنی نوع انسان کی رُوح کو آسودگی اور جسم کی آزادی بخشتا ہے۔
○ ـــ جو بنی نوع انسان کو احترام' عزّت اور عظمت عطا کرتا ہے۔
○ ـــ جو بنی نوع انسان کو امن و سلامتی' عَدل و انصاف' مساوات و حریّت' اخوّت و محبّت جیسی اعلیٰ اقدار کی ضمانت دیتا ہے۔
○ ـــ جو بنی نوع انسان کو جہنّم کی آگ سے نجات دلاتا ہے۔

وہ ایک کلمہ ہے

لَآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ

اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں !

اَلْفِهْرَس

مبرشمار	أَسْمَاءُ الْأَبْوَابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
۱	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	۸
۲	اَلنِّيَّةُ	نیت کے مسائل	۸۳
۳	فَضْلُ التَّوْحِيْدِ	توحید کی فضیلت	۸۵
۴	أَهَمِّيَّةُ التَّوْحِيْدِ	توحید کی اہمیت	۹۲
۵	اَلتَّوْحِيْدُ فِيْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ	توحید قرآن مجید کی روشنی میں	۹۶
۶	تَعْرِيْفُ التَّوْحِيْدِ وَ أَنْوَاعُهُ	توحید کی تعریف اور اس کی اقسام	۱۰۳
۷	اَلتَّوْحِيْدُ فِي الذَّاتِ	توحید ذات	۱۰۵
۸	اَلتَّوْحِيْدُ فِي الْعِبَادَةِ	توحید عبادت	۱۰۹
۹	اَلتَّوْحِيْدُ فِي الصِّفَاتِ	توحید صفات	۱۱۹
۱۰	تَعْرِيْفُ الشِّرْكِ وَ أَنْوَاعُهُ	شرک کی تعریف اور اس کی اقسام	۱۳۷
۱۱	اَلشِّرْكُ فِيْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ	شرک قرآن مجید کی روشنی میں	۱۳۹
۱۲	اَلشِّرْكُ فِيْ ضَوْءِ السُّنَّةِ	شرک سنت کی روشنی میں	۱۴۸
۱۳	اَلشِّرْكُ الْأَصْغَرُ	شرک اصغر کے مسائل	۱۵۴
۱۴	اَلْأَحَادِيْثُ الضَّعِيْفَةُ وَ الْمَوْضُوْعَةُ	ضعیف اور موضوع احادیث	۱۵۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْاَمِيْنِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ– أَمَّا بَعْدُ :

قیامت کے روز انسان کی نجات کا انحصار دو باتوں پر ہو گا (۱) ایمان اور (۲) عمل صالح - ایمان سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان، رسالت اور آخرت پر ایمان، فرشتوں اور کتابوں پر ایمان، اچھی یا بری تقدیر پر ایمان۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "ایمان کی ۷۰ سے زیادہ شاخیں ہیں ان میں سے سب سے افضل لَاإِلٰـهَ إِلاَّ اللّٰهُ کہنا (بحوالہ صحیح بخاری) یعنی ایمان کی بنیاد کلمہ توحید ہے۔

اعمال صالحہ سے مراد وہ اعمال ہیں جو سنّتِ رسول ﷺ کے مطابق ہوں، بلاشبہ نجاتِ اُخروی کے لئے اعمالِ صالحہ بہت اہمیت رکھتے ہیں لیکن عقیدۂ توحید اور اعمال صالحہ دونوں میں سے عقیدۂ توحید کی اہمیّت کہیں زیادہ ہے۔

قیامت کے روز عقیدۂ توحید کی موجودگی میں اعمال کی کوتاہیوں اور لغزشوں کی معافی تو ہو سکتی ہے لیکن عقیدے میں بگاڑ (کافرانہ، مشرکانہ یا توحید میں شرک کی آمیزش) کی صورت میں زمین و آسمان کی وسعتوں کے برابر صالح اعمال بھی بے کار و عبث ثابت ہوں گے سورۃ آل عمران میں اللہ پاک فرماتا ہے کہ کافر لوگ اگر روئے زمین کے برابر بھی سونا صدقہ کریں تو ایمان لائے بغیر ان کا یہ صالح عمل اللہ کے ہاں قبول نہیں ہو گا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ افْتَدٰى بِهٖ أُوْلٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ وَّ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ٥﴾(۳:۹۱)

ترجمہ: "جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر ہی کی حالت میں مرے ان میں سے کوئی اگر (اپنے آپ کو سزا سے بچانے کے لیے) روئے زمین بھر کر بھی سونا فدیہ میں دے تو اسے قبول نہ کیا جائے گا ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے اور ایسے لوگوں کے لئے کوئی مددگار نہیں ہو گا" (سورۃ آل عمران) گویا نہ صرف یہ کہ اُن کے نیک اعمال ضائع ہوں گے بلکہ عقیدۂ کفر کی وجہ سے انہیں دردناک عذاب بھی دیا جائے گا اور کوئی ان کی مدد یا سفارش بھی نہیں کر سکے گا سورہ انعام میں انبیاء کرام کی

مقدّس جماعت حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت توح علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت یسع علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر خیر کرنے کے بعد اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ترجمہ : ”اگر کہیں ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کے بھی سب (نیک) اعمال ضائع ہو جاتے“ (سورہ انعام، آیت ۸۸)

شرک کی مذمت میں قرآن مجید کی بعض دیگر آیات ملاحظہ ہوں۔

﴿ وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيْكَ وَ إِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ٥ ﴾(٦٥:٣٩)

ترجمہ : ”اے نبی تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا کیا کرایا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے“ (سورہ زمر آیت ۶۵)

﴿ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ٥ ﴾(٢١٣:٢٦)

ترجمہ : ”پس اے نبی! اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو ورنہ تم بھی سزا پانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے“ (سُورہ شعُراء، آیت ۲۱۳)

مذکورہ بالا دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر سیّد المرسلین حضرت محمد ﷺ کو مخاطب کر کے بڑے فیصلہ کن اور دو ٹوک انداز میں یہ بات ارشاد فرما دی ہے کہ شرک کا ارتکاب اگر تم نے بھی کیا تو نہ صرف یہ کہ تمہارے سارے نیک اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے بلکہ دوسرے مشرکین کے ساتھ جہنم کا عذاب بھی دیا جائے گا۔

سورہ مائدہ میں ارشادِ مبارک ہے

﴿ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاوَاهُ النَّارُ ﴾(٧٣:٥)

ترجمہ : ”جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اس پر اللہ نے جنّت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنّم ہے“ (سُورہ مائدہ، آیت ۷۲)

سُورہ نساء کی ایک آیت میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهِ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ﴾ (٤ : ٨٤)

ترجمہ : "اللہ تعالیٰ کے یہاں شرک کی بخشش ہی نہیں اس کے سوا اور سب کچھ معاف ہو سکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے" (سورہ نساء، آیت ۸۴)

ان دونوں آیتوں سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شرک ناقابل معافی گناہ ہے، شرک کے علاوہ کوئی دوسرا گناہ ایسا نہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ناقابل معافی قرار دیا ہو یا جس کے ارتکاب پر جنت حرام کر دی ہو۔

سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے حالتِ شرک میں مرنے والوں کے لئے بخشش کی دعاء تک کرنے سے منع فرما دیا ہے۔ ارشاد مبارک ہے۔

﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْا أُوْلِىْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيْمِ ۝ ﴾(٩ : ١١٣)

ترجمہ : "نبی اور اہل ایمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ ان پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ وہ جہنمی ہیں (سورہ توبہ آیت ۱۱۳)

اب شرک کی مذمت میں چند احادیث مبارک ملاحظہ ہوں۔

۱۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو دس نصیحتیں فرمائیں جن میں سے سرفہرست یہ نصیحت تھی۔ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَ إِنْ قُتِلْتَ أَوْ حُرِّقْتَ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا خواہ قتل کر دیئے جاؤ یا جلا دیئے جاؤ (مسند احمد)

۲۔ آپ ﷺ نے فرمایا "سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا (۲) جادو (۳) ناحق قتل کرنا (۴) یتیم کا مال کھانا (۵) سود کھانا (۶) میدان جنگ سے بھاگنا (۷) بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگانا (صحیح مسلم)

۳۔ ارشادِ نبوی ہے کہ "اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کے گناہ معاف کرتا رہتا ہے جب تک اللہ اور بندے کے درمیان حجاب واقع نہ ہو۔" صحابہ کرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ، حجاب سے کیا مراد ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "حجاب کا مطلب یہ ہے کہ انسان مرتے دم تک شرک میں مبتلا رہے"۔ (مسند احمد)

مذکورہ بالا آیات و احادیث سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ شرک ہی وہ گناہ ہے جس کے نتیجہ میں انسان کی ہلاکت اور بربادی یقینی ہے، چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

ایک آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا جس کے ننانوے دفتر گناہوں سے پُر ہوں گے وہ آدمی اپنے گناہوں کی وجہ سے مایوس ہو گا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا' آج کسی پر ظلم نہیں ہو گا تمہاری ایک نیکی بھی ہمارے پاس ہے لہٰذا میزان کی جگہ چلے جاؤ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا"کہ اس کے گناہ ترازو کے ایک پلڑے میں ڈال دیئے جائیں گے اور نیکی دوسرے پلڑے میں' وہ ایک نیکی تمام گناہوں پر بھاری ہو جائے گی وہ ایک نیکی أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَـٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ہوگی (بحوالہ ترمذی شریف) ایک بوڑھا شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا"یا رسول اللہ ! ساری زندگی گناہوں میں گزری ہے کوئی گناہ ایسا نہیں جس کا ارتکاب نہ کیا ہو روئے زمین کی ساری مخلوق میں اگر میرے گناہ تقسیم کر دیئے جائیں تو سب کو لے ڈوبیں کیا میری توبہ کی کوئی صورت ہے؟" رسول اکرم ﷺ نے پوچھا"کیااسلام لائے ہو؟" اس نے عرض کیا ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَـٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ﴾ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جا' اللہ معاف کرنے والا اور گناہوں کو نیکیوں میں بدلنے والا ہے" اس نے عرض کیا "کیا میرے سارے گناہ اور جرم معاف ہو جائیں گے؟" رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہاں تیرے سارے گناہ اور جرم معاف ہو جائیں گے" (بحوالہ ابن کثیر)

غور فرمایئے ! ایک طرف آپ ﷺ کا حقیقی چچا جس نے عمر بھر دین کے معاملہ میں آپ ﷺ کی رفاقت کا حق ادا کیا لیکن عقیدۂ توحید پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے جہنم کا مستحق ٹھہرا دوسری طرف ایک اجنبی شخص جس کا رسول اکرم ﷺ سے کوئی خونی رشتہ نہیں اور وہ خود اپنے بے پناہ گناہوں کا اعتراف بھی کر رہا ہے محض عقیدۂ توحید پر ایمان لے آنے کی وجہ سے جنّت کا مستحق ٹھہرا۔

اس ساری گفتگو سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قیامت کے دن نجات کا تمام تر دارومدار انسان کے عقیدہ پر ہو گا اگر عقیدہ کتاب و سنّت کے مطابق خالص توحید پر مبنی ہوا تو نیک اعمال قابل اجر و ثواب ہوں گے' اور گناہ قابل بخشش اور قابل معافی ہوں گے لیکن اگر عقیدہ' توحید کے بجائے شرک پر مبنی ہوا تو روئے زمین کے برابر نیک اعمال بھی نامقبول اور مردُود ہوں گے۔

عقیدۂ توحید کی وضاحت

توحید کا مادہ "وحد" ہے اور اس کے مصادر میں سے " وحد " اور "وحدۃ " زیادہ مشہور ہیں جس کا مطلب ہے اکیلا اور بے مثال ہونا" وحید " یا "وحد" اس ہستی کو کہتے ہیں جو اپنی ذات میں اور اپنی صفات میں اکیلی اور بے مثال ہو"وحد" کا واو ہمزہ سے بدل کر"احد"بنا ہے۔ یہی لفظ سورہ اخلاص میں اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں اکیلا اور بے مثال ہے کوئی دوسرا اس جیسا نہیں جو اس کی ذات اور صفات میں شریک ہو۔

۱۔ قیامت کے روز حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر کی بخشش کے لئے سفارش کریں گے' تو جواب میں اللہ پاک ارشاد فرمائے گا۔ إِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِیْنَ میں نے جنت کافروں کے لئے حرام کر دی ہے (صحیح بخاری شریف) یہ کہہ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سفارش رد کر دی جائے گی۔

۲۔ رسول اکرم ﷺ کے چچا جناب ابو طالب کے بارے میں کون نہیں جانتا کہ انہوں نے آپ کی بعثت مبارک کے بعد ہر مشکل وقت میں بڑی جرأت اور استقامت کے ساتھ آپ کا ساتھ دیا قریش مکہ کے ظلم و ستم اور بے پناہ دباؤ کے سامنے آہنی دیوار بن کر کھڑے ہو گئے شعب ابی طالب کے ایام اسیری میں آپ ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا ابوجہل وغیرہ نے رسول اکرم ﷺ کے قتل کا ارادہ کیا تو بنو ہاشم اور بنو مطلب کے نوجوانوں کو اکٹھا کر کے حرم شریف لے گئے اور ابوجہل کو علی الاعلان مرنے مارنے کی دھمکی دی جناب ابوطالب زندگی بھر رسول اکرم ﷺ کا اسی طرح ساتھ دیتے رہے جس سال جناب ابوطالب کا انتقال ہوا رسول اکرم ﷺ نے اسے غم کا سال (عام الحزن) قرار دیا رسول اکرم ﷺ کے ساتھ خونی تعلق اور دینی معاملات میں آپ ﷺ کی بھرپور حمایت کے باوجود صرف ایمان نہ لانے کی وجہ سے جناب ابوطالب جہنم میں چلے جائیں گے۔ (بحوالہ صحیح مسلم)

۳۔ ایک شخص عبداللہ بن جدعان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ "وہ صلہ رحمی کرنے والا اور لوگوں کو کھانا کھلانے والا شخص تھا کیا اس کی یہ نیکیاں قیامت کے روز اس کے کام آئیں گی؟" آپ نے ارشاد فرمایا "نہیں" کیونکہ اس نے عمر بھر ایک دفعہ بھی یہ نہیں کہا۔

﴿ رَبِّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ﴾

ترجمہ: "اے میرے رب! قیامت کے روز میرے گناہ معاف فرمانا" (بحوالہ صحیح مسلم) یعنی اس کا نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان تھا نہ قیامت کے دن پر لہٰذا اس کی ساری نیکیاں اور صالح اعمال برباد ہو جائیں گے۔

مذکورہ بالا حقائق سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ عقیدۂ توحید کے بغیر نیک اور صالح اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں ذرہ برابر اجر و ثواب کے مستحق نہیں سمجھے جائیں گے۔

شرک کے برعکس عقیدہ توحید قیامت کے دن گناہوں کا کفارہ اور اللہ کی مغفرت کا باعث بنے گا رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "جس نے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار کیا اور اسی پر مرا' وہ جنت میں داخل ہو گا" صحابہ نے عرض کیا "خواہ زنا کیا ہو خواہ چوری کی ہو؟" رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا "ہاں! خواہ زنا کیا ہو' خواہ چوری کی ہو۔" (صحیح مسلم) ایک حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "اے ابن آدم! اگر تو روئے زمین کے برابر گناہ لے کر آئے اور مجھ سے اس حال میں ملے کہ کسی کو میرے ساتھ شریک نہ کیا ہو تو میں روئے زمین کے برابر تجھے مغفرت عطا کروں گا" (ترمذی شریف) قیامت کے روز

توحید کی تین اقسام ہیں۔ (۱) توحید ذات (۲) توحید عبادت (۳) توحید صفات۔ ذیل میں ہم تینوں اقسام کی الگ الگ وضاحت پیش کر رہے ہیں۔

1- توحید ذات

توحیدِ ذات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات میں اکیلا بے مثال اور لاشریک مانا جائے اس کی بیوی ہے نہ اولاد' ماں ہے نہ باپ' وہ کسی کی ذات کا جزء ہے نہ کوئی دوسرا اس کی ذات کا جزء۔

یہودی حضرت عزیرؑ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانتے تھے عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا مانتے تھے اللہ تعالیٰ نے دونوں گروہوں کے اس باطل عقیدہ کی تردید قرآن مجید میں یوں فرمائی۔

﴿ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللهِ وَ قَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللهُ أَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○ ﴾ (٩:٣٠)

ترجمہ: "یہودی کہتے ہیں عزیر اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں مسیح اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے یہ بے حقیقت باتیں ہیں جو وہ اپنی زبانوں سے نکالتے ہیں ان لوگوں کی دیکھا دیکھی جنہوں نے ان سے پہلے کفر کیا' اللہ کی مار ان پر یہ کہاں سے دھوکا کھا رہے ہیں"۔ (سورہ توبہ آیت ۳۰)

مشرکینِ مکّہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے اس باطل عقیدہ کی بھی درج ذیل الفاظ میں مذمت فرمائی۔

﴿ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ وَ خَلَقَهُمْ وَ خَرَقُوْا لَهُ بَنِيْنَ وَ بَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ○ ﴾ (١٠٠:٦)

ترجمہ: "لوگوں نے جنّوں کو اللہ کا شریک بنا رکھا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو جنّوں کو پیدا کیا ہے (اسی طرح بعض) لوگوں نے بے جانے بوجھے اللہ کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بنا رکھی ہیں حالانکہ اللہ پاک بالاتر ہے ان باتوں سے جو یہ کرتے ہیں" (سورہ انعام آیت ۱۰۰) بعض مشرک اللہ تعالیٰ کی مخلوق مثلاً فرشتوں' جنّوں یا انسانوں میں اللہ تعالیٰ کی ذات کو مدغم سمجھتے تھے (اسے عقیدہ حلول کہا جاتا ہے) بعض مشرک کائنات کی ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کو مدغم کہتے تھے (اسے عقیدہ وحدتُ الوجود کہا جاتا ہے) اللہ تعالیٰ نے ان تمام باطل عقائد کی تردید درج ذیل آیت میں فرما دی۔

﴿ وَجَعَلُوْا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴾ (١٥:٤٣)

ترجمہ: "لوگوں نے اس کے بندوں میں سے بعضوں کو اس کا جزء بنا ڈالا حقیقت یہ ہے کہ

انسان کھلا احسان فراموش ہے۔" (سورہ زخرف، آیت ۱۵)

ان ساری آیات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی خاندان نہیں۔ اس کی بیوی ہے نہ اولاد، ماں ہے نہ باپ، نہ ہی اللہ تعالیٰ کی ذات کائنات کی کسی (جاندار یا غیر جاندار) چیز میں مدغم ہے، نہ کسی چیز کا جزء ہے نہ ہی کائنات کی کوئی دوسری (جاندار یا غیر جاندار) چیز اللہ تعالیٰ کی ذات میں مدغم ہے، نہ ہی کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی ذات کا جزء ہے، نہ ہی اللہ تعالیٰ کے نور سے کوئی مخلوق پیدا ہوئی ہے، نہ ہی کوئی مخلوق اس کے نور کا جزء ہے، رسول اکرم ﷺ نے مشرکینِ مکہ کو جب ایک لاشریک ہستی کی دعوت دی تو انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ جس ہستی کی طرف آپ دعوت دیتے ہیں اس کا حسب نسب کیا ہے وہ کس چیز سے بنا ہے وہ کیا کھاتا ہے کیا پیتا ہے اس نے کس سے وراثت پائی اور اس کا وارث کون ہو گا؟" ان سوالوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سورہ اخلاص نازل فرمائی۔

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ﴾ (١١٢:١-٤)

ترجمہ : "کہو وہ اللہ ہے یکتا، اللہ سب سے بے نیاز ہے سب اس کے محتاج ہیں نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

توحیدِ ذات کے بارے میں یہ بات بھی ذہن نشیں رہنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات عرش معلّٰی پر جلوہ فرما ہے جیسا کہ قرآن مجید کی آیات اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے (۱) البتہ اس کا علم اور قدرت ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔ اس عقیدہ کے برعکس کسی کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا یا بیٹی ماننا یا کسی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی ذات کا حصہ اور جزء کہنا یا اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہر جگہ اور ہر چیز میں موجود سمجھنا شرک فِی الذّات کہلاتا ہے۔

2۔ توحیدِ عبادت

توحید عبادت یہ ہے کہ ہر قسم کی عبادت کو صرف اللہ کے لئے خاص کیا جائے اور کسی دوسرے کو اس میں شریک نہ کیا جائے قرآن مجید میں عبادت کا لفظ دو مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

اولاً پوجا اور پرستش کے معنوں میں جیسا کہ درج ذیل آیت سے ظاہر ہے۔

﴿ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴾ (٤١:٣٧)

---

(۱) ملاحظہ ہو باب توحید فی الذات مسئلہ نمبر ۳۲

ترجمہ : "سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو بلکہ اس کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے اگر تم اقعی اللہ کی عبادت کرنے والے ہو"۔ (سورہ حم سجدہ آیت ۳۷)

ثانیاً اطاعت اور فرمانبرداری کے معنی میں جیسا کہ درج ذیل آیت سے ظاہر ہے۔

﴿ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِيْ آدَمَ أَنْ لاَ تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴾

(٦٠:٣٦

ترجمہ : "اے آدم کے بچو' کیا میں نے تم کو ہدایت نہ کی تھی کہ شیطان کی عبادت (پیروی) نہ رنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے"۔ (سورہ یس آیت ٦٠)

پہلے مفہوم یعنی پوجا اور پرستش کے اعتبار سے توحید عبادت یہ ہو گی کہ ہر طرح کی عبادت مثلاً ماز اور نماز کی طرح دست بستہ قیام' رکوع' سجدہ' نذر و نیاز' صدقہ 'خیرات' قربانی' طواف' اعتکاف' دعا پکار' فریاد' استعانت' (مدد طلب کرنا) استعاذہ (پناہ طلب کرنا) رضا طلبی' توکل خوف اور محبت (۱) سب کی ب صرف اللہ ہی کے لئے ہوں ان تمام مراسم عبودیت میں سے کوئی ایک بھی اللہ کے علاوہ کسی وسرے کے لئے ادا کی گئی تو وہ شرک فی العبادت ہو گا۔

دوسرے مفہوم یعنی اطاعت اور فرمانبرداری کے اعتبار سے توحیدِ عبادت یہ ہو گی کہ زندگی کے مام معاملات میں اطاعت اور فرمانبرداری صرف اللہ تعالیٰ کے حکم اور قانون کی جائے اللہ تعالیٰ کے حکم کو موڑ کر کسی دوسرے کے حکم یا قانون کی پیروی کرنا خواہ وہ اپنا نفس ہو یا آباء و اجداد' مذہبی پیشوا ہوں یا یاسی رہنما' شیطان ہو یا طاغوت ویسا ہی شرک فی العبادت ہو گا جیسا اللہ تعالیٰ کی پرستش اور پُوجا میں کسی یر اللہ کو شریک بنانے کا شرک ہے۔ سورہ فرقان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ أَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ ﴾ (٤٣:٢٥)

رجمہ : "کبھی تم نے اس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا الٰہ بنا لیا" (سُورہ رقان' آیت ۴۳)

– اللہ تعالیٰ کی محبت کے علاوہ بہت سی دوسری چیزوں کی محبت دل میں ہونا قدرتی بات ہے' مثلاً والدین' بیوی بچے' عزیز و قارب' مال و دولت' جاہ و حشمت' سب چیزوں سے انسان محبت کرتا ہے' لیکن جو چیز مطلوب ہے وہ یہ کہ ان چیزوں کی ت اللہ تعالیٰ کی محبت پر غالب نہ ہونے پائے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے راستے میں رکاوٹ بن جائے اسی ح اللہ تعالیٰ کے خوف کے علاوہ دوسرے بہت سے خوف دل میں ہونا قدرتی بات ہے بیماری' موت' کاروبار' دشمن وغیرہ کا ف' لیکن یہ سارے خوف چونکہ ظاہری اسباب کے تحت ہیں اس لئے ان میں مبتلا ہونا شرک نہیں' البتہ ماورائے اسباب یقہ سے اللہ تعالیٰ کے بجائے کسی دیوی دیوتا' بھوت پریت' جنات یا فوت شدہ بزرگوں کا خوف انسان کو مشرک بنا دیتا ہے۔

اس آیت میں واضح طور پر نفس کی پیروی اختیار کرنے کو اپنا الٰہ بنا لینا کہا گیا ہے جو کہ شرک ہے۔ (۱)

(۲) سورہ انعام کی ایک آیت ملاحظہ ہو ارشاد خداوندی ہے۔

﴿ وَ إِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَ إِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴾ (٦ : ١٢١)

ترجمہ: "بے شک شیاطین اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک و شبہات القاء کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں لیکن اگر تم نے ان کی اطاعت قبول کر لی تو تم یقیناً مشرک ہو (سُورہ انعام آیت ۱۲۱)

اس آیت میں شیطان کی اطاعت اور پیروی کو واضح الفاظ میں، شرک کہا گیا ہے سُورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿ وَ مَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ ﴾ (٥ : ٤٤)

ترجمہ: "اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق، فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔ (سُورہ مائدہ، آیت ۴۴)

سُورہ مائدہ کی آیت نمبر ۴۵ اور ۴۷ میں اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والوں کو ظالم اور فاسق بھی کہا گیا ہے گویا اللہ تعالیٰ کے حکم اور قانون کی پیروی کے مقابلے میں کسی دوسرے کے قانون کی پیروی کرنے والا شخص مشرک اور کافر بھی ہے 'فاسق اور ظالم بھی ہے۔

عبادت کے دونوں مفہوم سامنے رکھے جائیں تو توحید عبادت یہ ہو گی کہ ہر قسم کے مراسم عبودیت یعنی نماز' روزہ' حج' زکاۃ' صدقات' رکوع و سجود' نذر و نیاز' طواف و اعتکاف' دعا و پکار' استعانت و استغاثہ' اطاعت و غلامی' فرمانبرداری اور پیروی صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے ان ساری چیزوں میں سے کسی ایک میں بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کرنا شرک فی العبادت ہو گا۔

3- توحیدِ صفات

توحیدِ صفات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان تمام صفات میں جو کہ قرآن حدیث سے ثابت ہیں' یکتا' بے مثال اور لاشریک مانا جائے' اللہ تعالیٰ کی صفات اس قدر بے حد و حساب ہیں کہ انسان کے لئے ان کا شمار کرنا تو کیا ان کا تصوّر کرنا بھی ناممکن ہے۔ سورہ کہف میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

۱- یاد رہے بشری تقاضوں کے تحت معصیت کا ارتکاب شرک نہیں بلکہ فسق ہے' جو نیک اعمال یا توبہ سے معاف ہو جاتا ہے۔

﴿ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴾ (۱۸:۱۰۹)

ترجمہ: ”اے نبی، کہو اگر سمندر میرے رب کے کلمات لکھنے کے لئے روشنائی بن جائیں تو وہ ختم ہو جائیں لیکن میرے رب کے کلمات ختم نہ ہوں گے بلکہ اتنی ہی روشنی ہم اور لے آئیں تو وہ بھی کفایت نہ کرے“۔ (سورہ کہف آیت ۱۰۹)

سُورہ لقمان میں ارشادِ مبارک ہے۔

﴿ وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللهِ ﴾ (۳۱:۲۷)

ترجمہ: ”زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندر روشنائی بن جائے جسے سات مزید سمندر روشنائی مہیا کریں تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہیں ہوں گے۔ (سُورہ لقمان آیت ۲۷)

مذکورہ دونوں آیتوں میں کلمات سے مراد اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں، ان آیات کی رُو سے ہرگز یہ تعجب نہیں ہونا چاہئے کہ کیا واقعی اللہ تعالیٰ کی صفات اس قدر لامحدُود ہو سکتی ہیں کہ اس دنیا کے سارے درختوں کی قلمیں اور سمندروں کی روشنائی مل کر بھی ان کو احاطۂ تحریر میں نہیں لا سکتیں۔

ہم یہاں مثال کے طور پر صرف ایک صفت کا تذکرہ کر رہے ہیں اس سے دوسری صفات پر قیاس کر کے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید کے ارشادات کس قدر حقیقت پر مبنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت سَمِیْعٌ ہے جس کا مطلب ہے ہمیشہ سننے والا، غور فرمایئے اللہ تعالیٰ چند دنوں یا چند مہینوں یا چند سالوں سے نہیں بلکہ ہزارہا سال سے بیک وقت لاکھوں نہیں اربوں انسانوں کی دعائیں، فریادیں، سرگوشیاں اور گفتگو سن رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کی دعا اور پکار سننے اور ہر شخص کے بارے میں الگ الگ فیصلے کرنے میں کبھی کوئی دقت یا دشواری پیش نہیں آئی نہ ہی کبھی تکان لاحق ہوئی ہے دوران حج ذرا میدان عرفات کا تصوّر کیجئے جہاں پندرہ بیس لاکھ افراد بیک وقت مسلسل اپنے خالق کے حضور فریاد و فغاں اور آہ و بکا میں مصروف ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر شخص کی دُعا اور فریاد سُن رہا ہوتا ہے، ہر شخص کی مرادوں اور حاجتوں سے واقف ہوتا ہے ہر شخص کے دلوں کے رازوں سے آگاہ ہوتا ہے اور پھر اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق ہر شخص کے بارے میں الگ الگ فیصلے بھی صادر فرماتا ہے نہ اس سے بھول چوک ہوتی ہے، نہ ظلم اور زیادتی ہوتی ہے، نہ کوئی دقت اور مشکل پیش آتی ہے اور پھر یہ کہ

اس وقت بھی اللہ تعالیٰ میدانِ عرفات کے علاوہ باقی ساری دنیا کے اربوں انسانوں کی گفتگو، دعا، پکار، فریاد، وغیرہ سن رہا ہوتا ہے۔

یہ سارا معاملہ تو کائنات میں بسنے والی صرف ایک مخلوق "انسان" کا ہے ایسا ہی معاملہ جنات کا ہے جو انسانوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کے مکلف ہیں نہ معلوم کتنی تعداد میں جنات بیک وقت اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد و فغاں میں مصروف رہتے ہیں جنہیں اللہ کریم سن رہا ہے اور ان کی حاجتیں اور مرادیں پوری فرما رہا ہے، جن و انس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی ایک اور مخلوق، ملائکہ، ہے جو مسلسل اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور تقدیس میں مشغول ہے، اسے بھی اللہ تعالیٰ سن رہا ہے۔

جن و انس اور ملائکہ کے علاوہ خشکی میں بسنے والی دیگر بے شمار مخلوقات جن کی تعداد صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ (۱) وہ سب کی سب اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور تحمید و تقدیس میں مشغول ہیں جسے وہ سن رہا ہے اسی طرح سمندروں اور دریاؤں میں بسنے والی نیز فضاؤں میں اڑنے والی بے شمار مخلوق اس کی حمد و ثنا کر رہی ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات بابرکات ان سب میں سے ایک ایک کی دعا اور پکار سن رہی ہے۔

زندہ مخلوق کے علاوہ کائنات کی دیگر اشیا مثلاً حجر، شجر، سورج، چاند، ستارے، زمین و آسمان، پہاڑ، حتّٰی کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مشغول ہے (۲) جسے اللہ تعالیٰ سن رہا ہے، کہا جاتا ہے کہ ہماری اس دنیا کے علاوہ کائنات میں اور بھی بہت سی دنیائیں ہیں جن میں دوسری بہت سی مخلوقات بستی ہیں، اگر یہ درست ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی بھی دعا و پکار سن رہا ہے، غور فرمایئے اس قدر لاتعداد جاندار اور غیر جاندار مخلوق کی دعائیں، فریادیں، تسبیح و تحمید اور تقدیس اللہ تعالیٰ بیک وقت سن رہا ہے اور یہ سماعت اللہ تعالیٰ کو نہ تھکاتی ہے نہ دیگر کاموں سے غافل کرتی ہے نہ نظام کائنات ہی میں کوئی خلل واقع ہوتا ہے۔ ﴿ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ ﴾ (۳)

۱۔ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ (۷۴ : ۳۱) ترجمہ ۔ تیرے رب کے لشکروں (کی تعداد) کو خود اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ (سورہ مدثر آیت ۳۱)

۲۔ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ (۱۷ : ۴۴) ترجمہ ۔ ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وہ سب اس کی تسبیح کر رہے ہیں کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کر رہی ہو مگر تم لوگ ان کی تسبیح (کا طریقہ اور زبان) نہیں سمجھتے (سورہ بنی اسرائیل آیت ۴۴)

۳۔ لمحہ بھر کے لئے غور فرمایئے کہ انسانی قوت سماعت کا یہ عالم ہے کہ بیک وقت دو آدمیوں کی بات سننے پر کوئی انسان قادر نہیں جو انسان اپنی زندگی میں بقائی ہوش و حواس بیک وقت دو آدمیوں کی بات سننے پر قادر نہیں مرنے کے بعد وہ بیک وقت سینکڑوں یا ہزاروں آدمیوں کی فریادیں سننے پر کیسے قادر ہو سکتے ہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت سمیعٌ ہی ایسی ہے جسے کما حقہ سمجھنا تو دُور کی بات ' تصوّر میں لانا بھی محال ہے اسی ایک صفت سے اللہ تعالیٰ کی دیگر لامحدود صفات مثلاً مالک الملک ' خالق ' رازق ' مصور ' عزیز ' متکبر ' بصیر ' خبیر ' علیم ' حکیم ' رحیم ' کریم ' عظیم ' قیوم ' غفور ' رحمن ' کبیر ' قوی ' مجیب ' رقیب ' حمید ' صمد ' قادر ' اوّل ' آخر تواب ' رؤف ' غنی ' ذوالجلال والاکرام وغیرہ پر قیاس کر لیجئے اور پھر سُورۃ کہف اور سُورہ لقمان کی مذکورہ بالا آیات پر غور کیجئے کہ اللہ کریم نے کس قدر حق بات ارشاد فرمائی ہے اللہ تعالیٰ کی ان تمام صفات یا ان میں سے کسی ایک صفت میں کسی دوسرے کو شریک سمجھنا شرک فی الصفات کہلاتا ہے۔

عقیدۂ توحید بنی نوع انسان کے لئے سب سے بڑی رحمت ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی مثال ایک ایسے پاکیزہ درخت سے دی ہے جس کی جڑیں زمین میں گہری ہوں ' شاخیں آسمان کی بلندیوں تک پہنچی ہوں اور جو مسلسل بہترین پھل پھول دیئے چلا جا رہا ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ○ تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا. ﴾ (١٤:٢٤-٢٥)

ترجمہ : "کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی مثال کس چیز سے دی ہے؟ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ایسی ذات کا درخت جس کی جڑ زمین میں گہری جمی ہوئی ہے اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں ہر آن وہ اپنے رب کے حکم سے اپنے پھل دے رہا ہے"۔ (سورۃ ابراہیم آیت ۲۴۔۲۵)

کلمہ طیبہ کی اس مثال سے مندرجہ ذیل تین باتیں واضح ہوتی ہیں۔

(۱) اس درخت کی بنیاد بڑی مضبوط ہے زمانے اور وقت کے شدید طوفان ' آندھیاں اور زلزلے بھی اس درخت کو اکھاڑ نہیں سکتے۔

(۲) کلمہ طیبہ کا درخت ' نشوونما کے اعتبار سے اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا کلمہ طیبہ ایک ایسی عالمگیر سچائی ہے جسے کائنات کے ذرے ذرے کی تائید حاصل ہوتی ہے اس کے راستے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی لہٰذا وہ اپنی طبعی نشوونما میں آسمان تک پہنچ جاتا ہے یہی بات رسول اکرم ﷺ نے ایک حدیث میں اس طرح واضح فرمائی کہ "جب انسان سچے دل سے لاَ إِلَـٰهَ إِلاَّ اللهُ کا اقرار کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش الٰہی کی طرف بڑھتا رہتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا رہے"۔ (ترمذی)

(۳) کلمۂ طیبہ کا درخت اپنے ثمرات اور نتائج کے اعتبار سے اس قدر بابرکت اور کثیر الفوائد ہے کہ اس پر کبھی خزاں نہیں آتی اس کے فیض کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوتا بلکہ جس زمین (دل) میں وہ جڑ پکڑتا ہے اسے ہر زمانے میں بہترین ثمرات سے فیض یاب کرتا رہتا ہے، بلاشبہ کلمۂ توحید اپنے اندر انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لئے بے پناہ ثمرات اور فوائد رکھتا ہے اور یوں یہ عقیدہ بنی نوع انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی رحمت ہے۔ ذیل میں ہم عقیدۂ توحید کی بعض برکات کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں۔

(ا) استقامت اور ثابت قدمی :

طاغوتی قوتوں کے مقابلے میں اہلِ ایمان کی استقامت، عزیمت اور ثابت قدمی کے چند واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

(الف) حضرت بلال ؓ، امیہ بن خلف جمحی کے غلام تھے جب دوپہر کی گرمی شباب پر ہوتی تو مکّہ کے پتھریلے کنکروں پر لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھ کر کہتا خدا کی قسم، تو اسی طرح پڑا رہے گا یہاں تک کہ مر جائے یا محمد ﷺ کے ساتھ کفر کرے حضرت بلال ؓ اس حالت میں بھی یہی فرماتے احد، احد (اللہ تعالیٰ ایک ہے، اللہ تعالیٰ ایک ہے)

(ب) حضرت خباب بن ارت ؓ، قبیلہ خزاعہ کی ایک عورت اُمِّ انمار کے غلام تھے انہیں کئی بار دہکتے انگاروں پر لٹا کر اوپر سے پتھر رکھ دیا گیا کہ اٹھ نہ سکیں لیکن تسلیم و رضا کا یہ پیکر اس جنونی ظلم و ستم کے باوجود اپنے دین و ایمان پر قائم رہا۔

(ج) ایک ضعیف العمر خاتون، حضرت سمیہ بنت خباط ؓ، کو لوہے کی زرہ پہنا کر چلچلاتی دُھوپ میں زمین پر لٹا دیا جاتا اور کہا جاتا کہ محمد ﷺ کے دین سے انکار کرو، حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا نے اسی ظلم و ستم کے نتیجے میں اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی لیکن راہ حق سے لمحہ بھر کے لئے ہٹنا گوارا نہ کیا۔

(د) حضرت حبیب بن زید ؓ، دوران سفر جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے ہاتھ لگ گئے مسیلمہ کذّاب صحابی رسول ﷺ حضرت حبیب ؓ کا ایک ایک بند کاٹتا جاتا اور کہتا کہ مجھے رسول مانو حضرت حبیب ؓ انکار کرتے جاتے اسی طرح سارے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے لیکن وہ پیکر صبر و ثبات اپنے ایمان پر پہاڑ کی سی مضبوطی کے ساتھ جما رہا۔

تاریخ اسلام کے یہ چند واقعات محض مثال کے طور پر پیش کئے گئے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ تاریخ اسلام کا کوئی دور ایسے واقعات سے خالی نہیں رہا تاریخ کے طالب علم کے لئے یہ سوال بڑی اہمیّت کا حامل ہے کہ اہل ایمان نے ان ناقابل بیان اور ناقابل تصور مظالم کے مقابلے میں جس حیران کن

استقامت اور ثبات کا مظاہرہ کیا اس کا اصل سبب کیا تھا؟ اس سوال کا جواب خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیا ہے سورۃ ابراہیم میں کلمہ طیبہ کی تمثیل کے فوراً بعد، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْآخِرَۃِ ﴾ (١٤:٢٧)

ترجمہ : "ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ ایک قول ثابت (کلمہ طیبہ) کی بنیاد پر دنیا اور آخرت دونوں جگہ ثبات عطا کرتا ہے" (سورۃ ابراہیم آیت ۲۷)

گویا یہ عقیدۂ توحید ہی کا فیضان ہے کہ باطل عقائد و افکار کا طوفان ہو یا رنج و الم کی یورش، جابر اور قاہر حکمرانوں کی تیرہ دستیاں ہوں یا طاغوتی قوتوں کا ظلم و ستم، کوئی چیز بھی اہل توحید کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہیں کر سکتی۔

مذکورہ آیتِ کریمہ میں دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی اہل توحید کو ثبات کی خوشخبری دی گئی ہے آخرت سے یہاں مراد قبر ہے جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے، "جب مومن کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس (سوال جواب کے لیے) فرشتہ بھیجا جاتا ہے تب مومن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی دیتا ہے، یہی مطلب ہے اللہ کے فرمان کا

یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا .... (بخاری)

گویا قبر میں منکر نکیر کے سوالوں کے جواب میں ثبات بھی اسی عقیدہ توحید کی برکت سے حاصل ہو گا۔

(۲)عزت نفس اور خودی کا تحفظ

شرک انسانوں کو بے شمار خیالی اور وہمی قوتوں کے خوف میں مبتلا کر دیتا ہے، دیوی اور دیوتاؤں کا خوف، مظاہر قدرت کا خوف، بھوت پریت اور جنّات کا خوف، زندہ اور مردہ انسانوں کے آستانوں کا خوف، جابر اور قاہر حکمرانوں کا خوف، اسی خوف کے نتیجے میں انسان ایسی اخلاقی اور مذہبی پستیوں میں گرتا چلا جاتا ہے کہ آدمیت اور انسانیت منہ چھپانے لگتی ہے، جبکہ عقیدہ توحید انسان کو ایسی تمام وہمی اور خیالی قوتوں کے خوف سے بے نیاز کر کے روح اور جسم کو آزادی عطا کرتا ہے انسان کو عزتِ نفس اور احترام آدمیّت کا احساس دلاتا ہے، ہر آن اسے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ (یعنی ہم نے بنی آدم کو بزرگی عطا فرمائی ہے) اور لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (یعنی ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا ہے) کا فرمان الٰہی یاد دلاتا رہتا ہے یہی عقیدہ توحید انسان کو خودی کے مقام بلند پر لاکھڑا کرتا ہے، حکیم

الامت علامہ اقبال نے اس نکتے کی ترجمانی درج ذیل شعر میں بڑے خوبصورت انداز میں کی ہے۔

خودی کا سرِ نہاں لا الٰہ الا اللہ   خودی ہے تیغ فشاں لا الٰہ الا اللہ

(۳) مساوات اور عدل اجتماعی

عقیدۂ توحید ہی یہ تصور بھی پیش کرتا ہے کہ ساری مخلوق کا خالق، رازق اور مالک صرف اللہ وحدہ لاشریک ہی ہے اسی نے آدم کو مٹی سے بنایا اور باقی تمام انسان آدم علیہ السلام سے پیدا کئے، خواہ کوئی مشرق میں ہے یا مغرب میں، امریکہ میں ہے یا افریقہ میں، کالا ہے یا گورا، سفید ہے یا سرخ، عربی ہے یا عجمی سب ایک ہی آدم کی اولاد ہیں سب کے حقوق یکساں ہیں سب کی عزت اور احترام یکساں ہیں۔ کوئی کسی کو اپنا محکوم نہ سمجھے کوئی کسی کو اپنا غلام نہ بنائے کوئی کسی پر ظلم اور زیادتی نہ کرے کوئی کسی کو حقیر اور کمتر نہ جانے کوئی کسی کا حق غصب نہ کرے ساری خلقت ایک ہی درجے کے انسان ہیں، لہٰذا سارے انسان صرف ایک ہی معبود کے آگے جھکیں، صرف ایک ہی ذات کے حکم اور قانون کے آگے سر تسلیم خم کریں، صرف ایک ہی ہستی کے غلام اور بندے بن کر رہیں۔ عقیدۂ توحید کی اس تعلیم نے اسلامی معاشرے میں ذات پات، غلامی اور محکومی، ظلم اور استحصال، حقارت اور نفرت جیسی منفی اقدار کی بیخ کنی کر کے محبت و اخوت، خلوص و ہمدردی، امن و سلامتی اور مساوات و عدلِ اجتماعی جیسی اعلیٰ اقدار کو مُسلم معاشرہ میں جاری و ساری کر دیا۔

(۴) روحانی سکون

شرک، کائنات کا سب سے بڑا جھوٹ ہے، انسان کی ذات اور گرد و پیش میں موجود ہزاروں نہیں کروڑوں ایسی واضح نشانیاں اور دلائل موجود ہیں جو شرک کی تردید کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مشرک کی نظریاتی اور عملی زندگی میں مشرق و مغرب کا تضاد پایا جاتا ہے اس کی روح ہمیشہ اضطراب اور دل و دماغ انتشار کا شکار رہتے ہیں، وہ مسلسل شکوک و شبہات، بے یقینی اور ٹوٹ پھوٹ کی کیفیت سے دوچار رہتا ہے جبکہ عقیدۂ توحید اس کائنات کی سب سے بڑی عالمگیر سچائی ہے۔ انسان کی اپنی ذات کے اندر سینکڑوں نہیں کروڑوں نشانیاں توحید کی گواہی دینے کے لئے موجود ہیں کائنات کا ذرہ ذرہ عقیدۂ توحید کی تصدیق اور تائید کرتا ہے۔

عقیدہ توحید انسان کی فطرت اور جبلت کے عین مطابق ہے یا یوں کہئے کہ پیدائشی طور پر انسان کو موحد تخلیق کیا گیا ہے خود قرآن مجید میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے۔

﴿ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ﴾ (۳۰:۳۰)

ترجمہ : "پس یکسو ہو کر اپنا رخ دین اسلام کی سمت میں جما دو اور قائم ہو جاؤ اس فطرت توحید پر جس پر اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا"۔ (سورہ الروم آیت ۳۰)

چنانچہ عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا شخص اپنی نظریاتی اور عملی زندگی میں کبھی تضاد اور شکوک و شبہات کا شکار نہیں ہوتا اس کے دل و دماغ کبھی بے یقینی اور اضطراب کی کیفیت سے دوچار نہیں ہوتے اس کی زندگی کے حالات اور معاملات خواہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں وہ اپنے اندر سکون، قرار، یقین اور تسلیم و رضا کی کیفیت ہر آن محسوس کرتا رہتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ عقیدۂ توحید کی برکات اور ثمرات اس قدر ہیں کہ ان کا شمار کرنا ممکن نہیں مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا میں خیر بھلائی اور نیکی کے تمام سوتے اسی چشمۂ توحید سے پھوٹتے ہیں اس طرح عقیدۂ توحید بنی نوع انسان پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان اور نعمت غیر مترقبہ ہے جس سے فیض یاب ہونے والے لوگ ہی دنیا اور آخرت میں کامیاب و کامران ہیں اور محروم رہنے والے ناکام اور نامراد۔

عقیدۂ شرک بنی نوعِ انسان کے لئے سب سے بڑی لعنت ہے۔

عقیدہ توحید اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا عقیدہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور رسل کے ذریعے لوگوں تک پہنچایا ہے اس عقیدہ کی تعلیمات روزِ اوّل سے ایک ہی ہیں ان میں کبھی کوئی تغیر اور تبدیلی نہیں کی گئی جبکہ عقیدہ شرک شیطان کا وضع کیا ہوا عقیدہ ہے جسے وہ مختلف زمانوں، مختلف علاقوں اور مختلف اقوام کے لئے الگ الگ فلسفوں کے ساتھ وضع کر کے اپنے چیلے چانٹوں کے ذریعے لوگوں تک پہنچاتا رہتا ہے، کہیں یہ بت پرستی کی شکل میں متعارف ہوتا ہے تو کہیں قبر پرستی کی شکل میں، کہیں نفس پرستی کی شکل میں متعارف ہوتا ہے تو کہیں طاغوت پرستی کی شکل میں، کہیں پیر پرستی کی شکل میں متعارف ہوتا ہے تو کہیں ائمہ پرستی کی شکل میں، کہیں قوم پرستی کی شکل میں موجود ہے تو کہیں وطن اور رنگ و نسل پرستی کی شکل میں، یہ ساری چیزیں دراصل ایک ہی شجرہ خبیثہ کی مختلف شاخیں اور برگ و بار ہیں جن کی بنیاد شیطانی افکار و عقائد پر ہے، شیطان اپنے ان ہی افکار و عقائد کو پھیلانے کے لئے کبھی ہندو ازم کا روپ اختیار کرتا ہے کبھی بدھ ازم کا، کبھی یہودیت کا لبادہ اوڑھتا ہے کبھی عیسائیت کا، کہیں سرمایہ داری کے پردہ میں گمراہی اور ضلالت پھیلاتا ہے، کہیں کمیونزم کے پردہ میں، کہیں سوشلزم کا پرچارک بن کر یہ خدمت سرانجام دیتا ہے، کہیں اسلامی سوشلزم کا مبلغ بن کر، کہیں جمہوریت کا علم بردار

بن کر اور کہیں اسلامی جمہوریت(۱) کا خادم بن کر' کہیں تصوّف(۲) کے نام پر اور کہیں تشیع کے نام پر' دراصل یہ سب مکر و فریب کے وہ جال ہیں جو شیطان نے مخلوق خدا کو صراط مستقیم سے گمراہ کرنے کے لئے پھیلا رکھے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عقیدۂ شرک کی مثال ایک ایسے خبیث درخت کے ساتھ دی ہے جس کی جڑیں ہیں نہ جسے استحکام حاصل ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ ٥﴾
(٢٦:١٤)

ترجمہ: "کلمہ خبیثہ" (شرک) کی مثال ایک ایسے بدذات درخت کی سی ہے جو زمین کی بالائی سطح سے ہی اکھاڑ پھینکا جاتا ہے اور اس کے لئے کوئی استحکام نہیں ہے۔ (سورۃ ابراہیم آیت ۲۶)

مذکورہ آیت کریمہ سے درج ذیل تین باتیں واضح ہوتی ہیں:

(الف) چونکہ کائنات کی کوئی چیز عقیدہ شرک کی تائید نہیں کرتی اس لئے اس شجرہ خبیثہ کی کہیں بھی جڑیں نہیں بننے پاتیں اور نہ ہی اسے کہیں نشوونما کے لئے سازگار ماحول میسر آتا ہے۔

(ب) اگر کبھی طاغوتی قوتوں کی سرپرستی میں یہ درخت اگ بھی آئے تو اس کی جڑیں زمین کی صرف بالائی سطح تک ہی رہتی ہیں جسے شجرۂ طیبہ کا معمولی سا جھونکا بھی آسانی کے ساتھ بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکتا ہے اس لئے اسے کہیں قرار اور استحکام نصیب نہیں ہو پاتا۔

(ج) شرک چونکہ خود ایک خبیث اور بدذات درخت کی مانند ہے لہٰذا اس کے برگ و بار اور پھل پھول بھی اسی طرح خبیث اور بدذات ہیں جو ہر آن معاشرے میں اپنا زہر اور بدبو پھیلاتے رہتے ہیں۔

مذکورہ بالا نکات کے پیش نظر یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں کہ دنیا میں شر اور فساد فی الارض کی تمام مختلف صورتیں مثلاً قتل و غارت گری' خونریزی' دہشت گردی' نسل کشی' تفاخر' لوٹ کھسوٹ' حق تلفی'

۱۔ اگر ایک کافرانہ نظام' سوشلزم کے ساتھ اسلام کا لفظ لگانے سے وہ نظام کفر ہی رہتا ہے تو پھر ایک دوسرے کافرانہ نظام' جمہوریت کے ساتھ اسلامی کا لفظ لگانے سے وہ کیسے مشرف بہ اسلام ہو جائے گا یہ فلسفہ ہماری ناقص عقل سے بالاتر ہے ہمارے نزدیک اسلامی جمہوریت کے غیر اسلامی ہونے کے دلائل صد فیصد وہی ہیں جو اسلامی سوشلزم کے غیر اسلامی ہونے کے ہیں کل کلاں اگر کوئی شاطر اسلامی سرمایہ داری یا اسلامی یہودیت یا اسلامی عیسائیت وغیرہ کا فلسفہ ایجاد کر ڈالے تو کیا اسے بھی قبول کر لیا جائے گا؟ آخر اسلامی تاریخ میں پہلے سے استعمال کی گئی کتاب و سنّت نے ثابت شدہ اصطلاحات نظام خلافت یا نظام شورائیت' سے پہلوتہی کرنے کی وجہ کیا ہے؟ کیا ہمارے مسلم دانشور اور مفکرین اس نکتہ پر سنجیدگی سے غور کرنا پسند فرمائیں گے؟

۲۔ تصوف کے بارے میں مفصل نوٹ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

دھوکہ دہی، ظلم و ستم، معاشی استحصال، بدامنی وغیرہ سب کا بنیادی سبب یہی شجرہ خبیثہ یعنی عقیدۂ شرک ہے۔

اگر ایک نظر وطن عزیز پر ڈالی جائے تو ہمیں یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ ہمارے سیاسی مذہبی، اخلاقی، معاشرتی، سرکاری اور غیر سرکاری تمام معاملات میں بگاڑ کی اصل وجہ یہی شجرۂ خبیثہ، عقیدۂ شرک، ہے اس لئے ہمارے نزدیک ملک کے اندر اس وقت تک کوئی بھی اصلاحی یا انقلابی جدوجہد بار آور نہیں ہو سکتی جب تک عوام الناس کی اکثریت کے شرکیہ عقائد کی اصلاح نہ ہو جائے۔

کسی مرض کا علاج کرنے سے قبل چونکہ اس کے اسباب و علل کا کھوج لگانا بہت ضروری ہے تاکہ اصلاح احوال کے لئے صحیح سمت کا ٹھیک ٹھیک تعین کیا جا سکے، لہٰذا ہم نے آئندہ صفحات (ضمیمہ) میں اپنی ناقص رائے کے مطابق ان اہم اسباب و عوامل کا تذکرہ بھی کر دیا ہے جو ہمارے معاشرے میں عقیدہ شرک کے پھیلاؤ کا باعث بن رہے ہیں۔

اِسلامی انقلابؒ اور عقیدۂ توحید :

انقلاب کا لفظ اپنے اندر زبردست جاذبیت اور کشش رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں اسلامی انقلاب کا نعرہ لگتا ہے اسلام کے شیدائیوں کی بے تاب نظریں فوراً اس طرف اٹھ جاتی ہیں - آج کل وطن عزیز پاکستان میں اسلامی انقلاب، محمدیؐ انقلاب، نظامِ مصطفیٰؐ، نفاذِ شریعت اور نظامِ خلافت جیسے دعووں اور نعروں کے ساتھ مختلف افکار و عقائد رکھنے والی بے شمار جماعتیں، فرقے اور گروہ کام کر رہے ہیں لہٰذا کتاب و سنت کی روشنی میں یہ دیکھنا از بس ضروری ہے کہ اسلامی انقلاب ہے کیا اور اس کی ترجیحات کیا ہیں ؟

رسولِ اکرم ﷺ اپنی بعثت مبارک کے بعد تیرہ سال تک مکۃ معظمہ میں مقیم رہے اس سارے عرصہ میں آپ کی تمام تر دعوت صرف ایک ہی کلمہ پر مشتمل تھی قُوْلُوْا لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُـوْا ترجمہ "لوگو لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ کہو کامیاب ہو جاؤ گے" اس کے علاوہ نہ تو نماز روزے کے مسائل تھے نہ زکاۃ اور حج کے احکام نہ ہی دیگر معاملات زندگی کی تفصیلات نازل ہوئی تھیں بس یہی ایک عقیدۂ توحید کی دعوت تھی جسے آپ گھر گھر گلی گلی اور محلے محلے پہنچا رہے تھے۔ ایک روز رسول اکرم ﷺ حطیم (بیت اللہ شریف کا وہ حصہ جس پر چھت نہیں) میں نماز پڑھ رہے تھے عقبہ بن ابی معیط نے آکر آپ ﷺ کی گردن میں کپڑا ڈال لیا اور نہایت سختی کے ساتھ گلا گھونٹنا شروع کیا حضرت ابوبکر ؓ دوڑے دوڑے آئے اور عقبہ کو دھکا دے کر ہٹایا اور فرمایا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ ترجمہ "کیا تم لوگ محمد (ﷺ) کو اس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتے ہیں میرا رب اللہ ہے" حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے

الفاظ سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ آپ ﷺ کی دعوت کے نتیجے میں پیدا ہونے والے تصادم کا اصل سبب عقیدۂ توحید ہی تھا۔

ایک موقع پر قریش مکہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ افہام و تفہیم کی غرض سے یہ پیش کش کی کہ ایک سال ہم آپ کے معبود کی پوجا کر لیا کریں گے ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی پوجا کر لیا کریں اس پیش کش کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے پوری سورہ کافرون نازل فرمائی۔

﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لاَ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَ لاَ أَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ وَ لاَ أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَ لاَ أَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴾ (۱۰۹:۱-۶)

ترجمہ: ”اے نبی ﷺ کہو' اے کافرو! میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی عبادت تم نے کی ہے' اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتاہوں ۔ تمہارے لئے تمہارادین اور میرے لئے میرا دین۔“ (سورۃ کافرون آیت ۱ تا ۶)

کفارِ مکہ کی پیش کش اور اس کا جواب دونوں اس بات کی کھلی دلیل ہیں کہ فریقین میں نکتہ اختلاف صرف عقیدۂ توحید تھا جس پر افہام و تفہیم سے دو ٹوک انکار کر دیا گیا۔

ایک دوسرے موقع پر قریش مکہ کا ایک وفد جناب ابوطالب کے پاس آیا اور کہا کہ آپ اپنے بھتیجے (یعنی حضرت محمد ﷺ) سے کہیں کہ وہ ہمیں ہمارے دین پر چھوڑ دے ہم اس کو اس کے دین پر چھوڑ دیتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے یہ بات سن کر ارشاد فرمایا ”اگر میں تمہارے سامنے ایک ایسی بات پیش کروں جس کے آپ لوگ قائل ہو جائیں تو عرب کے بادشاہ بن جاؤ اور عجم تمہارے زیر نگیں آ جائے تو پھر آپ حضرات کی کیا رائے ہو گی؟“ ابو جہل نے کہا ”اچھا' بتاؤ کیا بات ہے؟ تمہارے باپ کی قسم ایسی ایک بات تو کیا دس باتیں بھی کہو تو ہم ماننے کے لئے تیار ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”آپ لوگ لاَ إِلٰـهَ إِلاَّ اللّٰهُ کہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ پوجتے ہیں اسے چھوڑ دیں“ اس پر مشرکین نے کہا ”اے محمد (ﷺ) تم یہ چاہتے ہو کہ سارے معبودوں کی جگہ بس ایک ہی معبود بنا ڈالیں واقعی تمہارا معاملہ بڑا عجیب ہے“۔

غور فرمائیے رسول اکرم ﷺ کی سرداران قریش سے گفتگو میں جو بات باعث نزاع تھی وہ تھی صرف ایک معبود کا اقرار اور باقی تمام معبودوں کا انکار۔ اس کے لئے سرداران قریش تیار نہ ہوئے اور باہمی مخاصمت اور تصادم کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔

مکی زندگی میں بلاشبہ نماز' روزہ' حج' زکاۃ حلال و حرام' حدود' عائلی مسائل اور دیگر احکام نازل

نہیں ہوئے تھے لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ مسلّم ہے کہ مدنی زندگی میں ان احکامات کے نازل ہونے کے بعد بھی فریقین میں محاذ آرائی کا اصل سبب مسائل اور احکام نہیں بلکہ عقیدۂ توحید ہی تھا۔

تاریخ اسلام کے اولین خونی معرکہ' غزوہ بدر' میں جب گھمسان کی جنگ ہو رہی تھی تو رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حضوُر دستِ دعا پھیلا کر جو دُعاء مانگی اس کے الفاظ قابل غور ہیں۔ "اے اللہ! اگر آج یہ گروہ ہلاک ہو گیا تو پھر کبھی تیری عبادت نہ ہو گی" ان الفاظ کا مفہوم بڑا واضح ہے کہ قریشِ مکہ سے مسلمانوں کا یہ مسلح تصادم صرف اس لئے ہو رہا تھا کہ عبادت اور بندگی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی ہونی چاہیے۔

مشرکین اور مسلمانوں کے درمیان دوسرے بڑے مسلح تصادم' غزوۂ اُحد' کے اختتام پر ابُوسفیان جبل احد پر نمودار ہوا اور بلند آواز سے کہا "کیا تم میں محمد(ﷺ) ہیں؟"مسلمانوں کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو پھر پوچھا "کیا تمہارے درمیان ابو قحافہ کے بیٹے (حضرت ابوبکر صدیق ؓ) ہیں؟ پھر خاموشی رہی تو کہنے لگا"کیا تم میں عمر ؓ ہیں؟" رسول اکرم ﷺ نے مصلحتاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جواب دینے سے منع فرما دیا تھا چنانچہ ابوسفیان نے کہا"چلو ان تینوں سے نجات ملی" اور نعرہ لگایا اَعْلُ ھُبَـــلْ یعنی (ہمارے معبود) ہبل کا نام بلند ہو' نبی اکرم ﷺ کے حکم پر صحابہ کرام نے جواب دیا اَللّٰهُ أَعْلَـی وَ أَجَــلّ (یعنی اللہ تعالیٰ ہی بلند اور بزرگ ہے) ابوسفیان نے پھر کہا لَنَـــا عُـزّٰی وَ لاَ عُـزّٰی لَکُـمْ (یعنی ہمارے پاس عزیٰ (بت کا نام) ہے اور تمہارے پاس عزیٰ نہیں۔ نبی ﷺ کے حکم پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پھر جواب دیا أَللّٰهُ مَوْلاَنَـا وَ لاَ مَوْلَـی لَکُــمْ (یعنی اللہ تعالیٰ ہمارا سرپرست ہے اور تمہارا کوئی سرپرست نہیں)

معرکہ احد کے اختتام پر فریقین کے درمیان یہ مکالمہ اس بات کی واضح شہادت ہے کہ دعوت اسلامی کے آغاز میں تمسخر اور تکذیب کے ذریعہ مخالفت کا اصل سبب بھی عقیدۂ توحید تھا اس مخالفت نے آگے چل کر ظلم و ستم کے ہمہ گیر طوفان کی شکل اختیار کی تب بھی اس کا سبب عقیدۂ توحید تھا اور اگر فریقین کے درمیان خونیں معرکوں کا میدان گرم ہوا تو اس کا اصل سبب بھی عقیدہ توحید ہی تھا۔

مخالفت' محاذ آرائی اور خونیں معرکوں کا طویل سفر طے کرنے کے بعد تاریخ نے ایک نیا موڑ مڑا' رمضان سنہ ۸ ھ میں رسول اکرم ﷺ فاتح کی حیثیت سے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے گویا اکیس سال کی مسلسل کشمکش اور جدوجہد کے بعد آپ ﷺ کو اس انقلاب کا سنگ بنیاد رکھنے کا موقع میسر آگیا جس کے لئے آپ ﷺ مبعوث کئے گئے تھے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ حکومت اور اقتدار ملنے کے بعد وہ کون سے اقدام تھے جن پر آپ ﷺ نے کسی بھی مصلحت اور حکمت کی پرواہ کئے بغیر بلا تاخیر عمل فرمایا؟ وہ اقدامات درج ذیل تھے۔

اولاً: مسجد الحرام میں داخل ہوتے ہی بیت اللہ شریف کے ارد گرد اور چھتوں پر موجود تین سو ساٹھ بتوں کو اپنے دست مبارک سے گرایا۔

ثانیاً: بیت اللہ شریف کے اندر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تصاویر بنی ہوئی تھیں انہیں مٹانے کا حکم دیا ایک لکڑی کی کبوتری اندر رکھی تھی اسے خود اپنے دست مبارک سے ٹکڑے ٹکڑے کیا۔

ثالثاً: حضرت بلال ؓ کو حکم دیا کہ بیت اللہ شریف کی چھت پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تکبیر اور توحید کی دعوت (اذان) بلند کرو۔ یاد رہے کہ بیت اللہ شریف کا چھت کے بغیر والا حصہ ' حطیم' کی دیوار ایک میٹر سے زیادہ بلند ہے مسجد الحرام کے اندر موجود مجمع عام کو سنوانے کے لئے حطیم کی دیوار پر کھڑے ہو کر اذان دینا بھی کافی تھا لیکن بیت اللہ شریف کی قریباً سولہ میٹر بلند و بالا پر شکوہ عمارت' (جس پر چڑھنے کے لئے خصوصی انتظام کیا گیا ہو گا) کی چھت سے صدائے توحید بلند کرنے کا حکم دراصل واضح اور دو ٹوک فیصلہ تھا اس مقدمے کا جو فریقین کے درمیان گزشتہ بیس اکیس سال سے باعث نزاع چلا آ رہا تھا اور اب یہ بات طے کر دی گئی تھی کہ کائنات پر حاکمیت اور فرمانروائی کا حق صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے کبریائی اور عظمت صرف اسی کے لئے ہے اطاعت اور بندگی صرف اسی کی ہو گی پوجا اور پرستش کے لائق صرف اسی کی ذات ہے' کارساز اور مشکل کشا صرف وہی ہے' کوئی دیوی دیوتا' فرشتہ یا جن' نبی یا ولی' اس کی صفات اختیارات اور حقوق میں ذرہ برابر شراکت نہیں رکھتا۔

رابعاً: قیام مکہ کے دوران ہی آپ ﷺ نے یہ اعلان کروایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے گھر میں کوئی بت نہ رکھے بلکہ اسے توڑ ڈالے۔

خامساً: فتح مکہ کے بعد بیشتر عرب قبائل سپر ڈال چکے تھے جزیرۃ العرب کی قیادت آپ ﷺ کے ہاتھ میں آ چکی تھی چنانچہ جہاں آپ ﷺ نے بحیثیت سربراہ مملکت عبادات' نکاح و طلاق' حلال و حرام' قصاص اور حدود وغیرہ کے قوانین نافذ فرمائے وہاں پورے جزیرۃ العرب میں جہاں کہیں مراکز شرک قائم تھے انہیں مسمار کرنے کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعتیں روانہ فرمائیں مثلاً:

۱۔ قریشِ مکہ اور بنوکنانہ کے بت عزّیٰ کے بتکدہ کو مسمار کرنے کے لئے حضرت خالد بن ولید ؓ کو تیس افراد کے ساتھ نخلہ (جگہ کا نام) کی طرف روانہ فرمایا۔

۲۔ قبیلہ بنوہذیل کے بت سواع کا معبد مسمار کرنے کے لیے حضرت عمرو بن عاص ؓ کو روانہ فرمایا۔

۳۔ قبیلہ اوس' خزرج اور غسان کے بت منات کا بتکدہ منہدم کرنے کے لئے حضرت سعد بن زید اشہلی ؓ کو بیس افراد کے ساتھ قدید (جگہ کا نام) کی طرف روانہ فرمایا۔

۴۔ قبیلہ طے کے بت قلس کا بتکدہ منہدم کرنے کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ڈیڑھ سو سواروں کا دستہ دے کر یمن روانہ فرمایا۔

۵۔ طائف سے بنو ثقیف قبول اسلام کے لئے حاضر ہوئے تو ان کا بت لات مسمار کرنے کے لئے وفد کے ساتھ ہی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں ایک دستہ روانہ فرمایا۔

۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پورے جزیرۃ العرب میں یہ مشن دے کر بھیجا کہ جہاں کہیں کوئی تصویر نظر آئے اسے مٹا دو اور جہاں کہیں اونچی قبر نظر آئے اسے برابر کر دو۔

مذکورہ بالا اقدامات اس بات کی واضح نشاندہی کرتے ہیں کہ مکی دور ہو یا مدنی آپ ﷺ کی تمام تر جدوجہد کا مرکز اور محور عقیدۂ توحید کی تنفیذ اور شرک کا استیصال تھا۔

ایک نظر اسلامی عبادات پر ڈالی جائے تو پتہ یہ چلتا ہے کہ تمام عبادات کی روح دراصل عقیدہ توحید ہی ہے روزانہ پانچ مرتبہ ہر نماز سے قبل اذان بلند کرنے کا حکم ہے جو تکبیر اور توحید کی تکرار کے خوبصورت کلمات کا انتہائی پر اثر مجموعہ ہے۔ وضو کے بعد کلمۂ توحید پڑھنے پر جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ ابتدائے نماز اور دوران نماز میں بار بار کلمہ تکبیر پکارا جاتا ہے۔ سورۃ فاتحہ کو ہر رکعت کے لئے لازم قرار دیا گیا ہے جو کہ توحید کی مکمل دعوت پر مشتمل سورۃ ہے۔ رکوع و سجود میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بلندی کلبار بار اعادہ اور اقرار کیا جاتا ہے اور عقیدۂ توحید کی گواہی دی جاتی ہے گویا شروع سے لے کر آخر تک ساری نماز عقیدۂ توحید کی تعلیم اور تذکیر پر مشتمل ہے۔

مرکز توحید "بیت اللہ شریف" کے ساتھ مخصوص عبادت حج یا عمرہ پر ایک نظر ڈالیے' احرام باندھنے کے ساتھ ہی عقیدہ توحید کے اقرار اور شرک کی نفی پر مشتمل تلبیہ لَبَّيْكَ أَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ (ترجمہ' میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں بیشک تعریف تیرے ہی لائق ہے ساری نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں اور ملک تیرا ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں) پکارنے کا حکم ہے۔ منیٰ' مزدلفہ اور عرفات ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی توحید' تکبیر' تہلیل' تقدیس اور تحمید پر مشتمل کلمات مسلسل پڑھتے رہنے کو ہی حج مبرور کہا گیا ہے گویا یہ ساری کی ساری عبادات مسلمانوں کو عقیدۂ توحید میں پختہ تر کرنے کی زبردست تربیت ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے اپنے اسوۂ حسنہ کے ذریعہ امت کو قدم قدم پر جس طرح عقیدۂ توحید کے تحفظ کی تعلیم دی اسے بھی پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے' چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

ایک آدمی نے دوران گفتگو عرض کیا "جو اللہ تعالیٰ چاہے اور جو آپ چاہیں" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا ہے۔" (مسند احمد) ایک آدمی نے آپ سے بارش کی دعا

کروانی چاہی اور ساتھ عرض کیا "ہم اللہ تعالیٰ کو آپ کے ہاں اور آپ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارشی بناتے ہیں۔" آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا اور فرمایا "افسوس تجھے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کی شان کتنی بلند ہے اسے کسی کے حضور سفارشی نہیں بنایا جا سکتا۔" (ابوداؤد) بعض صحابہ کسی منافق کے شر سے بچنے کے لئے رسول اللہ ﷺ سے استغاثہ کرنے حاضر ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا "دیکھو مجھ سے استغاثہ (فریاد) نہیں کیا جا سکتا بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہی استغاثہ کیا جاسکتا ہے۔" (طبرانی) ۱۰ھ میں رسول اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم ؓ کا انتقال ہوا تو اسی روز سورج گرہن لگ گیا بعض لوگوں نے اسے حضرت ابراہیم کی وفات کی طرف منسوب کیا آپ کو معلوم ہوا تو ارشاد فرمایا "لوگو! سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں انہیں کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا لہٰذا جب گرہن لگے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے۔ (صحیح مسلم) یہ بات ارشاد فرما کر آپ ﷺ نے اس مشرکانہ عقیدے کی جڑ کاٹ دی کہ نظم کائنات پر کوئی نبی، ولی یا بزرگ اثر انداز ہو سکتا ہے یا امور کائنات چلانے میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کا بھی عمل دخل ہو سکتا ہے۔

ایک موقعہ پر رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہ نصیحت فرمائی "میری تعریف میں اس طرح مبالغہ نہ کرو جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں کیا بے شک میں ایک بندہ ہوں لہٰذا مجھے اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہو"۔ (بخاری و مسلم) ایک حدیث میں ارشاد مبارک ہے "افضل ترین ذکر لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰہُ ہے (ترمذی) افضل ترین ذکر میں محمد رسول اللہ کے الفاظ شامل نہ کر کے آپ نے گویا امت کو یہ تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، کبریائی اور عظمت میں کوئی دوسرا تو کیا نبی بھی شریک نہیں ہو سکتا۔

آخر میں ایک نظر رسولِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے ایامِ مرض الموت پر بھی ڈال لیجئے، ایامِ علالت میں آپ ﷺ نے مسلمانوں کو جو پند و نصائح فرمائے ان کی اہمیت محتاج وضاحت نہیں وفاتِ اقدس سے پانچ دن قبل بخار سے کچھ افاقہ محسوس ہوا تو مسجد تشریف لائے سر مبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی منبر پر جلوہ افروز ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا "یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا"۔ (صحیح بخاری) ایامِ علالت میں ہی اپنی امت کو جو دوسری وصیت ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ "تم لوگ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی پوجا کی جائے"۔ (موطا امام مالک) ---- وفاتِ اقدس کے آخری روز عالم نزع میں آپ ﷺ کے سامنے پیالے میں پانی رکھا تھا آپ ﷺ دونوں ہاتھ پانی میں ڈال کر چہرہ پر ملتے اور فرماتے لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور موت کے لئے سختیاں ہیں (صحیح بخاری) یہی الفاظ

دہراتے حیات طیبہ کے آخری کلمات اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ (ترجمہ : اے اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے) تین مرتبہ ادا فرمائے اور رفیق اعلیٰ کے حضور پہنچ گئے(۱) گویا آپ کی زندگی کے آخری الفاظ بھی کلمۂ توحید پر مشتمل تھے۔

سیرتِ طیبہ کے یہ تمام سلسلہ وار اہم واقعات اسلامی انقلاب کی غرض و غایت کا ٹھیک تعین کر دیتے ہیں اور وہ یہ کہ آپ ﷺ کا برپا کیا ہوا انقلاب بنیادی طور پر عقیدے کا انقلاب تھا جس کے نتیجے میں انسانی زندگی کے باقی تمام گوشوں معیشت، معاشرت، مذہب، سیاست، اخلاق و کردار میں از خود انقلاب آتا چلا گیا۔ پس صحیح اسلامی انقلاب صرف وہی ہو گا جس کی بنیاد خالص عقیدۂ توحید پر ہو گی جس انقلاب کی بنیاد عقیدہ توحید پر نہیں ہو گی وہ اصلاحی، معاشی، صنعتی، جمہوری یا سیاسی ہر طرح کا انقلاب ہو سکتا ہے اسلامی انقلاب ہرگز نہیں ہو سکتا۔

☆☆☆

قارئین کرام! شرک سے متعلق بعض دیگر اہم مضامین بھی دیباچے میں شامل تھے لیکن طوالت کی وجہ سے الگ ضمیمہ کی شکل میں شائع کئے جا رہے ہیں، ان مضامین کے موضوعات درج ذیل ہیں۔

۱۔ شرک کے بارے میں بعض اہم مباحث۔
۲۔ مشرکین کے دلائل اور ان کا تجزیہ۔
۳۔ اسباب شرک۔

ضمیمہ میں بعض مقامات پر اولیاء کرام سے منسوب بعض کرامات تحریر کی گئی ہیں ان کے بارے میں ہم یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ مذکورہ کرامات چونکہ اولیاء کرام کی سیرت پر لکھی گئی کتب میں موجود ہیں لہٰذا ہم نے ان کا حسب موقع حوالہ دے دیا ہے تاہم ان کی صحت یا عدم صحت کی تمام تر ذمہ داری ان کتُب کے مصنفین پر ہے جنہوں نے یہ کرامات اپنی کتب میں لکھیں ہیں۔ مذکورہ کرامات چونکہ خلافِ سنت ہیں اس لئے ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ کرامات اولیاء کرام سے غلط طور پر منسوب کی گئی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

موضوع کی اہمیت کے پیش نظر کتاب میں توحید سے متعلق تین ابواب (توحیدِ ذات، توحیدِ عبادت اور توحیدِ صفات) میں اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ ہر مسئلہ کے تحت حدیث سے قبل قرآن مجید کی

۱۔ سیرتِ نبوی ﷺ کے مذکورہ بالا تمام واقعات کی تفصیل اور حوالہ جات کے لئے ملاحظہ ہو الرحیق المختوم از مولانا صفی الرحمن مبارکپوری

آیت دے دی گئی ہے۔ امید ہے ان شاء اللہ اس طرح مسائل کو سمجھنے اور ذہن نشین کرنے میں قارئین کرام زیادہ سہولت محسوس کریں گے۔

اس بار ہم نے یہ اہتمام بھی کیا ہے کہ صحیحین (بخاری شریف اور مسلم شریف) کی احادیث کے علاوہ باقی احادیث کے درجہ (صحیح یا حسن) کا ذکر بھی کیا جائے امید ہے کہ اس سے کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو گا ان شاء اللہ بعض احادیث کے آگے صحیح یا حسن کا درجہ نہیں لکھا گیا' یہ وہ احادیث ہیں جو صحت کے اعتبار سے قابل قبول ہیں لیکن حسن کے درجہ کو نہیں پہنچتیں۔

صحت حدیث کے معاملہ میں شیخ محمد ناصرالدین البانی حفظہ اللہ کی تحقیق سے استفادہ کیاگیاہے تاہم اگر کہیں کوتاہی ہوگئی ہو تو اس کی نشاندہی پر ہم ممنون احسان ہوں گے۔

کتاب کی نظر ثانی محترم والد حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ اور محترم حافظ صلاح الدّین یُوسف صاحب نے فرمائی - اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کی سعی جمیلہ کو شرفِ قبولیت عطافرماکر دنیا اور آخرت میں اجرِعظیم سے نوازے۔ آمین !

کتابُ التوحید کی تکمیل پر ہم اپنے رب کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہیں کہ اس کے فضل و کرم کے بغیر کوئی نیک کام سرانجام نہیں پاتا' اس کی توفیق اور عنایت کے بغیر کوئی نیک خواہش پوری نہیں ہوتی' اس کے سہارے اور مدد کے بغیر کوئی نیک ارادہ پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچتا' پس اے نیک ارادوں اور خواہشوں کو پورا کرنے والے' اپنے رخ انور کے جلال و جمال کے واسطے سے' اپنی عظمت و کبریائی کے صدقے سے' اور اپنی لامحدود صفات کے وسیلے سے ہماری یہ حقیر جدوجہد اپنی بارگاہ صمدی میں قبول فرما۔

اے اللہ العالمین! ہم تیرے نہایت عاجز حقیر گنہگار اور سیہ کار بندے ہیں تیرا دامن عفو و کرم زمین و آسمان کی وسعتوں سے بھی وسیع تر ہے' تو اس کتاب کو شرفِ قبولیت عطا فرما اور اسے ہمارے والدین اہل و عیال اور خود ہمارے لئے رہتی دنیا تک بہترین صدقہ جاریہ بنا' ہمارے گناہوں کی مغفرت اور بخشش کا ذریعہ بنا' ہمیں زندگی اور موت کے فتنوں سے بچا' اپنے غضب اور غصہ سے پناہ دے' بُری تقدیر اور بُری موت سے محفوظ رکھ' دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے ہماری حفاظت فرما' دنیا و آخرت میں ذِلت اور رُسوائی سے پناہ دے' مرتے وقت کلمۂ توحید نصیب فرما' قبر میں منکر نکیر کے سوال و جواب میں ثابت قدم رکھ' عذاب قبر سے بچا' حشرو نشر کی ہولناکیوں سے پناہ دے' رسول رحمت ﷺ کی شفاعت کبریٰ نصیب فرما' جہنم کی آگ سے محفوظ رکھ' اور جنت میں رسول اکرم ﷺ کی رفاقت عطا فرما۔ آمین۔

﴿ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ علی خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ و عَلٰى آلِهِ و صَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ ﴾

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ
جامعہ ملك سعود ، الرياض ، المملكة العربية السعودية

ضمیمہ

شرک کے بارے میں چند اہم مباحث

عقیدۂ توحید کی وضاحت کرتے ہوئے ہم یہ لکھ آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک کرنا شرک فی الذات' اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک کرنا شرک فی العبادت' اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی کو شریک کرنا' شرک فی الصفات کہلاتا ہے۔ شرک کے موضوع پر مزید گفتگو کرنے سے ل درج ذیل مباحث کو پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔

۔ مشرکین اللہ تعالیٰ کو جانتے اور مانتے تھے

ہر زمانے کے مشرک اللہ تعالیٰ کو جانتے اور مانتے ہیں حتّٰی کہ اسی کو معبودِ اعلیٰ اور ربِّ اکبر (GREAT GOD- تسلیم کرتے ہیں اور جو کچھ اس کائنات میں ہے ان سب کا خالق' مالک اور رازق اسے ی سمجھتے ہیں کائنات کا مدبّر اور منتظم بھی اسی کو مانتے ہیں جیساکہ سورۂ یونس کی درج ذیل آیت سے معلوم ہوتا ہے۔

﴿ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ﴾ (۳۱:۱۰)

ترجمہ: "ان سے پوچھو کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے یہ سماعت اور بینائی کی قوتیں کس کے اختیار میں ہیں؟ کون بے جان میں سے جاندار کو اور جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے کون اس نظام عالم کی تدبیر کر رہا ہے؟ وہ ضرور کہیں گے۔ "اللہ" (سورہ یونس آیت ۳۰)

اور سُورہ عنکبوت کی آیت میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿ فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ ﴾ (۶۵:۲۹)

ترجمہ: "جب یہ لوگ کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو اپنے دین کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر کے اس سے دُعاء مانگتے ہیں پھر جب وہ انہیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو یکایک شرک کرنے لگتے ہیں (سُورہ

عنکبوت آیت ٦٥) (١) اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مشرک نہ صرف اللہ تعالیٰ کو کائنات کا مالک اور مدبر تسلیم کرتے تھے بلکہ مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لئے اسی کو بارگاہ کو آخری اور بڑی بارگاہ سمجھتے تھے۔

٢۔ مشرکین اپنے معبودوں کے اختیارات عطائی سمجھتے تھے

مشرک جنہیں اپنا مشکل کشا اور حاجت روا سمجھتے تھے' ان کے اختیارات کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ سمجھتے تھے دوران حج مشرکین جو تلبیہ پڑھتے تھے اس سے مشرکین کے اس عقیدہ پر روشنی پڑتی ہے جس کے الفاظ یہ تھے۔

﴿ لَبَّيْكَ لاَ شَرِيْكَ لَـكَ لَبَّيْكَ إِلاَّ شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَ مَا مَلَكَ ﴾

ترجمہ: "اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں مگر ایک تیرا شریک ہے جس کا تو ہی مالک ہے اور وہ کسی چیز کا مالک نہیں"۔ تلبیہ کے ان الفاظ سے درج ذیل تین باتیں بالکل واضح ہیں۔

اولاً۔ مشرک اللہ تعالیٰ کو ربِّ اکبر یا خدائے خداوند (GREAT GOD) مانتے تھے۔

ثانیاً۔ مشرک اپنے ٹھہرائے ہوئے شرکاء (خداؤں اور معبودوں) کا مالک اور خالق بھی ربِّ اکبر کو ہی سمجھتے تھے۔

ثالثاً۔ مشرک یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ان کے ٹھہرائے ہوئے شرکاء ذاتی حیثیت میں کسی چیز کے مالک و مختار نہیں بلکہ ان کے اختیارات اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہیں جن سے وہ اپنے پیروکاروں کی مشکل کشائی اور حاجت روائی کرتے ہیں۔

یاد رہے مشرکین کے تلبیہ سے ظاہر ہونے والے اس عقیدہ کو رسول اکرم ﷺ نے شرک قرار دیا ہے۔

٣۔ قرآن مجید کی اصطلاح مِــن دُون ا للہ (٢) سے کیا مراد ہے؟

مشرکین میں پائے جانے والے مختلف عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ کائنات کی ہر چیز میں خدا موجود ہے یا کائنات کی مختلف اشیاء دراصل خدا کی قوت اور طاقت کے مختلف روپ اور مظاہر ہیں اس عقیدہ کو سب سے زیادہ پذیرائی مشرکین کے قدیم ترین مذہب "ہندومت" میں حاصل ہوئی جن

١۔ اس مضمون کی چند دوسری آیات یہ ہیں ۔(٢٩:٦١'٦٣)'(٣١:٢٥)'(٣٩:٣٨)'(٤٣:٩'٨٧)

٢۔ من دون اللہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے جن کی پوجا اور پرستش کی جاتی ہے وہ "دوسرے" کون کون ہیں؟ ان سطور میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

کے ہاں سورج' چاند' ستارے' آگ' پانی' ہوا' سانپ' ہاتھی' گائے' بندر' اینٹ' پتھر' پودے اور درخت گویا ہر چیز خدا ہی کا روپ ہے جو پوجا اور پرستش کے قابل ہے اس عقیدہ کے تحت مشرکین اپنے ہاتھوں سے پتھروں کے خیالی خوبصورت مجسّمے اور بت تراشتے ہیں پھر ان کی پوجا اور پرستش کرتے ہیں اور انہیں کو اپنا مشکل کشا اور حاجت روا مانتے ہیں بعض مشرک پتھروں کو تراشتے اور کوئی شکل دیئے بغیر قدرتی شکل میں اسے نہلا دھلا کر پھول وغیرہ پہنا کر اس کے آگے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور اس سے دعائیں فریادیں کرنے لگتے ہیں۔ اس قسم کے تمام تراشیدہ یا غیر تراشیدہ بت' مجسّمے' مورتیاں اور پتھر وغیرہ قرآن مجید کی اصطلاح میں "مِنْ دُونِ اللہ" کہلاتے ہیں۔

مشرکین میں بت پرستی کی وجہ ایک دوسرا عقیدہ بھی تھا جس کا تذکرہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے سورہ نوح کی آیت نمبر ۲۳ کی تفسیر میں کیا ہے (۱) اور وہ یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک صالح اور ولی اللہ مسلمان فوت ہوا تو اس کے عقیدت مند رونے اور پیٹنے لگے صدمہ سے نڈھال اس کی قبر پر آکر بیٹھ گئے ابلیس ان کے پاس انسانی شکل میں آیا اور کہا کہ اس بزرگ کے نام کی یادگار کیوں قائم نہیں کر لیتے تاکہ ہر وقت تمہارے سامنے رہے اور تم اسے بھولنے نہ پاؤ اس نیک اور صالح بندے کے عقید تمندوں نے یہ تجویز پسند کی تو ابلیس نے خود ہی اس بزرگ کی تصویر بنا کر انہیں مہیا کر دی' جسے دیکھ کر وہ لوگ اپنے بزرگ کی یاد تازہ کرتے اور اس کی عبادت اور زہد کے قصے آپس میں بیان کرتے رہتے۔ اس کے بعد دوبارہ ابلیس ان کے پاس آیا اور کہا کہ آپ سب حضرات کو تکلیف کر کے یہاں آنا پڑتا ہے' کیا میں تم سب کو الگ الگ تصویریں نہ بنا دوں تاکہ تم لوگ اپنے اپنے گھروں میں انہیں رکھ لو؟ عقید تمندوں نے اس تجویز کو بھی پسند کیا اور ابلیس نے انہیں اس بزرگ کی تصویریں یا بت الگ الگ مہیا کر دیئے جو انہوں نے اپنے اپنے گھروں میں رکھ لیے۔ ان عقید تمندوں نے یہ تصویریں اور بت یادگار کے طور پر اپنے پاس محفوظ رکھ لئے لیکن ان کی دوسری نسل نے آہستہ آہستہ ان تصویروں اور بتوں کی پوجا اور پرستش شروع کر دی۔ اس بزرگ کا نام "ود" تھا اور یہی پہلا بت تھا جس کی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا اور پرستش کی گئی "ود" کے علاوہ قوم نوح دیگر جن بتوں کی پوجا کرتی تھی ان کے نام سواع' یغوث' یعوق اور نسر تھے یہ سب کے سب اپنی قوم کے صالح اور نیک لوگ تھے (بخاری)

اس واقعہ سے یہ معلوم ہوا کہ جہاں بعض مشرک پتھروں کے خیالی بت اور مجسّمے بنا کر انہیں اپنا معبود بنا لیتے تھے وہاں بعض مشرک اپنی قوم کے بزرگوں اور ولیوں کے مجسّمے اور بت بنا کر انہیں بھی اپنا

۱۔ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا (۷۱ :۲۳) ترجمہ۔ اور انہوں نے کہا ہرگز نہ چھوڑو اپنے معبودوں کو اور نہ چھوڑو ود اور سواع کو اور نہ یغوث' یعوق اور نسر کو (سورہ نوح' آیت نمبر ۲۳)

معبود بنا لیتے تھے آج بھی بت پرست اقوام جہاں فرضی بت تراش کر ان کی پوجا اور پرستش کرتی ہیں وہاں اپنی قوم کی عظیم اور مصلح شخصیتوں کے بت اور مجسّمے تراش کر ان کی پوجا اور پرستش بھی کرتی ہیں ہندو لوگ "رام" اس کی ماں "کوشلیا" اس کی بیوی "سیتا" اور اس کے بھائی "لکشمن" کے بت تراشتے ہیں۔ "شیوجی" کے ساتھ اس کی بیوی "پاروتی" اور اس کے بیٹے "لارڈ گنیش" کے بت اور مجسّمے بناتے ہیں۔ "کرشنا" کے ساتھ اس کی ماں "یشودھا" اور اس کی بیوی "رادھا" کے بت اور مورتیاں بنائی جاتی ہیں(۱) اسی طرح بدھ مت کے پیروکار "گوتم بدھ" کا مجسمہ اور مورت بناتے ہیں جین مت کے پیروکار سوامی مہاویر کا بت تراشتے اور اس کی پوجا پاٹ کرتے ہیں ان کے نام کی نذر نیاز دیتے ہیں ان سے اپنی حاجتیں اور مرادیں طلب کرتے ہیں یہ سارے نام تاریخ کے فرضی نہیں بلکہ حقیقی کردار ہیں جن کے بت تراشے جاتے ہیں ایسے تمام بزرگ اور ان کے بت بھی قرآن مجید کی اصطلاح "من دُون اللہ" میں شامل ہیں۔

بعض مشرک لوگ اپنے ولیوں اور بزرگوں کے بت یا مجسّمے تراشنے کی بجائے ان کی قبروں اور مزاروں کے ساتھ بتوں جیسا معاملہ کرتے تھے، مشرکین مکہ قوم نوح کے بتوں، ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کے علاوہ دوسرے جن بتوں کی پوجا اور پرستش کرتے تھے ان میں لات، منات، عزیٰ اور ہبل زیادہ مشہور تھے ان میں سے لات کے بارے میں امام ابن کثیرؒ نے قرآن مجید کی آیت أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى ترجمہ: "کبھی تم نے لات اور عزّیٰ کی حقیقت پر بھی غور کیا ہے؟" کی تفسیر کے تحت لکھا ہے کہ لات ایک نیک شخص تھا جو موسم حج میں حاجیوں کو ستو گھول کر پلایا کرتا تھا، اس کے انتقال کے بعد لوگوں نے اس کی قبر پر مجاورت شروع کر دی اور رفتہ رفتہ اس کی عبادت کرنے لگے پس وہ بزرگ اور اولیاء کرام جن کی قبروں کے ساتھ بتوں جیسا معاملہ کیا جائے، ان پر مجاورت کی جائے، ان کے نام کی نذر نیاز دی جائے، ان سے حاجتیں اور مرادیں طلب کی جائیں، وہ بھی "مِنْ دُوْنِ اللہ" میں اسی طرح شامل ہیں جس طرح وہ بت من دون اللہ میں شامل ہیں جن کی پوجا اور پرستش کی جاتی ہے۔

حاصل بحث یہ ہے کہ کتاب و سنت کی رو سے من دون اللہ سے مراد مندرجہ ذیل تین چیزیں

۱- یہاں اس بات کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہیں ہو گا کہ ہندوؤں میں دو مشہور فرقے ہیں سناتن دھرم اور آریہ سماج، سناتن دھرم کی مذہبی کتب میں چار وید، چھ شاستر، اٹھارہ پران اور اٹھارہ اسم رتی شامل ہیں ان کتب میں ۳۳ کروڑ دیوتاؤں اور اوتاروں کا ذکر ملتا ہے جب کہ آریہ سماج فرقہ اپنی بت پرستی کے باوجود موحد ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے اور چار ویدوں کے علاوہ باقی کتب کو اس لئے نہیں تسلیم کرتا کہ ان میں شرک کی تعلیم دی گئی ہے۔

آریہ سماج فرقہ کے ایک مبلغ راجہ رام موہن رائے (۱۷۷۴ء تا ۱۸۳۳ء) نے "تحفہ الموحدین" ایک کتاب بھی تصنیف کی ہے جس میں بت پرستی کی مذمت اور توحید کی تعریف کی گئی ہے۔ (ہندو دھرم کی جدید شخصیتیں از محمد فاروق خان ایم اے)

ہیں۔

۱۔وہ تمام جاندار یا غیر جاندار اشیاء جنہیں خدا کا مظہر یا روپ سمجھ کر ان کے سامنے مراسم عبودیت بجا لائے جائیں۔

۲۔تاریخ کی وہ عظیم شخصیتیں جن کے تراشیدہ بتوں مجسموں اور مورتیوں کے سامنے مراسمِ عبودیت بجا لائے جائیں۔

۳۔اولیاء کرام اور ان کی قبریں جہاں مختلف مراسمِ عبودیت بجا لائے جائیں۔

۴۔مشرکینِ عرب کے مراسمِ عبودیّت کیا تھے؟

مشرکین عرب بتکدوں اور خانقاہوں میں اپنے بزرگوں اور اولیاء کرام کے بتوں کے سامنے جو مراسم عبودیت بجا لاتے تھے ان میں درج ذیل رسوم شامل تھیں' بتکدوں میں مجاور بن کے بیٹھنا' بتوں سے پناہ طلب کرنا' انہیں زور زور سے پکارنا' حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لئے ان سے فریادیں اور التجائیں کرنا' اللہ تعالیٰ کے یہاں انہیں اپنا سفارشی سمجھ کر مرادیں طلب کرنا' ان کا حج اور طواف کرنا' ان کے سامنے عجز و نیاز سے پیش آنا' انہیں سجدہ کرنا' ان کے نام کے نذرانے اور قربانیاں دینا' جانوروں کو کبھی بتکدوں پر لے جا کر ذبح کرنا کبھی کسی بھی جگہ ذبح کر لینا۔[1] یہ تمام رسومات تب بھی شرک تھیں اور اب بھی شرک ہیں۔

۵۔کلمہ گو بھی مشرک ہو سکتا ہے

شرک کرنے والوں میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو رسالت اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے مثلاً رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں قریش مکہ یا ہمارے زمانے میں ہندومت کے پیروکار' انہیں کافر مشرک کہا جا سکتا ہے۔ لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ 'رسالت اور آخرت پر ایمان رکھنے کے باوجود شرک کرتے ہیں یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کی گواہی خود قرآن مجید نے دی ہے۔

﴿ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾(۶:۸۲)

ترجمہ: "(قیامت کے روز) امن انہی کے لیے ہے اور راہ راست پر وہی ہیں جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ آلودہ نہیں کیا (سورۃ انعام آیت ۸۲)

دوسری جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

---

[1] ملاحظہ ہو الرحیق المختوم از مولانا صفی الرحمن مبارکپوری صفحہ ۴۹-۴۸

﴿ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللهِ إِلاَّ وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ ﴾ (۱۲:۱۰۶)

ترجمہ : "لوگوں میں سے اکثر ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہیں"۔ (سورۃ یوسف آیت ۱۰۶) دونوں آیتوں سے یہ بات واضح ہے کہ بعض لوگ کلمہ پڑھنے رسالت اور آخرت پر ایمان لانے کے باوجود شرک میں مبتلا ہوتے ہیں، ایسے لوگوں کو کلمہ گو مشرک کہا جا سکتا ہے۔

۶۔ اقسام شرک

شرک کی دو قسمیں ہیں شرک اکبر، اور شرک اصغر اللہ تعالیٰ کی ذات، عبادت اور صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا شرک اکبر کہلاتا ہے، شرک اکبر کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کی سزا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم ہے، جیسا کہ سورہ توبہ کی درج ذیل آیت میں ہے۔

﴿ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ أَنْ يَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللهِ شَاهِدِيْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ أُولٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَ فِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ ﴾ (۹:۱۷)

ترجمہ : "مشرکین کا یہ کام نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں، اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر خود کفر کی شہادت دے رہے ہیں، ان کے تو سارے اعمال ضائع ہو گئے، اور انہیں جہنم میں ہمیشہ رہنا ہے"۔ (سورہ توبہ آیت ۱۷)

شرک اکبر کے علاوہ بعض ایسے دیگر امور جن کے لئے احادیث میں شرک کا لفظ استعمال ہوا ہے، مثلاً ریا، یا غیر اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا وغیرہ یہ شرک اصغر کہلاتے ہیں، شرک اصغر کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج تو نہیں ہوتا البتہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے، کبیرہ گناہ کی سزا جہنم ہے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے، شرک اصغر سے توبہ نہ کرنا شرک اکبر کا باعث بن سکتا ہے۔

یاد رہے شرک خفی سے مراد ہلکا یا خفیف شرک نہیں بلکہ مخفی شرک ہے جو کسی انسان کے اندر چھپی ہوئی کیفیت کا نام ہے، یہ شرک اکبر بھی ہوتا ہے جیسا کہ منافق کا شرک، اور شرک اصغر بھی ہو سکتا ہے جیسے کہ ریاکار کا شرک ہے۔

مشرکین کے دلائل اور ان کا تجزیہ

قرآن مجید کی رو سے مشرکین، شرک کے حق میں تین قسم کی دلائل رکھتے ہیں، ذیل میں ہم تینوں دلائل کا الگ الگ تجزیہ پیش کر رہے ہیں۔

لی دلیل اور اس کا تجزیہ

اس سے پہلے یہ بات لکھی جا چکی ہے کہ مشرکین اللہ تعالیٰ کو اپنا ربِ اکبر۔ معبودِ اعلیٰ اور ورائے خداوند(Great god)تسلیم کرتے ہیں اسے' اپنا خالق' رازق اور مالک سمجھتے ہیں جان پہ بن آئے تو الصتاً اسی کو پکارتے بھی ہیں لیکن ساتھ ساتھ یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ اولیاء کرام چونکہ اللہ تعالیٰ کے ں بلند مرتبہ ہوتے ہیں اللہ کے محبوب اور پیارے ہوتے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیارات میں سے کچھ اختیارات انہیں بھی دے رکھے ہیں۔ اس لئے ان سے بھی مرادیں مانگی جا سکتی ہیں' ان سے بھی اجت اور مدد طلب کی جا سکتی ہے' وہ بھی تقدیر بنا اور سنوار سکتے ہیں' دعا اور فریاد سن سکتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مشرکین کے اس عقیدہ کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

﴿ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴾ (۳۶:۷٤)

ترجمہ : ”مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے الٰہ اس لئے بنا رکھے ہیں تاکہ وہ ان کی مدد کریں“۔ (سورہ یٰس آیت ۷۴) یہی وہ عقیدہ ہے جس کے تحت مشرکین عرب بتوں کی شکل میں اپنے بزرگوں اور اولیاء کرام کو پکارتے اور ان سے مرادیں طلب کرتے تھے' اسی عقیدے کے تحت ہندو' بدھ' اور جینی' مورتیوں مجسّموں اور بتوں کی شکل میں اپنے اپنے بزرگوں اور ولیوں سے حاجتیں اور مرادیں طلب کرتے ہیں' اسی عقیدے کے تحت بعض مسلمان فوت شدہ اولیاء کرام اور بزرگوں کو پکارتے اور ان سے حاجتیں اور مرادیں طلب کرتے ہیں (۱) سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب ”کشف المحجوب“ میں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اولیاء ملک کے مدبر ہیں اور عالم (دنیا) کے نگراں ہیں اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر ان کو عالم کا والی (حاکم) گروانا ہے لور عالم (دنیا) کا حل و عقد (انتظام) ان کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے اور احکام عالم کو

۱۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ عالم اسباب کے تحت کسی زندہ انسان سے مدد طلب کرنا شرک نہیں البتہ عالم اسباب سے بالاتر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو پکارنا شرک ہے مثلاً سمندر میں ڈوبتے ہوئے جہاز پر بیٹھے ہوئے لوگوں کا کسی قریب ترین بندرگاہ پر موجود لوگوں کو وائرلیس کے ذریعے صورت حال سے مطلع کر کے مدد طلب کرنا شرک نہیں کیونکہ ڈوبنے والوں کا وائرلیس کے ذریعے زندہ انسانوں کو اطلاع دینا' بندرگاہ پر موجود لوگوں کا ہیلی کاپٹر وغیرہ کے ذریعہ جائے حادثہ پر پہنچنا اور بچانے کی کوشش کرنا یہ سارے کام سلسلہ اسباب کے تحت ہیں' البتہ اگر ڈوبنے والے ”بگرداب بلا افتاد کشتی مدد کن یا معین الدین چشتی“ (یعنی میری کشتی طوفانوں میں پھنسی ہے اے معین الدین چشتی تو میری مدد کر) کی دہائی دینے لگیں تو یہ شرک ہو گا کیونکہ ایسی فریاد کرنے والے کا عقیدہ ہو گا کہ اولاً خواجہ معین الدین چشتی مرنے کے باوجود سینکڑوں یا ہزاروں میل دور سے سننے کی طاقت رکھتے ہیں یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی طرح سمیع ہیں۔ ثانیاً' فریاد اور پکار سننے کے بعد خواجہ معین الدین چشتی فریاد کرنے والے کی مدد کرنے اور اس کی مشکل حل کرنے کی پوری قدرت رکھتے ہیں' یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی طرح قادر بھی ہیں' ان دونوں صورتوں میں جو فرق ہے وہ باسانی سمجھا جا سکتا ہے۔

ان ہی کی ہمّت کے ساتھ جوڑ دیا ہے (۱) حضرت نظام الدین اولیاء اپنی معروف کتاب "فوائد الفواد" میں فرماتے ہیں "شیخ نظام الدین ابوالموید بارہا فرمایا کرتے "میری وفات کے بعد جس کو کوئی مہم درپیش ہو تو اس سے کہو تین دن میری زیارت کو آئے اگر تین دن گزر جانے کے بعد بھی وہ کام پورا نہ ہو تو چار دن آئے اور اب بھی کام نہ نکلے تو میری قبر کی اینٹ سے اینٹ بجا دے (۲) جناب احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں "اولیاء کرام مردے کو زندہ کر سکتے ہیں مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دے سکتے ہیں اور ساری زمین کو ایک قدم میں طے کر سکتے ہیں" (۳) نیز فرماتے ہیں "اولیاء کرام اپنی قبروں میں حیات ابدی کے ساتھ زندہ ہیں ان کے علم و ادراک سمع و بصر پہلے کی نسبت بہت زیادہ قوی ہیں" (۴)

فارسی کے ایک شاعر نے اسی عقیدے کا اظہار درج ذیل شعر میں یوں کیا ہے۔

اولیا راہست قدرت ازالہ تیر جستہ باز گردانند زراہ

ترجمہ: "اولیاء کرام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی قدرت حاصل ہوتی ہے کہ وہ کمان سے نکلے ہوئے تیر کو واپس لا سکتے ہیں۔

کسی پنجابی شاعر نے اپنے اس عقیدہ کی ترجمانی ان الفاظ میں کی ہے۔

ہتھ ولی دے قلم ربانی لکھے جو من بھاوے رب ولی نوں طاقت بخشی لکھے لیکھ مٹاوے

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا قلم ولی کے ہاتھ میں ہے جو چاہے لکھے اللہ تعالیٰ نے ولی کو یہ طاقت بخشی ہے کہ جو چاہے لکھے جو چاہے مٹا دے۔

بزرگان دین اور اولیاء کرام کے بارے میں اسی قسم کے مبالغہ آمیز عقائد اور تصوّرات کا یہ نتیجہ ہے کہ لوگ اولیاء کرام کے ناموں کی دوہائی دیتے اور ان سے مدد اور مرادیں مانگتے ہیں خود "امام اہل سنّت" حضرت احمد رضا خاں بریلوی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں "اے عبدالقادر! اے فضل کرنے والے۔ بغیر مانگے سخاوت کرنے والے، اے انعام و اکرام کے مالک تو بلند و عظیم ہے ہم پر احسان فرما اور سائل کی پکار کو سن لے۔ اے عبدالقادر ہماری آرزوؤں کو پورا کر (۵) جناب احمد رضا خاں کے بارے میں ان کے ایک عقیدت مند شاعر کا اظہار عقیدت ملاحظہ ہو۔

چار جانب مشکلیں ہیں ایک میں اے مرے مشکل کشا احمد رضا
لاج رکھ میرے پھیلے ہاتھ کی اے مرے حاجت روا احمد رضا

۱۔ تصوف کی تین اہم کتابیں از سید احمد عروج قادری صفحہ ۳۲ مطبوعہ ہندوستان پبلی کیشنز دہلی ۲۔ بحوالہ سابق صفحہ ۵۹
۳۔ بریلویت از علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم صفحہ ۱۳۴-۱۳۵ ۴۔ بریلویت صفحہ ۱۴۱ ۵۔ بریلویت صفحہ ۱۳۰-۱۳۱

شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کے بارے میں بھی کسی شاعر نے ایسا ہی اظہارِ خیال کیا ہے۔

امداد کُن امداد کُن از رنج و غم آزاد کُن   در دین و دنیا شاد کُن یا شیخ عبدالقادرا

ترجمہ : اے شیخ عبدالقادر! میری مدد کیجئے، میری مدد کیجئے، اور مجھے ہر رنج و غم سے آزاد کر دیجئے، نیز دین و دنیا کے تمام معاملات میں مجھے خوش کیجئے۔

حضرت علی ؓ کے بارے میں عرب کے ایک شاعر نے اپنے عقیدے کا اظہار یُوں کیا ہے۔

نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا فِی النَّوَائِبِ
كُلُّ هَمٍّ وَ غَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِوِلَایَتِكَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ

ترجمہ : عجائبات ظاہر کرنے والے علی کو پکارو ہر مصیبت میں اسے اپنا مددگار پاؤ گے اے علی تیری ولایت کے صدقے عنقریب سارے غم دور ہو جائیں گے۔

ان افکار و عقائد کو سامنے رکھتے ہوئے یا محمد، یا علی، یا حسین، یا غوث الاعظم جیسے ندائیہ کلمات کی حقیقت آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے اور یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ ان کلمات کے پس منظر میں کون سا عقیدہ کارفرما ہے؟

اولیاء کرام اور بزرگان دین کے بارے میں پائے جانے والے ان تصوّرات اور عقائد کا اب ہمیں کتاب و سنت کی روشنی میں جائزہ لینا ہے کہ کیا واقعی اولیاء کرام ایسی قدرت اور اختیارات رکھتے ہیں جیسا کہ ان کے پیروکار سمجھتے ہیں؟

پہلے قرآن مجید کی چند آیات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ (۳۵:۱۳)

ترجمہ : "اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جنہیں تم پکارتے ہو وہ ایک پرکاہ کے بھی مالک نہیں ہیں" (سُورہ فاطر، آیت ۱۳)

۲۔ قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِیْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ ۝ (۳۴:۲۲)

ترجمہ : "کہو پکار دیکھو انہیں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا معبود سمجھ بیٹھے ہو وہ نہ آسمان میں ذرہ برابر کسی چیز کے مالک ہیں نہ زمین میں وہ آسمان و زمین کی ملکیت میں بھی شریک نہیں نہ ہی ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے"۔ (سورہ سبا آیت ۲۲)

۳۔ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖ اَحَدًا ۝ (۱۸:۲۶)

ترجمہ : ”مخلوقات کا اللہ کے سوا کوئی خبر گیر نہیں اور وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا“ (سورہ کہف آیت ۲۶) (۱)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ میں اپنی حکومت اپنے معاملات اور اختیارات میں کسی دوسرے کو شریک نہیں کرتا اور نہ [illegible] علاوہ جنہیں لوگ پکارتے ہیں یا جن سے مرادیں اور حاجتیں طلب کرتے ہیں وہ ذرّہ برابر کا اختیار نہیں رکھتے نہ ہی ان میں سے کوئی میرا مددگار ہے۔

اس دنیا میں انبیاء اور رسل اللہ تعالیٰ کے پیغامبر اور نمائندہ ہونے کی حیثیّت سے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ مقرّب، سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے انبیاء کرام کے واقعات بیان فرمائے ہیں کہ وہ کس طرح اپنی اپنی قوم کے پاس دعوت توحید لے کر آئے اور قوم نے ان کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا، کسی کو قوم نے جلاوطن کر دیا، کسی کو قید کر دیا، کسی کو قتل کر دیا، کسی کو مارا اور پیٹا لیکن وہ خود اپنی قوم کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے حضرت ہود علیہ السلام نے قوم کو توحید کی دعوت دی قوم نہ مانی بلکہ الٹا یہ کہا۔ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ترجمہ : ”اچھا تو لے آ وہ عذاب جس کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے اگر اپنی بات میں سچا ہے۔ (سورہ اعراف آیت ۷۰) اس پر اللہ تعالیٰ کا پیغمبر صرف اتنا ہی کہہ کر خاموش ہو گیا۔ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ترجمہ : ”تم بھی (عذاب کا) انتظار کرو میں [illegible] تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (یعنی عذاب لانا میرے بس میں نہیں)۔ (سورہ اعراف، آیت ۷۱) ایسا ہی معاملہ دوسرے انبیاء کرام کے ساتھ بھی پیش آتا رہا ہم یہاں اللہ تعالیٰ کے ایک جلیلُ القدر پیغمبر حضرت لُوط علیہ السلام کا واقعہ تفصیل سے بیان کرنا چاہتے ہیں جن کی قوم اغلام کے مرض میں مبتلا تھی فرشتے عذاب لے کر خوبصورت لڑکوں کی شکل میں آئے تو حضرت لُوط علیہ السلام اپنی بدکردار قوم کے بارے میں سوچ کر گھبرا اٹھے کہنے لگے۔ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ترجمہ : ”یہ دن تو بڑی مصیبت کا ہے“۔ (سورہ ہود آیت ۷۷) اور اپنی قوم سے یہ درخواست کی۔

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴾

ترجمہ : ”اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے معاملے میں مجھے ذلیل نہ کرو کیا تم میں کوئی بھلا آدمی نہیں“۔ (سورہ ہود آیت ۷۸) قوم پر آپ کی اس منّت سماجت کا کوئی اثر نہ ہوا تو عاجز اور مجبور ہو کر یہاں تک کہہ ڈالا کہ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ (۷۱:۱۵) ترجمہ ”اگر تمہیں کچھ کرنا ہی

۱۔ اس مضمون کی چند دوسری آیات یہ ہیں۔ (۱۷:۶)، (۵۶:۱۷، ۵۷)، (۴۳:۲۱)، (۶۲:۲۷)، (۷۶:۵)، (۳:۲۵)، (۲۰:۲۱:۷۲)، (۱۹۴:۷)، (۲۰-۲۱:۱۶)، (۱۱:۱۳)

ہے تو یہ میری بیٹیاں (نکاح کے لئے) موجود ہیں (سورہ حجر آیت ۷۱) بدبخت قوم اس پر بھی راضی نہ ہوئی تو پیغمبر کی زبان پر بڑی حسرت کے ساتھ یہ الفاظ آ گئے' لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ (۱۱ : ۸۰) ترجمہ : "اے کاش' میرے پاس اتنی طاقت ہوتی کہ تمہیں سیدھا کر دیتا یا کوئی مضبوط سہارا ہوتا جس کی پناہ لیتا"۔ (سورہ ہود آیت ۸۰) حضرت لوط علیہ السلام کے اس واقعہ کو سامنے رکھئے اور پھر غور فرمائیے کہ پیغمبر کی بات کے ایک ایک لفظ سے بے بسی' بے کسی اور مجبوری کس طرح ٹپک رہی ہے' سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا خدائی اختیارات کا مالک کوئی شخص مہمانوں کے سامنے یوں اپنے دشمن سے منت سماجت کرنا گوارا کرتا ہے' اور پھر یہ کہ کوئی صاحب اختیار اور صاحب قدرت شخص اپنی بیٹیوں کو یوں بدکردار اور بدمعاش لوگوں کے نکاح میں دینا پسند کرتا ہے؟

ایک نظر سید الانبیاء سرور عالم ﷺ کی حیاتِ طیبہ پر بھی ڈال کر دیکھئے' مسجد الحرام میں نماز پڑھتے ہوئے مشرکین نے سجدہ کی حالت میں آپ ﷺ کی پیٹھ پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آ کر اپنے بابا کو اس مشکل سے نجات دلائی' ایک مشرک عقبہ بن ابی معیط نے آپ ﷺ کے گلے میں چادر ڈال کر سختی سے گلا گھونٹا حضرت ابوبکر صدیق ؓ دوڑ کر آئے اور آپ ﷺ کی جان بچائی' طائف میں مشرکین نے پتھر مار مار کر اس قدر زخمی کر دیا کہ آپ کے نعلین مبارک خون سے تر بہ تر ہو گئے اور آپ ﷺ نے بالآخر شہر سے باہر ایک باغ میں پناہ لی' طائف سے واپسی پر مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے لئے آپ ﷺ کو ایک مشرک مطعم بن عدی کی پناہ حاصل کرنا پڑی' مشرکینِ مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر رات کی تاریکی میں آپ ﷺ کو اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا' جنگ احد میں ایک مشرک نے آپ ﷺ کو ایک پتھر مارا جس سے آپ نیچے گر گئے اور ایک نچلا دانت ٹوٹ گیا اسی جنگ میں ایک دوسرے مشرک نے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر اس زور سے تلوار ماری کہ خود کی دو کڑیاں چہرے کے اندر دھنس گئیں جنہیں بعد میں صحابہ کرامؓ نے نکالا' حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بدکاری کا بہتان لگایا گیا آپ ﷺ چالیس دن تک شدید پریشانی میں مبتلا رہے حتیٰ کہ بذریعہ وحی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت نازل کی گئی' آپ ﷺ پندرہ سو مسلمانوں کے ساتھ مدینہ سے عمرہ ادا کرنے کے لئے نکلے مشرکین مکہ نے آپ ﷺ کو راستے میں روک دیا آپ عمرہ ادا نہ کر سکے' بعض مشرکوں نے آپ ﷺ کو دو مرتبہ دھوکہ دے کر تبلیغ اسلام کے بہانے جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین (جن کی مجموعی تعداد سترؔ سے اسیؔ تک بنتی ہے) کو لے جا کر شہید کر دیا جس سے آپ کو شدید صدمہ پہنچا۔

سیرتِ طیبہ کے ان تمام واقعات کو سامنے رکھا جائے تو ہمارے سامنے ایک ایسے انسان کی تصویر آتی ہے جو پیغمبر ہونے کے باوجود قانونِ الٰہی اور مشیتِ ایزدی کے سامنے بے بس اور لاچار نظر آتا ہے' مولانا الطاف حسین حالی ؒ نے کتاب و سنت کے اس موقف کی بڑی ٹھیک ٹھیک ترجمانی درج ذیل

اشعار میں کی ہے۔

جہاں دار مغلوب و مقہور ہیں واں نبی اور صدیق مجبور ہیں واں
نہ پرسش ہے رحبان و احبار کی واں نہ پروا ہے ابرار و احرار کی واں

اب ایک طرف بزرگوں اور اولیاء کرام کے عقائد اور ان سے منسوب واقعات سامنے رکھئے اور دوسری طرف قرآنی تعلیمات اور قرآن مجید میں بیان کئے گئے انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات کو سامنے رکھئے دونوں کے تقابل سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ کہ یا تو کتاب و سنّت کی تعلیمات اور انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات محض قصے اور کہانیاں ہیں جن کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں یا پھر بزرگوں اور اولیاء کرام کے عقائد اور ان سے منسوب واقعات سراسر جھوٹ اور من گھڑت ہیں' ان دونوں صورتوں میں سے جس کا جو جی چاہے راستہ اختیار کر لے' اہل ایمان کے لئے تو صرف ایک ہی راستہ ہے۔ ﴿ رَبَّنَا أٰمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴾ ترجمہ : اے ہمارے پروردگار! جو فرمان تو نے نازل کیا ہے ہم نے اسے مان لیا اور رسول کی پیروی کی ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ (سورہ آل عمران آیت ۵۳)

دوسری دلیل اور اس کا تجزیہ؛

بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بزرگان دین اور اولیاء کرام اللہ کے ہاں بلند مرتبہ رکھتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پیارے ہوتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بلند و برتر تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اولیاء کرام اور بزرگوں کا وسیلہ یا واسطہ پکڑنا بہت ضروری ہے کہا جاتا ہے کہ جس طرح دنیا میں کسی افسر اعلیٰ تک درخواست پہنچانے کے لئے مختلف سفارشوں کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی جناب میں اپنی حاجت پیش کرنے کے لئے وسیلہ پکڑنا ضروری ہے اگر کوئی شخص بلاوسیلہ اپنی حاجت پیش کرے گا تو وہ اسی طرح ناکام و نامراد رہے گا جس طرح افسر اعلیٰ کو بلاسفارش پیش کی گئی درخواست بے نیل و مرام رہتی ہے' قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس عقیدہ کا ذکر درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

﴿ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهِ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا إِلَى اللهِ زُلْفٰى ﴾ (۳:۳۹)

ترجمہ : ''وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو اپنا سرپرست بنا رکھا ہے (وہ اپنے اس فعل کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ) ہم تو ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ تک ہماری رسائی کرا دیں۔ (سورۃ زُمر' آیت ۳)

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب درج ذیل اقتباس اسی عقیدے کی ترجمانی کرتا ہے ''جب

بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگو میرے وسیلہ سے مانگو تاکہ مراد پوری ہو اور فرمایا کہ جو کسی مصیبت میں میرے وسیلے سے مدد چاہے، اس کی مصیبت دور ہو، اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر پکارے اسے کشادگی حاصل ہو، جو میرے وسیلے سے اپنی مرادیں پیش کرے تو پوری ہوں"(۱) چنانچہ شیخ کے عقیدت مند ان الفاظ سے دعا مانگتے ہیں۔ ﴿ اِلٰهِیْ بِحُرْمَـةِ غَـوْثِ الثَّقَلَیْنِ اِقْـضِ حَـاجَتِیْ ﴾ (یعنی اے اللہ دونوں جہانوں کے فریاد رس، عبدالقادر جیلانی، کے صدقے میری حاجت پوری فرما) جناب احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں "اولیاء سے مدد مانگنا انہیں پکارنا ان کے ساتھ توسل کرنا امر مشروع اور شئی مرغوب ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا دشمن انصاف۔" (۲)

وسیلہ پکڑنے کے سلسلہ میں حضرت جنید بغدادی کا درج ذیل واقعہ بھی قابل ذکر ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ یا اللہ یا اللہ کہہ کر دریا عبور کر گئے لیکن مرید سے کہا کہ یا جنید یا جنید کہہ کر چلا آ، پھر شیطان لعین نے اس (مرید) کے دل میں وسوسہ ڈالا کیوں نہ میں بھی یا اللہ کہوں جیسا کہ پیر صاحب کہتے ہیں یا اللہ کہنے کی دیر تھی کہ ڈوبنے لگا پھر جنید کو پکارا جنید نے کہا "وہی کہہ یا جنید یا جنید" جب پار لگا تو پوچھا "حضرت ! یہ کیا بات ہے؟" فرمایا "اے ناداں ! ابھی تو جنید تک تو پہنچا نہیں اللہ تعالیٰ تک رسائی کی ہوس ہے۔"(۳) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے بزرگان دین اور اولیاء کرام کا وسیلہ اور واسطہ پکڑنے کا عقیدہ صحیح ہے یا غلط، یہ دیکھنے کے لئے ہم کتاب و سنت کی طرف رجوع کریں گے تاکہ معلوم کریں کہ شریعت کی عدالت اس بارے میں کیا فیصلہ کرتی ہے، پہلے قرآن مجید کی چند آیات ملاحظہ ہوں۔

۱- وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (۴۰:۶۰)

ترجمہ: تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ (سورۃ مومن آیت ۶۰)

۲-وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ.
(۱۸۶:۲)

ترجمہ: اے نبی، میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتادو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ (سورہ بقرہ، آیت ۱۸۶)

۳- اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ○ (۱۱:۶۱)

ترجمہ: میرا رب قریب بھی ہے اور جواب دینے والا بھی۔ (سورہ ہود آیت ۶۱)

۱- شریعت و طریقت صفحہ ۳۹۶
۲- بریلویت صفحہ ۱۱۰
۳- شریعت و طریقت صفحہ ۳۲۸

مذکورہ بالا آیتوں سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

اولاً۔ اللہ تعالیٰ بلا استثناء اپنے تمام بندوں‘ نیکوکار ہوں یا گنہ گار‘ پرہیزگار ہوں یا خطاکار‘ عالم ہوں یا جاہل مرشد ہوں یا مرید‘ امیر ہوں یا غریب‘ مرد ہوں یا عورت‘ سب کو یہ حکم دے رہا ہے کہ تم مجھے برا راست پکارو مجھ ہی سے اپنی حاجتیں اور مرادیں طلب کرو مجھ ہی سے دعائیں اور فریادیں کرو۔

ثانیاً۔ اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کے بالکل قریب ہے (اپنے علم اور قدرت کے ساتھ) لہٰذا ہر شخص خود اللہ کے حضور اپنی درخواستیں اور حاجتیں پیش کر سکتا ہے اس سے اپنا غم اور دکھڑا بیان کر سکتا ہے چاہے تو رات کی تاریکیوں میں‘ چاہے تو دن کے اجالوں میں‘ چاہے تو بند کمروں کی تنہائیوں میں‘ چاہے تو مجمع عام میں‘ چاہے تو حضر میں‘ چاہے تو سفر میں‘ چاہے تو جنگلوں میں‘ چاہے تو صحراؤں میں‘ چاہے تو سمندروں میں‘ چاہے تو فضاؤں میں‘ جب چاہے جہاں چاہے‘ اسے پکار سکتا ہے‘ اس سے بات چیت کر سکتا ہے کہ وہ ہر شخص کی رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔

ثالثاً۔ اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کی دعاؤں اور فریادوں کا جواب کسی وسیلہ یا واسطہ کے بغیر خود دیتا ہے‘ غور فرمایئے جو حاکم وقت رعایا کی درخواستیں خود وصول کرنے کے لئے چوبیس گھنٹے اپنا دربار عام کھلا رکھتا ہو اور ان پر فیصلے بھی خود ہی صادر فرماتا ہو اس کے حضور درخواستیں پیش کرنے کے لئے وسیلے اور واسطے تلاش کرنا سراسر جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟

رسول اکرم ﷺ سے احادیث میں جتنی بھی دعائیں مروی ہیں ان میں سے کوئی ایک ضعیف سے ضعیف حدیث بھی ایسی نہیں ملتی جس میں آپ ﷺ نے اللہ سے کوئی حاجت طلب کرتے ہوئے یا دعا مانگتے ہوئے انبیاء کرام حضرت ابراہیم علیہ السلام‘ حضرت اسماعیل علیہ السلام‘ حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وسیلہ یا واسطہ بنایا ہو اسی طرح آپ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی کوئی ایسی روایت یا واقعہ ثابت نہیں جس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دعا مانگتے ہوئے سید الانبیاء سرور عالم ﷺ کو وسیلہ یا واسطہ بنایا ہو اگر وسیلہ یا واسطہ پکڑنا جائز ہوتا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے رسول اکرم ﷺ سے بڑھ کر افضل اور اعلیٰ وسیلہ کوئی نہیں ہو سکتا تھا جس کام کو رسول اللہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اختیار نہیں فرمایا آج اسے اختیار کرنے کا جواز کیسے پیدا کیا جا سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے حضور رسائی حاصل کرنے کے لئے وسیلہ اور واسطہ تلاش کرنے کی جو دنیاوی مثالیں دی جاتی ہیں آیئے لحہ بھر کے لئے ان پر بھی غور کر لیں اور یہ دیکھیں کہ ان میں کہاں تک صداقت ہے؟

دنیا میں کسی بھی افسر بالا تک رسائی حاصل کرنے کے لئے وسیلہ اور واسطہ کی ضرورت درج ذیل

وجوہات کی بناء پر ہو سکتی ہے۔

۱۔ افسران بالا کے دروازوں پر ہمیشہ دربان بیٹھتے ہیں جو تمام درخواست گذاروں کو اندر نہیں جانے دیتے اگر کوئی افسر بالا کا مقرب اور عزیز ساتھ ہو تو یہ رکاوٹ فوراً دور ہو جاتی ہے لہٰذا وسیلہ اور واسطہ مطلوب ہوتا ہے۔

۲۔ متعلقہ افسر اگر سائل کے ذاتی حالات اور معاملات سے آگاہ نہ ہو تب بھی وسیلے اور واسطے کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ متعلقہ افسر کو مطلوبہ معلومات فراہم کی جاسکیں جن پر وہ اعتماد کر سکے۔

۳۔ اگر افسر بالا بے رحم، بے انصاف، اور ظالم طبیعت کا مالک ہو تب بھی وسیلے اور واسطے کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہیں خود سائل ہی بے انصافی اور ظلم کا شکار نہ ہو جائے۔

۴۔ اگر افسر بالا سے ناجائز مراعات اور مفادات کا حصول مطلوب ہو (مثلاً رشوت دے کر یا کسی قریبی رشتہ دار والدین، بیوی، یا اولاد وغیرہ کا دباؤ ڈلوا کر مفاد حاصل کرنا ہو) تب بھی وسیلے اور واسطے کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔

یہ ہیں وہ مختلف صورتیں جن میں دنیاوی واسطوں اور وسیلوں کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے ان تمام نکات کو ذہن میں رکھئے اور پھر سوچئے کیا واقعی اللہ تعالیٰ کے ہاں دربان مقرر ہیں کہ اگر کوئی عام آدمی درخواست پیش کرنا چاہے تو اسے مشکل پیش آئے اور اگر اس کے مقرب اور محبوب آئیں تو ان کے لئے اذن عام ہو؟ کیا واقعی اللہ تعالیٰ بھی دنیاوی افسروں کی طرح اپنی مخلوق کے حالات اور معاملات سے لاعلم ہے جنہیں جاننے کے لئے اسے وسیلے یا واسطہ کی ضرورت ہو؟ کیا اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہی ہے کہ وہ ظلم بے انصافی اور بے رحمی کا مرتکب ہو سکتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمارا ایمان یہی ہے کہ دنیاوی عدالتوں کی طرح اس کے دربار میں بھی رشوت یا واسطے اور وسیلے کے دباؤ سے ناجائز مراعات اور مفادات کا حصول ممکن ہے؟ اگر ان سارے سوالوں کا جواب "ہاں" میں ہے تو پھر قرآن مجید اور حدیث شریف میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کے بارے میں بتائی گئی ساری صفات مثلاً رحمن، رحیم، کریم، رؤف، ودود، سمیع، بصیر، علیم، قدیر، خبیر، مقسط وغیرہ کا مطلقاً انکار کر دیجئے اور پھر یہ بھی تسلیم کر لیجئے کہ جو ظلم و ستم، اندھیر نگری اور جنگل کا قانون اس دنیا میں رائج ہے (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی وہی قانون رائج ہے اور اگر ان سوالوں کا جواب نفی میں ہے (اور واقعی نفی میں ہے) تو پھر سوچنے کی بات یہ ہے کہ مذکورہ بالا اسباب کے علاوہ آخر وہ کونسا سبب ہے جس کے لئے وسیلے اور واسطے کی ضرورت ہے؟

ہم اس مسئلے کو ایک مثال سے واضح کرنا چاہیں گے، غور فرمائیے اگر کوئی حاجتمند پچاس یا سو میل دور اپنے گھر بیٹھے کسی افسر مجاز کو اپنی پریشانی اور مصیبت سے آگاہ کرنا چاہے تو کیا ایسا کر سکتا ہے؟ ہرگز

نہیں" سائل اور مسئول دونوں ہی واسطے اور وسیلے کے محتاج ہیں فرض کیجئے سائل کی درخواست کسی طرح افسر مجاز تک پہنچا دی گئی کیا اب وہ افسر اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ سائل کے بیان کردہ حالات کی اپنے ذاتی علم کی بنا پر تصدیق یا تردید کر سکے؟ ہرگز نہیں انسان کا علم اس قدر محدود ہے کہ وہ کسی کے صحیح حالات جاننے کے لئے قابل اعتماد اور ثقہ گواہوں کا محتاج ہے فرض کیجئے افسر بالا اپنی انتہائی ذہانت اور فراست کے سبب خود ہی حقائق کی تہ تک پہنچ جاتا ہے تو کیا وہ اس بات پر قادر ہے کہ اپنے دفتر میں بیٹھے بٹھائے پچاس یا سو میل دور بیٹھے ہوئے سائل کی مشکل آسان کر دے؟ ہرگز نہیں بلکہ ایسا کرنے کے لئے بھی اسے وسیلے اور واسطے کی ضرورت ہے گویا سائل سوال کرنے کے لئے وسیلے کا محتاج ہے اور افسر مجاز مدد کرنے کے لئے واسطے اور وسیلے کا محتاج ہے یہی وہ بات ہے جو اللہ کریم نے قرآن مجید میں یوں ارشاد فرمائی ﴿ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴾ ترجمہ۔ مدد چاہنے والے بھی کمزور اور جن سے مدد چاہی جاتی ہے وہ بھی کمزور (سورۃ حج آیت ۷۳) اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی صفات اختیارات اور قدرت کاملہ کا حال تو یہ ہے کہ ساتوں زمینوں کے نیچے پتھر کے اندر موجود چھوٹی سی چیونٹی کی پکار بھی سن رہا ہے اس کے حالات کا پورا علم رکھتا ہے اور کھربوں میل دور بیٹھے بٹھائے کسی وسیلے اور واسطے کے بغیر اس کی ساری ضرورتیں اور حاجتیں بھی پوری کر رہا ہے' پھر آخر اللہ تعالیٰ کی صفات اور قدرت کے ساتھ انسانوں کی صفات اور قدرت کو کونسی نسبت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے دنیاوی مثالیں دی جائیں اور وسیلے یا واسطے کا جواز ثابت کیا جائے؟

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں تمام دنیاوی مثالیں محض شیطانی فریب ہیں' وسیع قدرتوں اور لامحدود صفات کے مالک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات بابرکات کے معاملات کو انتہائی محدود قلیل اور عارضی اختیارات کے مالک انسانوں کے معاملات پر محمول کرنا اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے افسرانِ بالا کی مثالیں دینا اللہ کی جناب میں بہت بڑی توہین اور گستاخی ہے جس سے خود اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان الفاظ میں منع فرمایا ہے فَلَا تَضْرِبُوا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ۔ لوگو! اللہ تعالیٰ کے لئے مثالیں نہ دو بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (سورۃ نحل آیت ۷۴)

پس حاصل کلام یہ ہے کہ نہ تو کتاب و سنت کی رو سے وسیلہ اور واسطہ پکڑنا جائز ہے نہ ہی عقل انسانی اس کی تائید کرتی ہے۔ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَ تَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ترجمہ "پس اللہ تعالیٰ پاک اور بالاتر ہے اس شرک سے جو لوگ کرتے ہیں"۔ (سُورۃ قصص' آیت ۶۸)

سری دلیل اور اس کا تجزیہ

بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اولیاء کرام چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑے بلند مرتبہ اور مقرب وتے ہیں لہٰذا ان کا اللہ کے ہاں بڑا اثر و رسوخ ہے اگر نذر نیاز دے کر انہیں خوش کر لیا جائے تو وہ اللہ عالیٰ کے ہاں ہماری سفارش کر کے ہمیں بخشوا لیں گے' اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس عقیدے کا اظہار ن الفاظ میں کیا ہے۔

﴿ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ﴾ (۱۰:۱۸)

ترجمہ : "یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں"۔ (سورۃ یونس آیت ۱۸)

ایک بزرگ جناب خلیل برکاتی صاحب نے اس عقیدے کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے "بے شک اولیاء اور فقہاء اپنے پیروکاروں کی شفاعت کرتے ہیں اور ان کی نگہبانی کرتے ہیں جب ان کی روح نکلتی ہے' جب منکر نکیر ان سے سوال کرتے ہیں' جب ان کا حشر ہوتا ہے' جب ان کا نامہ اعمال کھلتا ہے' جب ان سے حساب لیا جاتا ہے' جب ان کے عمل ملتے ہیں' جب وہ پل صراط پر چلتے ہیں' ہر وقت ہر حال میں ان کی نگہبانی کرتے ہیں' کسی جگہ ان سے غافل نہیں ہوتے"۔ (۱)

شفاعت کے سلسلے میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک واقعہ قارئین کی دلچسپی کے لئے ہم یہاں نقل کر رہے ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک اولیاء کرام کس قدر صاحب اختیار اور صاحب شفاعت ہوتے ہیں واقعہ درج ذیل ہے۔

"جب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ جہان فانی سے عالم جاودانی میں تشریف لے گئے تو ایک بزرگ کو خواب میں بتایا کہ منکر نکیر نے جب مجھ سے مَنْ رَّبُّكَ ؟ (یعنی تیرا رب کون ہے) پوچھا تو میں نے کہا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ پہلے سلام اور مصافحہ کرتے ہیں چنانچہ فرشتوں نے نادم ہو کر مصافحہ کیا تو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لئے اور کہا کہ تخلیقِ آدم کے وقت تم نے ﴿ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيهَا ﴾ ترجمہ ۔ "کیا تو پیدا کرتا ہے اسے جو زمین میں فساد برپا کرے" کہہ کر اپنے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم سے زیادہ سمجھنے کی گستاخی کیوں کی نیز تمام بنی آدم کی طرف فساد اور خوں ریزی کی نسبت کیوں کی؟ تم میرے ان سوالوں کا جواب دو گے تو چھوڑوں گا ورنہ نہیں' منکر نکیر ہکا بکا ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی مگر اس دلاور' یکتائے

۱۔ بریلویت صفحہ ۳۱۲

میدان جبروت اور غواث بحرلاہوت کے سامنے قوتِ ملکوتی کیا کام آتی، مجبوراً فرشتوں نے عرض کیا حضورؐ! یہ بات سارے فرشتوں نے کہی تھی لہٰذا آپ ہمیں چھوڑیں تاکہ باقی فرشتوں سے پوچھ کر جواب دیں حضرت غوث الثقلین رحمہ اللہ نے ایک فرشتے کو چھوڑا دوسرے کو پکڑ رکھا، فرشتے نے جاکر سارا حال بیان کیا تو سب فرشتے اس سوال کے جواب سے عاجز رہ گئے تب باری تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ میرے محبوب کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی خطا معاف کراؤ، جب تک وہ معاف نہ کرے گا رہائی نہ ہو گی، چنانچہ تمام فرشتے محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عذر خواہ ہوئے، حضرت صمدیّت (یعنی اللہ تعالیٰ) کی طرف سے بھی شفاعت کا اشارہ ہوا، اس وقت حضرت غوث اعظم نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کی اے خالقِ کل! رَبّ اکبر! اپنے رحم و کرم سے میرے مریدین کو بخش دے اور ان کو منکر نکیر کے سوالوں سے بری فرما دے تو میں ان فرشتوں کا قصور معاف کرتا ہوں، فرمان الٰہی پہنچا کہ میرے محبوب! میں نے تیری دعا قبول کی فرشتوں کو معاف کر، تب جناب غوثیّت مآب نے فرشتوں کو چھوڑا اور وہ عالم ملکوت کو چلے گئے"(۱) (ملخصاً)

غور فرمایئے اس ایک واقعہ میں اولیاء کرام کے بااختیار ہونے، اولیاء کرام کا وسیلہ پکڑنے اور اولیاء کرام کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارشی بنانے کے عقیدے کی کس قدر بھرپور ترجمانی کی گئی ہے اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اولیاء کرام جب چاہیں سفارش کر کے اللہ تعالیٰ سے بخشوا سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو ان کی سفارش کے برعکس مجال انکار نہیں، بلکہ اس واقع سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اولیاء کرام، اللہ تعالیٰ کو سفارش ماننے پر مجبور بھی کر سکتے ہیں۔

آیئے ایک نظر قرآنی تعلیمات پر ڈال کر دیکھیں کیا اللہ تعالیٰ کے حضور اس نوعیّت کی سفارش ممکن ہے یا نہیں؟ سفارش سے متعلق چند قرآنی آیات درج ذیل ہیں۔

۱۔ مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (۲۵۵:۲)

ترجمہ: "کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے"۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۵۵)

۲۔ وَ لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی (۲۸:۲۱)

ترجمہ: "وہ فرشتے کسی کے حق میں سفارش نہیں کرتے سوائے اس کے جس کے حق میں سفارش سننے پر اللہ تعالیٰ راضی ہو"۔ (سورۃ انبیاء آیت ۲۸)

۱۔ تحفہ المجالس از حضرت ریاض احمد گوہر شاہی صفحہ ۸ تا ۱۱ بحوالہ گلستان اولیاء

اس مضمون کی چند دوسری آیات درج ذیل ہیں (۴۸: ۲)، (۱۲۳:۲)، (۲۵۴:۲)، (۳:۱۰)، (۸۷:۱۹)، (۱۰۹:۲۰)، (۸۶:۴۳)، (۳۸:۷۸)

۲- قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا (٣٩ : ٤٤)

ترجمہ : ”کہو سفارش ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے“ (سُورہ زمر، آیت ۴۴)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کی جو حدود و قیود بیان کی گئی ہیں وہ یہ ہیں۔

ولاً۔ سفارش صرف وہی شخص کر سکے گا جسے اللہ تعالیٰ سفارش کرنے کی اجازت دے گا۔

انیاً۔ سفارش صرف اسی شخص کے حق میں ہو سکے گی جس کے لئے اللہ تعالیٰ سفارش کرنا پسند فرمائے گا۔

الثاً۔ سفارش کی اجازت دینے یا نہ دینے' قبول کرنے یا نہ کرنے کا سارا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

قرآن مجید کی ان مقرر کردہ حدود میں رہتے ہوئے قیامت کے دن انبیاء و صُلحاء' اللہ تعالیٰ سے سفارش کرنے کی اجازت کیسے حاصل کریں گے اور پھر سفارش کرنے کا طریقہ کیا ہو گا اس کا اندازہ بخاری مسلم میں دی گئی طویل حدیثِ شفاعت سے کیا جا سکتا ہے جس میں رسولِ اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے روز لوگ باری باری حضرت آدم علیہ السلام' نوح علیہ السلام' ابراہیم علیہ السلام' موسیٰ علیہ سلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری سفارش یجئے لیکن سب انبیاء کرام اپنی اپنی معمولی لغزشوں کو یاد کرکے اللہ تعالیٰ سے خوف محسوس کرتے ہوئے فارش کرنے سے معذرت کر دیں گے بالآخر لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے تب پ 'اللہ تعالیٰ سے حاضری کی اجازت طلب کریں گے اجازت ملنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر یں گے اور اس وقت تک سجدے میں پڑے رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا تب اللہ تعالیٰ ارشاد رمائے گا ”اے محمد(ﷺ) ! سر اٹھاؤ سفارش کرو تمہاری سفارش سنی جائے گی۔“ چنانچہ رسول اکرم ﷺ لے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں گے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حد کے اندر سفارش کریں گے جو ول ہو گی (ملخصاً ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۵۰) کتاب و سنّت میں جائز سفارش کی جو حدود و قیود بیان کی گئی ہیں رآن مجید میں انبیاء کرام کے دیئے گئے واقعات ان کی تائید اور تصدیق کرتے ہیں ہم یہاں مثال کے طور صرف ایک پیغمبر حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ بیان کرنا چاہتے ہیں حضرت نُوح علیہ السلام ساڑھے نو و سال تک منصبِ رسالت کے فرائض انجام دیتے رہے قوم پر جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آیا تو ی کا مشرک بیٹا بھی ڈوبنے والوں میں شامل تھا جسے دیکھ کر یقیناً بوڑھے باپ کا کلیجہ کٹا ہو گا چنانچہ اللہ عالیٰ رب العزت کی بارگاہ میں سفارش کے لئے ہاتھ پھیلا کر عرض کیا:

﴿ إِنَّ ابْنِيْ مِنْ أَهْلِيْ وَ إِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ أَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ ○ ﴾

(١١ : ٤٥)

ترجمہ : "اے رب! میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے تو سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم ہے۔ (سورۃ ہود آیت ۴۵) جواب میں ارشاد ہوا۔

﴿ فَلاَ تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّیْ أَعِظُكَ أَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ ﴾ (٤٦:١١)

ترجمہ : "اے نوح! جس بات کی تو حقیقت نہیں جانتا اس کی مجھ سے درخواست نہ کر، میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو جاہلوں کی طرح نہ بنا لے"۔ (سورہ ہود آیت ۴۶) اللہ تعالی کی طرف سے اس تنبیہہ پر حضرت نوح علیہ السلام اپنے لخت جگر کا صدمہ تو بھول ہی گئے اپنی فکر لاحق ہو گئی چنانچہ فوراً عرض پرداز ہوئے۔

﴿ رَبِّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِیْ بِهِ عِلْمٌ وَ إِلاُّ تَغْفِرْلِیْ وَ تَرْحَمْنِیْ أَكُنْ مِّنَ الْخَاسِرِيْنَ ﴾ (٤٧:١١)

ترجمہ : "اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ چیز تجھ سے مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اگر تُو نے مجھے معاف نہ کیا اور رحم نہ فرمایا تو میں برباد ہو جاؤں گا"۔ (سورۃ ہود آیت ۴۷) یوں ایک جلیل القدر پیغمبر کی اپنے بیٹے کے حق میں کی گئی سفارش بارگاہ ایزدی سے رد کر دی گئی اور پیغمبر زادہ اپنے شرک کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہو کر رہا۔

کتاب و سنّت کی تعلیمات جان لینے کے باوجود اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ہم فلاں حضرت صاحب یا پیر صاحب کے نام کی نذر نیاز دیتے ہیں لہذا وہ ہمیں قیامت کے روز سفارش کر کے بخشوا لیں گے تو اس کا انجام اس شخص سے مختلف کیسے ہو سکتا ہے جو اپنا کوئی جرم بخشوانے کے لئے حکومت کے کسی کارندے کو بادشاہ سلامت کے پاس اپنا سفارشی بنا کر بھیجنا چاہے جبکہ وہ کارندہ خود حاکم وقت کے جاہ و جلال سے تھر تھر کانپ رہا ہو اور سفارش کرنے سے بار بار معذرت کر رہا ہو لیکن مجرم شخص یہی کہتا چلا جائے کہ حضور! بادشاہ سلامت کے دربار میں آپ ہی ہمارے سفارشی اور حمایتی ہیں آپ ہی ہمارا وسیلہ اور واسطہ ہیں۔ تو کیا ایسے مجرم کی واقعی سفارش ہو جائے گی یا وہ خود اپنی حماقت اور نادانی کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو گا؟

﴿ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ﴾ (٣:٣٥)

ترجمہ : "اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں آخر تم کہاں سے دھوکا کھا رہے ہو۔(سُورہ فاطر، آیت نمبر ۳)

اسباب شرک

یوں تو نہ معلوم ابلیس کِن کِن اور کیسے کیسے دیدہ و نادیدہ طریقوں سے شب و روز اس شجرہ خبیثہ "شرک" کی آبیاری میں مصروف ہے' اور نہ معلوم جاہل عوام کے ساتھ ساتھ بظاہر کتنے نیک سیرت درویش' پاک طینت بزرگان دین' صاحب کشف و کرامت اولیاء عظام' ترجمان شریعت علماء کرام' ملک و قوم کے سیاسی نجات دہندگان اور خادم اسلام حکمران بھی حضرت ابلیس کے قدم بقدم اس "کار خیر" میں شرکت فرما رہے ہیں۔

بقول حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ ۔

فَهَلْ أَفْسَدَ الدِّيْنَ إِلاَّ الْمُلُوْكُ وَ أَحْبَارُ سُوْءٍ وَ رُهْبَانُهَا

ترجمہ۔ "کیا دین بگاڑنے والوں میں بادشاہوں' علماء سوء اور درویشوں کے علاوہ کوئی اور بھی ہے؟"

اس لئے ایسے اسباب و عوامل کا ٹھیک ٹھیک شمار کرنا تو مشکل ہے تاہم جو ہمارے معاشرے میں شرک کی ترویج کا باعث بن رہے ہیں ہمارے نزدیک شرک کے روز افزوں پھیلاؤ کے مختلف اسباب میں سے اہم ترین اسباب درج ذیل ہیں۔ (۱) جہالت' (۲) ہمارے صنم کدے (تعلیمی ادارے) (۳) دین خانقاہی (۴) فلسفہ وحدت الوجود' وحدت الشہود اور حلول (۵) برصغیر ہندوپاک کا قدیم ترین مذہب' ہندومت۔ (۶) حکمران طبقہ

۱۔ جہالت

کتاب و سنت سے لاعلمی وہ سب سے بڑا سبب ہے جو شرک کے پھلنے پھولنے کا باعث بن رہا ہے' اسی جہالت کے نتیجے میں انسان آباء و اجداد اور رسم و رواج کی اندھی تقلید کا اسیر ہوتا ہے اسی ہالت کے نتیجے میں انسان ضُعفِ عقیدہ کا شکار ہوتا ہے اسی جہالت کے نتیجے میں انسان بزرگان دین اور ولیاء کرام سے عقیدت میں غلو کا طرز عمل اختیار کرتا ہے درج ذیل واقعات اسی جہالت کے چند کرشمے یں۔

ھنی رام روڈ لاہور میں تجاوزات پر جو تیر چل رہا ہے اس کی زد سے بچنے کے لئے میو ہسپتال کے یک ایک میڈیکل سٹور کے منچلے مالک نے اپنے سٹور کے بیت الخلاء پر رات کے اندھیرے میں "شاہ ز اللہ" کے نام سے ایک فرضی مزار بنا ڈالا اس مزار پر دن بھر سینکڑوں افراد جمع ہوئے جو مزار کا دیدار

کرتے اور دعائیں مانگتے رہے"(۱)

۲۔ "اختلافِ امّت کا المیہ" کے مصنّف حکیم فیض عالم صدیقی صاحب لکھتے ہیں "میں آپ کے سامنے ایک واقعہ حلفیہ پیش کرتا ہوں چند روز ہوئے میرے پاس ایک عزیز رشتہ دار آئے جو شدّت سے کشتہ پیری ہیں۔ میں نے باتوں باتوں میں کہا کہ فلاں پیر صاحب کے متعلق اگر چار عاقل بالغ گواہ پیش کردوں جنہوں نے انہیں زنا کا ارتکاب کرتے دیکھا ہو تو پھر ان کے متعلّق کیا کہو گے؟ کہنے لگے "یہ بھی کوئی فقیری کا راز ہو گا جو ہماری سمجھ میں نہ آتا ہو گا" پھر ایک پیر صاحب کی شراب خوری اور بھنگ نوشی کا ذکر کیا تو کہنے لگے "بھائی جان یہ باتیں ہماری سمجھ سے باہر ہیں وہ بہت بڑے ولی ہیں"(۲)

(۳) ضلع گوجرانوالہ کے گاؤں کوٹلی کے ایک پیر صاحب (نہواں والی سرکار) کے چشم دید حالات کی رپورٹ کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو "صبح آٹھ بجے حضرت صاحب نمودار ہوئے اردگرد (مرد و خواتین) مرید ہو لئے کوئی ہاتھ باندھے کھڑا تھا کوئی سر جھکائے کھڑا تھا کوئی پاؤں پکڑ رہا تھا بعض مرید حضرت کے پیچھے پیچھے ہاتھ باندھے چل رہے تھے جبکہ پیر صاحب صرف ایک ڈھیلی ڈھالی لنگوٹی باندھے ہوئے تھے چلتے چلتے نہ جانے حضرت کو کیا خیال آیا کہ اسے بھی لپیٹ کر کندھے پر ڈال لیا خواتین نے جن کے محرم (بھائی بیٹے یا باپ) ساتھ تھے شرم کے مارے سر جھکا لیا لیکن عقیدت کے پردے میں یہ ساری بے عزتی برداشت کی جارہی تھی"(۳)

ہم نے یہ چند واقعات بطور مثال پیش کئے ہیں ورنہ اس کوچہ کے اسرار و رموز سے واقف لوگ خوب جانتے ہیں حقیقت حال اس سے کہیں زیادہ ہے، عقل و خرد کی یہ موت، فکر و نظر کی یہ مفلسی، اخلاق و کردار کی یہ پستی، عزت نفس اور غیرت انسانی کی یہ رسوائی، ایمان اور عقیدے کی یہ جان کنی کتاب و سنت سے لاعلمی اور جہالت کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے؟

۲۔ ہمارے صنم کدے

کسی ملک کے تعلیمی ادارے اس قوم کا نظریہ اور عقیدہ بنانے یا بگاڑنے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں ہمارے ملک اور قوم کی یہ بدنصیبی ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں میں دی جانے والی تعلیم ہمارے دین کی بنیاد —— عقیدۂ توحید—— سے کوئی مطابقت نہیں رکھتی اس وقت ہمارے سامنے دوسری، تیسری، چوتھی، پانچویں، چھٹی، ساتویں، اور آٹھویں جماعت کی اردو کی کتب موجود ہیں، جن میں حضرت علی علیہ السلام حضرت فاطمہ علیہا السلام (۴) حضرت داتا گنج بخش رحمہ اللہ، حضرت بابا فرید گنج شکر رحمہ

۱۔ نوائے وقت ۱۹ جولائی ۱۹۹۰ ۲۔ اختلاف امت کا المیہ صفحہ ۹۴ ۳۔ مجلہ الدعوۃ، لاہور مارچ ۱۹۹۲ صفحہ ۴

یاد رہے کہ علماء جمہور کے نزدیک انبیاء کرام کے ناموں کے ساتھ علیہ السلام لکھنا چاہئے اور صحابہ کرام کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنا چاہئے متذکرہ بالا مضمون میں حضرت علی ؓ ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ حضرت حسن ؓ اور حضرت حسین ؓ سب کے ناموں کے ساتھ علیہ السلام لکھا گیا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے۔

اللہ ، حضرت سخی سرور رحمہ اللہ ، حضرت سلطان باہو رحمہ اللہ ، حضرت پیر بابا کوہستانی رحمہ اللہ اور حضرت بہاؤ الدین زکریا رحمہ اللہ پر مضامین لکھے گئے ہیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر لکھے گئے مضمون کے آخر میں جنت البقیع (مدینہ کا قبرستان) کی ایک فرضی تصویر دے کر نیچے یہ فقرہ تحریر کیا گیا "جنت البقیع (مدینہ منورہ) جہاں اہل بیت کے مزار ہیں" ---- جن لوگوں نے جنت البقیع دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ سارے قبرستان میں "مزار" تو کیا کسی قبر پر پکی اینٹ بھی نہیں رکھی گئی "اہل بیت کے مزار" لکھ کر مزار کو نہ صرف تقدس اور احترام کا درجہ دیا گیا ہے بلکہ اسے سندِ جواز بھی مہیا کیا گیا ہے، ان سارے مضامین کو پڑھنے کے بعد دس بارہ سال کے خالی الذہن بچے پر جو اثرات مرتب ہو سکتے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ بزرگوں کے مزار اور مقبرے تعمیر کرنا، ان پر عرس اور میلے لگانا، ان کی زیارت کرنا نیکی اور ثواب کا کام ہے۔

۲۔ بزرگوں کے عرسوں میں ڈھول تاشے بجانا، رنگ دار کپڑوں کے جھنڈے اٹھا کر چلنا بزرگوں کی عزت اور احترام کا باعث ہے۔

۳۔ بزرگوں کے مزاروں پر پھول چڑھانا، فاتحہ پڑھنا، چراغاں کرنا، کھانا تقسیم کرنا اور وہاں بیٹھ کر عبادت کرنا نیکی اور ثواب کا کام ہے۔

۴۔ مزاروں اور مقبروں کے پاس جا کر دعا کرنا قبولیتِ دُعا کا باعث ہے۔

۵۔ فوت شدہ بزرگوں کے مزاروں سے فیض حاصل ہوتا ہے اور اس ارادے سے وہاں جانا کارِ ثواب ہے۔

اس تعلیم کا نتیجہ یہ ہے کہ ملک کے کلیدی عہدوں پر جو لوگ فائز ہوتے ہیں وہ عقیدۂ توحید کی اشاعت یا تنفیذ کے مقدس فریضہ کو سرانجام دینا تو درکنارر، شرک کی اشاعت اور اس کی ترویج کا باعث بنتے ہیں چند تلخ حقائق ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) صدر ایوب خاں ایک ننگے پیر (بابا لال شاہ) کے مرید تھے جو مری کے جنگلات میں رہا کرتا تھا اور اپنے معتقدین کو گالیاں بکتا تھا اور پتھر مارتا تھا اس وقت کی آدھی کابینہ اور ہمارے بہت سے جرنیل بھی اس کے مرید تھے (۱)

(۲) ہمارے معاشرے میں "جسٹس" کو جو مقام اور مرتبہ حاصل ہے اس سے ہر آدمی واقف ہے محترم جسٹس محمد الیاس صاحب، حضرت سید کبیر الدین المعروف شاہدولہ (گجرات) کے بارے میں ایک مضمون لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں "آپ کا مزار اقدس شہر کے وسط میں ہے اگر دنیا میں نہیں تو برِ صغیر پاک و ہند میں یہ واحد بلند مرتبہ ہستی ہیں جن کے دربار پُر انوار پر انسان کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے، وہ اس

۱- پاکستان میگزین ۲۸ فروری ۱۹۹۳

طرح کہ جن لوگوں کے ہاں اولاد نہ ہو وہ آپ کے دربار مبارک پر حاضر ہوتے ہیں اور اولاد کے لئے دعا کرتے ہیں ساتھ ہی یہ منت مانتے ہیں کہ جو پہلی اولاد ہو گی وہ ان کی نذر کی جائے گی اس پر جو اوّلین بچہ پیدا ہوتا ہے اسے عرف عام میں "شاہدولہ کا چوہا" کہا جاتا ہے اس بچے کو بطور نذرانہ دربار اقدس میں چھوڑ دیا جاتا ہے اور پھر اس کی نگہداشت دربار شریف کے خدام کرتے ہیں بعد میں جو بچے پیدا ہوتے ہیں وہ عام بچوں کی طرح تندرست ہوتے ہیں روایت ہے کہ اگر کوئی شخص متذکرہ بالا منت مان کر پوری نہ کرے تو پھر اولین بچے کے بعد پیدا ہونے والے بچے بھی پہلے بچے کی طرح ہوتے ہیں"(۱)

(۳) جناب جسٹس عثمان علی شاہ صاحب مملکتِ خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ایک انتہائی اعلیٰ اور اہم منصب "وفاقی محتسب اعلیٰ" پر فائز ہیں ایک انٹرویو میں انہوں نے یہ انکشاف فرمایا "میرے دادا بھی فقیر تھے ان کے متعلق مشہور تھا کہ اگر بارش نہ ہو تو اس مست آدمی کو پکڑ کر دریا میں پھینک دو تو بارش ہو جائے گی انہیں دریا میں پھینکتے ہی بارش ہو جاتی تھی آج بھی ان کے مزار پر لوگ پانی کے گھڑے بھر بھر کر ڈالتے ہیں"(۲)

(۴) حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے عرس شریف میں شامل ہونے والے پاکستانی وفد کے سربراہ سید افتخار الحسن ممبر صوبائی اسمبلی نے اپنی تقریر میں سرہند کو کعبہ کا درجہ دیتے ہوئے دعوی کیا کہ "ہم نقشبندیوں کے لئے مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کا روضہ حج کے مقام (بیت اللہ شریف) کا درجہ رکھتا ہے"(۳)

صدر مملکت' کابینہ کے ارکان' فوج کے جرنیل' عدلیہ کے جج اور اسمبلیوں کے ممبر سبھی حضرات وطن عزیز کے تعلیمی اداروں کے سند یافتہ اور فارغ التحصیل ہیں ان کے عقیدے اور ایمان کا افلاس پکار پکار کر یہ گواہی دے رہا ہے کہ ہمارے تعلیمی ادارے درحقیقت علم کدے نہیں صنم کدے ہیں جہاں توحید کی نہیں شرک کی تعلیم دی جاتی ہے اسلام کی نہیں جہالت کی اشاعت ہو رہی ہے جہاں سے روشنی نہیں تاریکی پھیلائی جا رہی ہے حکیم الامت علامہ اقبال رحمہ اللہ نے ہمارے تعلیمی اداروں پر کتنا درست تبصرہ فرمایا ہے۔

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے ترا   کہاں سے آئے صدا لاَ اِلٰـہَ اِلاَّ اللہ

مذکورہ بالا حقائق سے اس تصور کی بھی مکمل نفی ہو جاتی ہے کہ قبر پرستی اور پیر پرستی کے شرک میں صرف ان پڑھ' جاہل اور گنوار قسم کے لوگ ہی مبتلا ہوتے ہیں اور پڑھے لکھے لوگ اس سے محفوظ ہیں۔

۱- نوائے وقت ۲۶ مارچ ۱۹۹۱ء   ۲- اردو ڈائجسٹ ستمبر ۱۹۹۱ء   ۳- نوائے وقت' ۱۱- اکتوبر ۱۹۹۱ء جمعہ میگزین صفحہ ۵

۳۔دین خانقاہی

اسلام کے نام پر دین خانقاہی درحقیقت ایک کھلی بغاوت ہے، دین محمد ﷺ کے خلاف، عقائد و افکار میں بھی اور اعمال و افعال میں بھی، امر واقعہ یہ ہے کہ دین اسلام کی جتنی رسوائی خانقاہوں، مزاروں، درباروں اور آستانوں پر ہو رہی ہے شاید غیر مسلموں کے مندروں، گرجوں اور گردواروں پر بھی نہ ہوتی ہو، بزرگوں کی قبروں پر قبّے تعمیر کرنا، ان کی تزئین و آرائش کرنا، ان پر چراغاں کرنا، پھول چڑھانا، انہیں غسل دینا، ان پر مجاوری کرنا، ان پر نذر و نیاز چڑھانا، وہاں کھانا اور شیرینی تقسیم کرنا، جانور ذبح کرنا، وہاں رکوع و سجود کرنا، ہاتھ باندھ کر باادب کھڑے ہونا، ان سے مرادیں مانگنا، ان کے نام کی چوٹی رکھنا، ان کے نام کے دھاگے باندھنا، انکے نام کی دھائی دینا، تکلیف اور مصیبت میں انہیں پکارنا، مزاروں کا طواف کرنا، طواف کے بعد قربانی کرنا اور سر کے بال مونڈوانا، مزار کی دیواروں کو بوسہ دینا وہاں سے خاک شفا حاصل کرنا، ننگے قدم مزار تک پیدل چل کر جانا اور الٹے پاؤں واپس پلٹنا یہ سارے افعال تو وہ ہیں جو ہر چھوٹے بڑے مزار پر روزمرہ کا معمول ہیں اور جو مشہور اولیاء کرام کے مزار ہیں ان میں سے ہر مزار کا کوئی نہ کوئی الگ امتیازی وصف ہے مثلاً: بعض خانقاہوں پر بہشتی دروازے تعمیر کئے گئے ہیں جہاں گدی نشین اور سجادہ نشین نذرانے وصول کرتے اور جنت کی ٹکٹیں تقسیم فرماتے ہیں کتنے ہی امراء، وزراء، اراکین اسمبلی، سول اور فوج کے اعلیٰ عہدیدار سر کے بل وہاں پہنچتے ہیں اور دولت دنیا کے عوض جنت خریدتے ہیں، بعض ایسی خانقاہیں بھی ہیں جہاں مناسکِ حج ادا کئے جاتے ہیں، مزار کا طواف کرنے کے بعد قربانی دی جاتی ہے، بال کٹوائے جاتے ہیں، اور مصنوعی آب زمزم نوش کیا جاتا ہے، بعض ایسی خانقاہیں بھی ہیں جہاں نومولود معصوم بچوں کے چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں، بعض خانقاہیں ایسی ہیں جہاں کنواری دوشیزائیں خدمت کے لئے وقف کی جاتی ہیں، بعض ایسی خانقاہیں بھی ہیں جہاں اولاد سے محروم خواتین "نوراتا" بسر کرنے جاتی ہیں۔ (۱) انہی خانقاہوں میں سے بیشتر بھنگ، چرس، افیون، گانجا اور ہیروئن جیسی منشیات کے کاروباری مراکز بنی ہوئی ہیں، بعض خانقاہوں میں فحاشی بدکاری اور ہوس پرستی کے اڈے بھی بنے ہوئے ہیں۔(۲). بعض خانقاہیں مجرموں اور قاتلوں کی محفوظ پناہ گاہیں تصور کی جاتی ہیں، ان خانقاہوں

۱- ملتان کے علاقہ میں ایسی بہت سی خانقاہیں ہیں جہاں بے اولاد خواتین نوراتوں کے لئے جا کر قیام کرتی ہیں اور صاحب مزار کے حضور نذر نیاز پیش کرتی ہیں، مجاوروں کی خدمت اور سیوا کرتی ہیں اور یہ عقیدہ رکھتی ہیں کہ اس طرح صاحب مزار انہیں اولاد سے نواز دے گا، عرف عام میں اسے نوراتا کہا جاتا ہے۔

۲- ویسے تو اخبارات میں آئے دن مزاروں اور خانقاہوں پر پیش آنے والے المناک واقعات لوگوں کی نظروں سے گزرتے ہی رہتے ہیں ہم یہاں مثال کے طور صرف ایک خبر کا حوالہ دینا چاہتے ہیں جو روزنامہ "خبریں" مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۲ء میں شائع ہوئی ہے وہ یہ کہ ضلع بہاولپور میں خواجہ محکم الدین میرائی کے سالانہ عرس پر آنے والی بہاولپوری یونیورسٹی کی دو طالبات کو سجادہ نشین کے بیٹے نے اغوا کر لیا جبکہ ملزم کا باپ سجادہ نشین منشیات فروخت کرتے ہوئے پکڑا گیا۔

کے گدی نشینوں اور مجاوروں کے حجروں میں جنم لینے والی حیاء سوز داستانیں سنیں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے، ان خانقاہوں پر منعقد ہونے والے سالانہ عرسوں میں مردوں، عورتوں کا کھلے عام اختلاط، عشقیہ اور شرکیہ مضامین پر مشتمل قوالیاں (۱) ڈھول ڈھمکے کے ساتھ نوجوان ملنگوں اور ملنگنیوں کی دھمالیں، کھلے بالوں

۱- قوالی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ہندوؤں کو اسلام کی طرف مائل کرنے کے لئے اولیاء کرام نے قوالی کا سہارا لیا اور یوں برِ صغیر میں قوالی اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ بنی، نامور قوال نصرت فتح علی خان نے اپنے ایک انٹرویو میں دعوی کیا ہے کہ اسپین، فرانس، اور دوسرے بہت سے ممالک میں لاتعداد لوگ ہماری قوالی سننے کے بعد مسلمان ہو گئے (نوائے وقت فیملی میگزین ۱۲ تا ۱۸ مئی ۱۹۹۲ء) چنانچہ ہم نے چند نامور قوالوں کے کیسٹ حاصل کر کے سنے جن کے بعض حصے بطور نمونہ یہاں نقل کئے جا رہے ہیں، ان قوالیوں سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قوالیوں کے ذریعہ اولیاء کرام کس قسم کے اسلام کی تبلیغ فرمایا کرتے تھے اور آج اگر لاتعداد لوگ مغربی ممالک میں قوالیاں سن کر واقعی مسلمان ہوئے ہیں تو وہ کس قسم کے مسلمان ہوئے ہیں-

○ ابن زہ کو دولہا بنایا گیا اولیاء انبیاء کو بلایا گیا مرحبا، مرحبا، مرحبا
جاگنے تو مقدر ہے انسان کا عرس ہے آج محبوب سبحان کا
○ ہر طرف اج رحمت کی برسات ہے، آج کھلنے پہ قفل مہمات ہے
ہر سو جلوہ آرائی ذات ہے، کوئی بھرے پہ کشکول حاجات ہے
○ جاگنے کو مقدر ہے انسان کا، عرس ہے آج محبوب سبحان کا، مرحبا، مرحبا، مرحبا
○ وحدت، وحدت، وحدت، وحدت
تیرے خزانہ میں سوائے وحدت کے رکھا کیا ہے؟
○ مظہر ذات رب تو آپ ہیں، دستگیر آپ ہیں
شاہ بغداد پیران پیر آپ ہیں، دستگیر آپ ہیں-
○ پوری سرکار سب کی تمنا کرو
ہر بھکاری کی داتا جی جھولی بھرو
○ کسے شے دی نئیں داتا کول تھوڑ اے، پوری کروا سوالیاں دی لوڑ اے
گل جھوٹ نہیں اللہ دی سونہہ میری، توں سچے دلوں ویکھ منگ کے
○ دل گناہ گار دا نہیں توڑدا، خالی داتا کدے وی نہیں موڑدا
جھولی بھر دے گا مراداں نال تیری توں، سچے دلوں ویکھ منگ کے
○ علی ساڈے داداں وچ، علی ساڈے ساہواں وچ، علی ساڈے آسے پاسے، علی اے نگاہواں وچ
علی دا ملنگ میں تے علی دا ملنگ
○ ہاڑاں تے طوفاناں وچ کنارا مولا علی اے، دکھیاں دے دلاں دا سہارا مولا علی اے
علی دا ملنگ میں تے علی دا ملنگ
○ نظر کرم دی کردہ سوہنا، خالی جھولیاں بھردا سوہنا
○ جیہڑا وی ایہہ ورد پکاندا، مرشد بیڑی پار لگاندا
علی مولا علی مولا علی دم علی علی علی دم علی علی دم علی علی علی

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کے ساتھ عورتوں کے رقص، طوائفوں کے مجرے، تھیٹر اور فلموں کے مظاہر عام نظر آتے ہیں۔ دین خانقاہی کی انہی رنگ رلیوں اور عیاشیوں کے باعث گلی گلی، محلے محلے، گاؤں گاؤں، شہر شہر، نت نئے مزار تعمیر ہو رہے ہیں۔

رحیم یار خاں (ضلع پنجاب پاکستان) میں دین خانقاہی کے علمبرداروں نے پیشہ ور ماہرین آثارِ قدیمہ سے بھی زیادہ مہارت کا ثبوت دیتے ہوئے چودہ سو سال بعد رانجھے خاں بستی کے قریب بر لب سڑک ایک صحابی رسول ﷺ کی قبر تلاش کر کے اس پر نہ صرف مزار تعمیر کر ڈالا ہے بلکہ "صحابی رسول خمیر بن ربیع کا روضہ مبارک" کا بورڈ لگا کر اپنا کاروبار بھی شروع کر دیا ہے[1] گزشتہ چند سالوں سے ایک نئی رسم دیکھنے میں آ رہی ہے وہ یہ کہ اپنی اپنی خانقاہوں کی رونق بڑھانے کے لئے بزرگوں کے مزارات پر رسولِ اکرم ﷺ کے اسم مبارک سے عرس منعقد کئے جانے لگے ہیں۔ مسلمانوں کی اس حالت زار پر آج علامہ اقبال رحمہ اللہ کا یہ تبصرہ کس قدر درست ثابت ہو رہا ہے۔

ہو نکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

دین خانقاہی کی تاریخ میں یہ دلچسپ اور انوکھا واقعہ بھی پایا جاتا ہے کہ ایک بزرگ شیخ حسین لاہور (سنہ ۱۰۵۲ھ) ایک خوبصورت برہمن لڑکے "مادھو لال" پر عاشق ہو گئے، پرستاران اولیاء کرام نے "دونوں بزرگوں" کا مزار شالی مار باغ لاہور کے دامن میں تعمیر کر دیا جہاں ہر سال ۸ جمادی الثانی کو دونوں "بزرگوں" کے مشترک نام "مادھو لال حسین" سے بڑی دھوم دھام سے عرس منعقد کرایا جاتا ہے، جسے زندہ دلان لاہور عرف عام میں میلہ چراغاں کہتے ہیں۔ "حضرت مادھولال" کے دربار پر کندہ کتبہ بھی بڑا انوکھا اور منفرد ہے جس کے الفاظ یہ ہیں "مزار پُر انوار، مرکز فیض و برکات، راز حسن کا امین، معشوق محبوب نازنین، محبوب الحق، حضرت شیخ مادھو قادری لاہوری" یُوں تو یہ مزار اور مقبرے تعمیر ہی عرسوں کے لئے کئے جاتے ہیں، چھوٹے چھوٹے قصبوں اور دیہاتوں میں نہ معلوم کتنے ایسے عرس منعقد ہوتے ہیں جو کسی گنتی اور شمار میں نہیں آتے، لیکن جو عرس ریکارڈ پر موجود ہیں ان پر ایک نظر ڈالئے اور اندازہ کیجئے کہ دین خانقاہی کا کاروبار کس قدر وسعت پذیر ہے، اور حضرتِ ابلیس نے جاہل عوام کی اکثریت کو کس طرح اپنے شکنجوں میں جکڑ رکھا ہے۔ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں ایک سال کے اندر ۶۳۴ عرس شریف منعقد ہوتے ہیں گویا ایک مہینے میں ۵۳ یا دوسرے الفاظ میں روزانہ ۱.۷۶ یعنی

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ سے)

○ جنہاں جنہاں کر لئی پہچان مولا علی دی، اوہناں تائیں مل گئی امان مولا علی دی
دم علی دم علی دم علی مولا علی مولا علی
(نقل کفر، کفر نباشد)

[1] ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۸ مئی ۱۹۹۰ء

پونے دو عدد عرس منعقد ہوتے ہیں جو عرس ریکارڈ پر نہیں یا جن کا اجراء دوران سال ہوتا ہے ان کی تعداد بھی شامل کی جائے تو یقیناً یہ تعداد دو عرس یومیہ سے بڑھ جائے گی(۱) ان اعداد و شمار کے مطابق مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سرزمین پر اب ایسا کوئی سورج طلوع نہیں ہوتا جب یہاں عرسوں کے ذریعے شرک و بدعت کا بازار گرم کر کے اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب کو دعوت نہ دی جاتی ہو۔ (العیاذ باللہ)

پاکستان میں سال بھر میں منعقد ہونے والے عرسوں کی تفصیل

نمبر شمار	قمری مہینوں میں عرسوں کی تعداد		عیسوی مہینوں میں عرسوں کی تعداد		بکری مہینوں میں عرسوں کی تعداد	
	مہینہ	تعداد	مہینہ	تعداد	مہینہ	تعداد
۱	مُحرم	۴۱	جنوری	۸	پوہ	۳
۲	صفر	۲۴	فروری	۲	ماگھ	۳
۳	ربیع الاول	۴۰	مارچ	۱۵	پھاگن	۳
۴	ربیع الثانی	۱۸	اپریل	۷	چیت	۲۵
۵	جَمادی الاول	۲۴	مئی	۱۱	بیساکھ	۵
۶	جمادی الثانی	۵۰	جون	۱۱	جیٹھ	۱۷
۷	رجب	۴۴	جولائی	۵	ہاڑھ	۲۲
۸	شعبان	۶۰	اگست	۳	ساون	۴
۹	رمضان	۳۹	ستمبر	۶	بھادوں	۲
۱۰	شوّال	۲۱	اکتوبر	۷	اسوج	۹
۱۱	ذُوالقعدہ	۲۲	نومبر	۹	کاتک	۸
۱۲	ذُوالحجہ	۳۸	دسمبر	۴	مگھر	۶
		۴۳۹		۸۸		۱۰۷
قمری، عیسوی اور بکری مہینوں کے حساب سے سال بھر میں منعقد ہونے والے عرسوں کی کل تعداد : ۶۳۴						

۱۔ یہ اعداد و شمار شمع اسلامی قانونی ڈائری ۱۹۹۲ء سے لئے گئے ہیں۔

عرسوں کے انعقاد میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ سلسلہ دوران رمضان المبارک بھی پورے زور و شور سے جاری رہتا ہے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دین خانقاہی میں اسلام کے بنیادی فرائض کا کس قدر احترام پایا جاتا ہے؟ یاد رہے رمضان المبارک کے روزوں کے بارے میں حدیث شریف میں ہے کہ "نبی اکرم ﷺ نے روزہ خوروں کو جہنم میں اس حالت میں دیکھا کہ الٹے لٹکے ہوئے ہیں ان کے منہ چیرے ہوئے ہیں جن سے خون بہہ رہا ہے"۔ (ابن خزیمہ) ہندوستان کے ایک مشہور صوفی بزرگ حضرت بو علی قلندر رحمہ اللہ کا عرس شریف بھی اسی مبارک مہینے (۱۳ رمضان) میں پانی پت کے مقام پر منعقد ہوتا ہے دین خانقاہی میں رمضان کے علاوہ باقی فرائض کا کتنا احترام پایا جاتا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ صوفیاء کے نزدیک تصور شیخ (۱) کے بغیر ادا کی گئی نماز ناقص ہوتی ہے، حج کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ مرشد کی زیارت حج بیت اللہ سے افضل ہے۔ دین اسلام کے فرائض کے مقابلے میں دین خانقاہی کے علمبردار خانقاہوں، مزاروں، درباروں اور آستانوں کو کیا مقام اور مرتبہ دیتے ہیں اس کا اندازہ خانقاہوں میں لکھے گئے کتبوں، یا اولیاء کرام کے بارے میں عقید تمندوں کے لکھے ہوئے اشعار سے لگایا جا سکتا ہے، چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

۱ مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی
ادھر جائیں تو اچھا ہے ادھر جائیں تو اچھا ہے

۲ مخدوم کا حجرہ بھی گلزار مدینہ ہے
یہ گنج فریدی کا انمول نگینہ ہے

۳ دل تڑپتا ہے جب روضے کی زیارت کے لئے
پاک پتن تیرے حجرے کو میں چوم آتا ہوں

۴ آرزو ہے کہ موت آئے تیرے کوچے میں
رشک جنت تیرے کلیر کی گلی پاتا ہوں

۵ چاچڑ وانگ مدینہ دسے تے کوٹ مٹھن بیت اللہ
ظاہر دے، وچ پیر فریدن تے باطن دے وچ اللہ

ترجمہ: چاچڑ (جگہ کا نام) مدینہ کی طرح ہے اور کوٹ مٹھن (جگہ کا نام) بیت اللہ شریف کی طرح ہے، ہمارا مرشد، پیر فرید ظاہر میں تو انسان ہے لیکن باطن میں اللہ ہے۔

بابا فرید گنج شکر رحمہ اللہ۔ کے مزار پر "زبدۃ الانبیاء (یعنی تمام انبیاء کرام کا سردار) کا کتبہ لکھا گیا

۱- تصور شیخ یہ ہے کہ دوران نماز اپنے مرشد کا تصور ذہن میں قائم کیا جائے۔

ہے' سیّد علاؤ الدین احمد صابری رحمہ اللہ کلیری کے حجرہ شریف (پاک پتن) پر یہ عبارت کندہ ہے ''سلطان الاولیاء قطب عالم' غوث الغیاث' ہشت دہ ہزار عالمین (ولیوں کا بادشاہ' سارے جہان کا قطب' اٹھارہ ہزار جہانوں کے فریاد رسوں کا سب سے بڑا فریاد رس)۔ حضرت لال حسین لاہور کے مزار پر ''غوث الاسلام و المسلمین'' (اسلام اور مسلمانوں کا فریاد رس) کا کتبہ لگا ہوا ہے' سید علی ہجویری رحمہ اللہ کے مزار پر لگایا گیا کتبہ تو قرآنی آیات کی طرح عرسوں میں پڑھا جاتا ہے ''گنج بخش' فیض عالم' مظہرِ نورِ خدا (خزانے عطا کرنے والا' ساری دنیا کو فیض پہنچانے والا' خدا کے نور کے ظہور کی جگہ)

غور فرمایئے جس دین میں توحید' رسالت' نماز' روزے اور حج کے مقابلے میں پیروں' بزرگوں' عرسوں' مزاروں اور خانقاہوں کو یہ تقدس اور مرتبہ حاصل ہو وہ دین محمد ﷺ کے خلاف بغاوت نہیں تو اور کیا ہے شاعرِ ملت علامہ اقبال رحمہ اللہ نے ارمغان حجاز کی ایک طویل نظم ''ابلیس کی مجلس شوریٰ'' میں ابلیس کے خطاب کی جو تفصیل لکھی ہے اس میں ابلیس مسلمانوں کو دین اسلام کا باغی بنانے کے لئے اپنی شوریٰ کے ارکان کو جو ہدایت دیتا ہے ان میں سب سے آخری ہدایت دین خانقاہی پر بڑا جامع تبصرہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

مست رکھو ذکر و فکر صبح گاہی میں اسے   پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے

ہمارے جائزے کے مطابق متذکرہ بالا ۶۳۴ خانقاہوں یا آستانوں میں سے بیشتر گدیاں ایسی ہیں جو وسیع و عریض جاگیروں کی مالک ہیں صوبائی سمبلی' قومی اسمبلی حتیٰ کہ سینٹ میں بھی ان کی نمائندگی موجود ہوتی ہے۔ صوبائی اور قومی اسمبلی کی نشستوں میں ان کے مدمقابل کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہونے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

کتاب و سنت کے نفاذ کے علمبرداروں اور اسلامی انقلاب کے داعیوں نے اپنے راستے کے اس سنگ گراں کے بارے میں بھی کبھی سنجیدگی سے غور کیا ہے؟

۴۔ فلسفہ وحدت الوجود' وحدت الشہود اور حلول

بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انسان عبادت اور ریاضت کے ذریعے اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اسے کائنات کی ہر چیز میں اللہ نظر آنے لگتا ہے یا وہ ہر چیز کو اللہ کی ذات کا جزء سمجھنے لگتا ہے' تصوّف کی اصطلاح میں اس عقیدہ کو وحدت الوجود کہا جاتا ہے' عبادت اور ریاضت میں مزید ترقی کرنے کے بعد انسان کی ہستی اللہ کی ہستی میں مدغم ہو جاتی ہے اور وہ دونوں (خدا اور انسان) ایک ہو جاتے ہیں' اس عقیدے کو وحدت الشہود یا ''فنا فی اللہ'' کہا جاتا ہے' عبادت اور ریاضت میں مزید ترقی سے انسان کا آئینہ دل اس قدر لطیف اور صاف ہو جاتا ہے کہ اللہ کی ذات خود اس انسان میں داخل ہو جاتی ہے جسے

حلول کہا جاتا ہے۔

غور کیا جائے تو ان تینوں اصطلاحات کے الفاظ میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہے لیکن نتیجہ کے اعتبار سے ان میں کوئی فرق نہیں اور وہ یہ کہ ”انسان اللہ کی ذات کا جزء اور حصہ ہے“ یہ عقیدہ ہر زمانے میں کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا ہے ہندومت کے عقیدہ ”اوتار“ بدھ مت کے عقیدہ ”نرواں“ اور جین مت کے ہاں بُت پرستی کی بنیاد یہی فلسفہ وحدت الوجود اور حلول ہے (۱) یہودیوں نے فلسفہ حلول کے تحت ہی حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا (جزء) قرار دیا عیسائیوں نے اسی فلسفہ کے تحت حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا (جزء) قرار دیا۔ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں' اہل تشیع اور اہل تصوّف' کے عقائد کی بنیاد بھی یہی فلسفہ وحدت الوجود اور حلول ہے۔ صوفیاء کے سرخیل جناب حسین بن منصُور حلّاج (ایرانی) نے سب سے پہلے کھلّم کھلاّ یہ دعویٰ کیا کہ خدا اس کے اندر حلول کر گیا ہے اور اَنَاالْحَق (میں اللہ ہوں) کا نعرہ لگایا منصُور بن حلّاج کے دعویٰ خدائی کی تائید اور توصیف کرنے والوں میں حضرت علی ہجویری رحمہ اللہ پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اور سلطان الاولیاء خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ جیسے کبار اولیاء کرام شامل ہیں ہم یہاں مثال کے طور طور پر جناب احمد رضا خاں بریلوی کے الفاظ نقل کرنے پر ہی اکتفا کریں گے فرماتے ہیں ”حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درخت سے سنا اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ یعنی میں اللہ ہوں' کیا درخت نے یہ کہا تھا؟ حاشا' بلکہ اللہ نے' یونہی یہ حضرات (اولیاء کرام) اناالحق کہتے وقت شجر موسیٰ ہوتے ہیں (۲) (احکام شریعت صفحہ ۹۳) حضرت بایزید بُسطامی نے بھی اسی عقیدے کی بنیاد پر یہ دعوی کیا سُبْحَانِیْ مَا أَعْظَمُ شَأْنِیْ (میں پاک ہوں میری شان بلند ہے) وحدت الوجود یا حلول کا نظریہ ماننے والے حضرات کو نہ تو خود خدائی کا دعویٰ کرنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے' نہ ہی ان

۱۔ مسلمانوں میں اس کی ابتدا عبداللہ بن سبا نے کی جو یمن کا یہودی تھا' عہد نبوی میں یہودیوں کی ذلت و رسوائی کا انتقام لینے کے لئے منافقانہ طور پر عہد فاروقی (یا عہد عثمانی) میں ایمان لایا اپنے مذموم عزائم بروئے کار لانے کے لئے حضرت علیؓ کو مافوق البشر ہستی باور کرانا شروع کیا بالآخر اپنے معتقدین کا ایک ایسا حلقہ پیدا کرنے میں کامیاب ہو گیا جو حضرت علیؓ کو خلافت کا اصل حق دار اور باقی خلفاء کو غاصب سمجھنے لگا اس گمراہ کن پروپیگنڈہ کے نتیجہ میں سیدنا حضرت عثمانؓ کی مظلومانہ شہادت واقع ہوئی جمل اور صفین کی خون ریز جنگیں ہوئیں اس سارے عرصہ میں عبداللہ بن سبا اور اس کے پیروکار حضرت علیؓ کا ساتھ دیتے رہے اور فتنے پیدا کرنے کے مواقع تلاش کرتے رہے' حضرت علیؓ سے محبت و عقیدت کے نام پر بالاخر اس نے حضرت علیؓ کو اللہ تعالی کا روپ یا اوتار کہنا شروع کر دیا اور مشکل کشا' حاجت روا' عالم الغیب' اور حاضر ناظر جیسی خدائی صفات ان سے منسوب کرانا شروع کر دیں' اس مقصد کے حصول کے لئے بعض روایات بھی وضع کی گئیں مثلاً جنگ احد میں جب رسول اکرم زخمی ہو گئے تو جبریل نے آ کر کہا (اے محمد ﷺ) ناد علیا والی دعاء پڑھو یعنی علی کو پکارو' جب رسول اکرم ﷺ نے یہ دعاء پڑھی تو حضرت علیؓ فوراً آپ کی مدد کو آئے اور کفار کو قتل کر کے آپ ﷺ کو اور تمام مسلمانوں کو قتل ہونے سے بچا لیا۔ (اسلامی تصوف میں غیر اسلامی تصوف کی آمیزش از پروفیسر یوسف سلیم چشتی صفحہ ۴۴)

۲۔ شریعت و طریقت از مولانا عبدالرحمن کیلانی صفحہ ۴۷

کے پاس کسی دوسرے کے دعویٰ خدائی کو مسترد کرنے کا کوئی جواز ہوتا ہے[1] یہی وجہ ہے کہ صوفیاء کی شاعری میں رسول اکرم ﷺ اور اپنے پیرو مرشد کو اللہ کا روپ یا اوتار کہنے کے عقیدہ کا اظہار بکثرت پایا جاتا ہے' چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

(۱) خدا کہتے ہیں جس کو مصطفیٰ معلوم ہوتا ہے
جسے کہتے ہیں بندہ خود خدا معلوم ہوتا ہے

(۲) بجاتے تھے جو اَنی عبدہ کی بنسری ہر دم
خدا کے عرش پر اِنی انا اللہ بن کے نکلیں گے

(۳) شریعت کا ڈر ہے وگرنہ یہ کہہ دوں
خدا خود رسول خدا بن کے آیا

(۴) وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

(۵) بندگی سے آپ کی ہم کو خداوندی ملی
ہے خداوند جہاں بندہ رسول اللہ کا

(۶) پیر کامل صورت ظلِ الٰہ
یعنی دید پیر دید کبریا

ترجمہ : کامل پیر گویا ظل الہ ہے' ایسے پیر کی زیارت خدا کی زیارت ہے۔

(۷) جھلے لوگ جہان دے بھلے پھر دے سب
سامنے دیکھ کے پیر نوں فیوی پھدے رب

ترجمہ : وہ لوگ بیوقوف ہیں اور بھٹکے ہوئے ہیں جو پیر کو اپنے سامنے دیکھ کر بھی رب کے بارے میں

۱۔ یہاں ایک واقعہ کا تذکرہ یقیناً قارئین کی دلچسپی کا باعث ہو گا جسے "حقیقت الوجود" کے مصنف عبدالحکیم انصاری نے اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے جو کہ حسب ذیل ہے "ہمارے ایک چشتیہ خاندان کے پیر بھائی صوفی جی کے نام سے مشہور تھے ایک دن میرے پاس آئے تو ہم مل کر چائے پینے لگے چائے پیتے پیتے صوفی جی کے چہرے پر "کیفیت" کے اثر نمایاں ہوئے چہرہ سرخ ہو گیا آنکھوں میں لال ڈورے ابھر آئے پھر کچھ نشہ کی سی حالت طاری ہوئی یکایک صوفی جی نے سر اٹھایا اور کہنے لگے "بھائی جان میں خدا ہوں" اس پر میں نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور اس کے دو ٹکڑے کر کے صوفی جی سے کہا "آپ خدا ہیں تو اسے جوڑ دیجئے" صوفی جی نے دونوں ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو ملا کر ان پر "توجہ" فرمائی لیکن کیا بننا تھا ساتھ ہی ان کی وہ کیفیت بھی غائب ہو گئی جس کی وجہ سے وہ خدائی کا دعویٰ کر رہے تھے۔ (شریعت و طریقت صفحہ ۹۴)

وال کرتے ہیں۔

(۸) مردان خدا، خدا نہ باشد
لیکن زخدا، جدا نہ باشد

جمہ : خدا کے بندے خدا تو نہیں ہوتے، لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہوتے

(۹) اپنا اللہ میاں نے ہند میں نام
رکھ لیا خواجہ غریب نواز
(۱۰) چاچڑ وانگ مدینہ دسے تے کوٹ مٹھن بیت اللہ
ظاہر دے، وچ پیر فریدن تے باطن دے وچ اللہ

جناب احمد رضا خاں بریلوی نے رسول اکرم ﷺ میں اللہ تعالیٰ کے حلول کے ساتھ پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ میں رسول اکرم ﷺ کے حلول کو بھی تسلیم کیا ہے فرماتے ہیں "حضورِ پُر نور (یعنی رسول اکرم ﷺ) مع اپنی صفات جمال و جلال و کمال و افضال کے حضورِ پُرنور سیدّنا غوث اعظم پر متجلی ہیں جس طرح ذات احدیت (یعنی اللہ تعالیٰ) مع جملہ صفات و نعوت و جلالیت آئینہ محمدی میں تجلّی فرما ہے"⁽¹⁾ (فتاوی افریقہ صفحہ ۱۰۱)

قدیم و جدید صوفیاء کرام نے فلسفہ وحدت الوجود اور حلول کو درست ثابت کرنے کے لئے بڑی طول و طویل بحثیں کی ہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ آج کے سائنسی دور میں عقل اسے تسلیم کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں، جس طرح عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث "ایک میں سے تین اور تین میں سے ایک" عام آدمی کے لئے ناقابل فہم ہے اسی طرح صوفیاء کرام کا یہ فلسفہ "کہ انسان اللہ میں یا اللہ انسان میں حلول کئے ہوئے ہے" ناقابل فہم ہے، اگر یہ فلسفہ درست ہے تو اس کا سیدھا سادھا مطلب یہ ہے کہ انسان ہی درحقیقت اللہ ہے اور اللہ ہی درحقیقت انسان ہے، اگر امرواقعہ یہ ہے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ عابد کون ہے معبود کون؟ ساجد کون ہے مسجود کون؟ خالق کون ہے مخلوق کون؟ حاجت مند کون ہے حاجت روا کون؟ مرنے والا کون ہے مارنے والا کون؟ زندہ ہونے والا کون ہے زندہ کرنے والا کون؟ گنہگار کون ہے بخشنے والا کون؟ روز جزاء حساب لینے والا کون ہے دینے والا کون؟ اور پھر جزاء یا سزا کے طور پر نت یا جہنم میں جانے والے کون ہیں اور بھیجنے والا کون؟ اس فلسفہ کو تسلیم کرنے کے بعد انسان، انسان کا

شریعت و طریقت صفحہ ۷۴

مقصد تخلیق اور آخرت یہ ساری چیزیں کیا ایک معمہ اور چیستاں نہیں بن جاتیں؟ اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں واقعی مسلمانوں کا یہ عقیدہ قابل قبول ہے تو پھر یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ "ابن اللہ" کیوں قابل قبول نہیں؟ مشرکین مکہ کا یہ عقیدہ کہ انسان اللہ کا جزء ہے کیوں قابل قبول نہیں؟[1] وحدتُ الوجود کے قائل بت پرستوں کی بت پرستی کیوں قابل قبول نہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ کسی انسان کو اللہ کی ذات کا جزء سمجھنا (یا اللہ کی ذات میں مدغم سمجھنا) یا اللہ تعالیٰ کو کسی انسان میں مدغم سمجھنا ایسا کھلا اور عریاں شرک فی الذات ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا شدید غضب بھڑک سکتا ہے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا (جزء) قرار دیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو تبصرہ فرمایا ہے اس کا ایک ایک لفظ قابل غور ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا إِنَّ اللهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ أُمَّهٗ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَاللهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾ (١٧:٥)

ترجمہ: "یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا مریم کا بیٹا مسیح ہی اللہ ہے اے نبی کہو اگر اللہ مسیح ابن مریم کو اور اس کی ماں کو اور تمام زمین والوں کو ہلاک کر دینا چاہے تو کس کی مجال ہے کہ اس کو اس ارادے سے باز رکھے؟ اللہ تو زمین اور آسمانوں کا اور ان سب چیزوں کا مالک ہے جو زمین اور آسمان کے درمیان پائی جاتی ہے جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔ (سورۃ مائدہ آیت ١٧)

سورۃ مریم میں اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ میں ان لوگوں کو تنبیہہ کی گئی ہے جو بندوں کو اللہ تعالیٰ کا جزء قرار دیتے ہیں ارشاد مبارک ہے۔

﴿ وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ ﴾ (٨٨:١٩ تا ٩١)

ترجمہ: وہ کہتے ہیں رحمان نے کسی کو بیٹا بنایا ہے سخت بیہودہ بات ہے جو تم گھڑ لائے ہو قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں اس بات پر کہ لوگوں نے رحمان کے لئے اولاد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ (سورہ مریم آیت ٩١)

---

[1] وَ جَعَلُوْا لَهٗ جُزْءًا (١٥:٤٣) ترجمہ: اور انہوں نے اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جزء بنا ڈالا۔ (سورہ زخرف آیت ١٥)

بندوں کو اللہ کا جزء یا بیٹا قرار دینے پر اللہ تعالیٰ کے اس شدید غصہ اور ناراضگی کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ کسی کو اللہ کا جزء قرار دینے کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ اس بندے میں اللہ تعالیٰ کی صفات تسلیم کی جائیں مثلاً یہ کہ وہ حاجت روا اور اختیارات اور قوتوں کا مالک ہے یعنی شرک فی الذات کا لازمی نتیجہ شرک فی الصفات ہے اور جب کسی انسان میں اللہ کی صفات تسلیم کر لی جائیں تو پھر اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ اس کی رضا حاصل کی جائے' جس کے لئے بندہ تمام مراسم عبُودیّت' رکوُع و سجوُد' نذر و نیاز' اطاعت اور فرمانبرداری' بجا لاتا ہے یعنی شرک فی الصفات کا لازمی نتیجہ ہے شرک فی العبادت' گویا شرک فی الذات ہی سب سے بڑا دروازہ ہے دوسری انواع شرک کا' جیسے ہی یہ دروازہ کھلتا ہے ہر نوع کے شرک کا آغاز ہونے لگتا ہے یہی وجہ ہے کہ شرک فی الذات پر اللہ تعالیٰ کا غیظ و غضب اس قدر بھڑکتا ہے کہ ممکن ہے آسمان پھٹ جائے' زمین دولخت ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔

فلسفہ وحدت الوجود اور حلول کا یہ کھلم کھلا اور عُریاں تصادم ہے عقیدۂ توحید کے ساتھ جس میں بے شمار مخلوق خدا پیری مریدی کے چکّر میں آ کر پھنسی ہوئی ہے۔ دینِ اسلام کی حقیقی تعلیمات پر' وحدت الوُجود اور حلوُل کے کیا اثرات ہیں؟ ایک الگ تفصیل طلب موضوع ہے جو ہماری کتاب کے موضوع سے ہٹ کر ہے اس لئے ہم مختصراً چند باتوں کی طرف اشارہ کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

(ا) رسالت

صوفیاء کے نزدیک ولایت' نبوت اور رسالت دونوں سے افضل ہے (۱) شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں "نبوّت کا مقام درمیانی درجہ ہے ولی سے نیچے اور رسالت سے اوپر (۲) بایزید بسطامی کا ارشاد ہے "میں نے سمندر میں غوطہ لگایا جبکہ انبیاء اس کے ساحل پر ہی کھڑے ہیں" نیز فرماتے ہیں "میرا جھنڈا قیامت کے روز محمد ﷺ کے جھنڈے سے بلند ہو گا" (۳) حضرت نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں "پیر کا فرمان رسول اللہ کے فرمان کی طرح ہے" (۴) حافظ شیرازی کا ارشاد ہے "اگر تجھے بزرگ پیر اپنے مصلّے کو شراب میں رنگین کرنے کا حکم دے تو ضرور ایسا کر کہ سالک (سلوک کی) منزلوں کے آداب

۱- اہل تشیع کے نزدیک بھی ولایت علی (یا امامت علی) نبوت سے افضل ہے یہ ثابت کرنے کے لئے بعض روایات بھی وضع کی گئی ہیں۔ لَوْ لَا عَلِیٌّ لَمَا خَلَقْتُكَ (یعنی اگر علی نہ ہوتے تو اے محمدؐ میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا) (اسلامی تصوف میں غیر اسلامی تصوف کی آمیزش صفحہ ۸۳) اس سے قبل جنگ احد میں ناد علی کی روایت آپ پڑھ ہی چکے ہیں' یہ عجیب اتفاق ہے کہ اہل تشیع اور اہل تصوف کے بنیادی عقائد بالکل یکساں ہیں دونوں فرقے حلول کو تسلیم کرتے ہیں دونوں کی عقیدت کا مرکز حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں' دونوں کے نزدیک ولایت نبوّت سے افضل ہے۔ اہل تشیع کے ائمہ معصومین کائنات کے ذرہ ذرہ کے مالک و مختار ہیں' جبکہ اہل تصوف کے اولیاء کرام مافوق الفطرت قوّت اور اختیارات کے مالک سمجھے جاتے ہیں۔

۲- شریعت و طریقت صفحہ ۱۱۸

۳- شریعت و طریقت صفحہ ۱۲۰

۴- تصوف کی تین اہم کتابیں صفحہ ٦٩

سے ناواقف نہیں ہوتا(۱)

(ب) قرآن و حدیث

دین اسلام کی بنیاد قرآن و حدیث پر ہے لیکن صوفیاء کے نزدیک ان دونوں کا مقام اور مرتبہ کیا ہے اس کا اندازہ ایک مشہور صوفی عفیف الدین تلمسانی کے اس ارشاد سے لگائیے۔ "قرآن میں توحید ہے کہاں؟ وہ تو پورے کا پورا شرک سے بھرا ہوا ہے جو شخص اس کی اتباع کرے گا وہ کبھی توحید کے بلند مرتبے پر نہیں پہنچ سکتا"(۱)(امام ابن تیمیہ از کوکن عمری صفحہ ۳۲۱) (۲) حدیث شریف کے بارے میں جناب بایزید بسطامی کا یہ تبصرہ پڑھ لینا کافی ہو گا "تم (اہل شریعت) نے اپنا علم فوت شدہ لوگوں (یعنی محدثین) سے حاصل کیا ہے اور ہم نے اپنا علم اسی ذات سے حاصل کیا ہے جو ہمیشہ زندہ ہے (یعنی براہ راست اللہ تعالیٰ سے) ہم لوگ کہتے ہیں میرے دل نے اپنے رب سے روایت کیا اور تم کہتے ہو فلاں (راوی) نے مجھ سے روایت کیا (اور اگر سوال کیا جائے کہ) وہ راوی کہاں ہے؟ جواب ملتا ہے مرگیا (اور اگر پوچھا جائے کہ) اس فلاں (راوی) نے فلاں (راوی) سے بیان کیا تو وہ کہاں ہے؟ جواب وہی کہ مرگیا ہے(۳) قرآن و حدیث کا یہ استہزا اور تمسخر اور اس کے ساتھ ہوائے نفس کی اتباع کے لئے ﴿ حَدَّثَنِیْ قَلْبِیْ عَنْ رَبِّیْ ﴾ (میرے دل نے میرے رب سے روایت کیا)(۴) کا پُرفریب جواز کس قدر جسارت ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مقابلے میں؟ امام ابن الجوزی اس باطل دعویٰ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں "جس نے ۔ حَدَّثَنِیْ قَلْبِیْ عَنْ رَبِّیْ کہا اس نے درپردہ اس بات کا اقرار کیا وہ رسول اللہ ﷺ سے مستغنی ہے' پس جو شخص ایسا دعویٰ کرے وہ کافر ہے" (۵)

(ج) عبادت اور ریاضت

صوفیاء کے ہاں نماز روزہ زکاۃ حج وغیرہ کا جس قدر احترام پایا جاتا ہے اس کا تذکرہ اس سے قبل دین خانقاہی میں گزر چکا ہے یہاں ہم صوفیاء کی عبادت اور ریاضت کے بعض ایسے خود ساختہ طریقوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جنہیں صوفیاء کے یہاں بڑی قدر و منزلت سے دیکھا جاتا ہے لیکن کتاب و سنت میں ان کا جواز تو کیا شدید مخالفت پائی جاتی ہے چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

۱۔پیران پیر (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی) پندرہ سال تک نماز عشاء کے بعد طلوع صبح سے پہلے ایک قرآن شریف ختم کرتے آپ نے یہ سارے قرآن پاک ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر ختم کئے (۶) نیز خود فرماتے ہیں "میں پچیس۲۵ سال تک عراق کے جنگلوں میں تنہا پھرتا رہا ایک سال تک ساگ گھاس اور پھینکی

۱۔ شریعت و طریقت صفحہ ۱۵۲
۲۔ بحوالہ سابق صفحہ
۳۔ بحوالہ سابق صفحہ
۴۔ فتوحات مکیہ از ابن العربی صفحہ ۵۷ جلد اول
۵۔ تلبیس ابلیس صفحہ ۳۷۴
۶۔ شریعت و طریقت صفحہ ۴۹۱

ہوئی چیزوں پر گزارہ کرتا رہا اور پانی مطلقاً نہ پیا پھر ایک سال تک پانی بھی پیتا رہا پھر تیسرے سال صرف پانی پر گزارہ رہا پھر ایک سال نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ سویا“(۱)(غوث الثقلین صفحہ ۸۳)

۲۔ حضرت بایزید بسطامی تیس سال تک شام کے جنگلوں میں ریاضت و مجاہدہ کرتے رہے ایک سال آپ حج کو گئے تو ہر قدم پر دوگانہ ادا کرتے تھے یہاں تک کہ بارہ سال میں مکہ معظمہ پہنچے(۲)(صوفیاء نقشبندی صفحہ ۸۹)

۳۔ حضرت معین الدین چشتی اجمیری کثیر المجاہدہ تھے، ستر برس تک رات بھر نہیں سوئے(۳)(تاریخ مشائخ چشت صفحہ ۱۵۵)

۴۔ حضرت فرید الدین گنج شکر نے چالیس روز کنویں میں بیٹھ کر چلہ کشی کی(۴)(تاریخ مشائخ چشت صفحہ ۱۷۸)

۵۔ حضرت جنید بغدادی کامل تیس سال تک عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر اللہ اللہ کرتے رہے(۵)(صوفیاء نقشبند صفحہ ۸۹)

۶۔ خواجہ محمد چشتی نے اپنے مکان میں ایک گہرا کنواں کھدوا رکھا تھا جس میں الٹے لٹک کر عبادت الٰہی میں مصروف رہتے(۶)(سیر الاولیاء صفحہ ۴۶)

۷۔ حضرت ملا شاہ قادری فرمایا کرتے ”تمام عمر ہم کو غسلِ جنابت اور احتلام کی حاجت نہیں ہوئی کیونکہ یہ دونوں غسل، نکاح اور نیند سے متعلق ہیں ہم نے نہ نکاح کیا ہے نہ سوتے ہیں(۷)(حدیقہ الاولیاء صفحہ ۵۷)

عبادت اور ریاضت کے یہ تمام طریقے کتاب و سنت سے تو دُور ہیں ہی لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ جس قدر یہ طریقے کتاب و سنت سے دُور ہیں اُسی قدر ہندو مذہب کی عبادت اور ریاضت کے طریقوں سے قریب ہیں، آئندہ صفحات میں ہندو مذہب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کو اندازہ ہو گا کہ دونوں مذاہب میں کس قدر ناقابل یقین حد تک یگانگت اور مماثلت پائی جاتی ہے۔

(د) جزا و سزا

فلسفہ وحدتُ الوُجود اور حلُول کے مطابق چونکہ انسان خود تو کچھ بھی نہیں بلکہ وہی ذات برحق کائنات کی ہر چیز (بشمُول انسان) میں جلوہ گر ہے لہٰذا انسان وہی کرتا ہے جو ذات برحق چاہتی ہے انسان اسی راستے پر چلتا ہے جس پر وہ ذات برحق چلانا چاہتی ہے۔

”انسان کا اپنا کوئی ارادہ ہے نہ اختیار“ اس نظریے نے اہلِ تصوّف کے نزدیک نیکی اور برائی،

۱-۲- شریعت و طریقت، صفحہ ۴۳۱ ۳- بحوالہ سابق صفحہ ۵۹۱ ۴- بحوالہ سابق صفحہ ۳۴۰

۵- بحوالہ سابق صفحہ ۴۹۱ ۶- بحوالہ سابق صفحہ ۴۳۱ ۷- بحوالہ سابق صفحہ ۲۷۱

حلال اور حرام، اطاعت اور نافرمانی، ثواب و عذاب، جزاء و سزا کا تصور ہی ختم کر دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اکثر صوفیاء حضرات نے اپنی تحریروں میں جنت اور دوزخ کا تمسخر اور مذاق اڑایا ہے۔

حضرت نظام الدین اولیاء اپنے ملفوظات فوائد الفواد میں فرماتے ہیں قیامت کے روز حضرت معروف کرخی کو حکم ہو گا بہشت میں چلو وہ کہیں گے "میں نہیں جاتا میں نے تیری بہشت کے لئے عبادت نہیں کی تھی" چنانچہ فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ انہیں نور کی زنجیروں میں جکڑ کر کھینچتے بہشت میں لے جاؤ۔(۱)

حضرت رابعہ بصری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک روز داہنے ہاتھ میں پانی کا پیالہ اور بائیں ہاتھ میں آگ کا انگارہ لیا اور فرمایا یہ جنت ہے اور یہ جہنم ہے، اس جنت کو جہنم پر انڈیلتی ہوں تاکہ نہ رہے جنت نہ رہے جہنم اور لوگ خالص اللہ کی عبادت کریں۔

(ہ) کرامات

صوفیاء کرام، وحدت الوجود اور حلول کے قائل ہونے کی وجہ سے خدائی اختیارات رکھتے ہیں، اس لئے زندوں کو مار سکتے ہیں، مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں، ہوا میں اڑ سکتے ہیں، قسمتیں بدل سکتے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ "ایک دفعہ پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے مرغی کا سالن کھا کر ہڈیاں ایک طرف رکھ دیں، ان ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا قم باذن اللہ تو وہ مرغی زندہ ہو گئی۔ (سیرت غوث صفحہ ۱۹۱) (۲)

۲۔ "ایک گویئے کی قبر پر پیرانِ پیر نے قم باذنی کہا قبر پھٹی اور مردہ گاتا ہوا نکل آیا" (تفریح الخاطر صفحہ ۱۹) (۳)

۳۔ "خواجہ ابو اسحاق چشتی جب سفر کا ارادہ فرماتے تو دو سو آدمیوں کے ساتھ آنکھ بند کر فوراً منزلِ مقصود پر پہنچ جاتے"۔ (تاریخ مشائخ چشت از مولانا زکریا صفحہ ۱۹۲) (۴)

۴۔ "سید مودود چشتی کی وفات ۹۷ سال کی عمر میں ہوئی آپ کی نمازِ جنازہ اوّل رجال الغیب (فوت شدہ بزرگ) نے پڑھی پھر عام آدمی نے، اس کے بعد جنازہ خود بخود اڑنے لگا اس کرامت سے بے شمار لوگوں نے اسلام قبول کیا"۔ (تاریخ مشائخ چشت صفحہ ۱۶۰) (۵)

۵۔ "خواجہ عثمان ہارونی نے وضو کا دوگانہ ادا کیا اور ایک کمسن بچے کو گود میں لے کر آگ میں چلے گئے اور دو گھنٹے اس میں رہے آگ نے دونوں پر کوئی اثر نہ کیا اس پر بہت سے آتش پرست مسلمان ہو

۱۔ شریعت و طریقت صفحہ ۵۰۰

۲۔ بحوالہ سابق صفحہ ۴۱۱

۳۔ بحوالہ سابق صفحہ ۴۱۲

۴۔ بحوالہ سابق صفحہ ۴۱۸

۵۔ بحوالہ سابق صفحہ ۴۷

ئے"۔ (تاریخ مشائخ چشت صفحہ ۱۲۴) (۱)

ـ "ایک عورت خواجہ فرید الدین گنج شکر کے پاس روتی ہوئی آئی اور کہا بادشاہ نے میرے بے گناہ بچے کو تختہ دار پر لٹکوا دیا ہے چنانچہ آپ اصحاب سمیت وہاں پہنچے اور کہا "الٰہی اگر یہ بے گناہ ہے تو اسے زندہ کر دے" لڑکا زندہ ہو گیا اور ساتھ چلنے لگا یہ کرامت دیکھ کر (ایک) ہزار ہندو مسلمان ہو گئے۔ (اسرار لاولیاء صفحہ ۱۱۱-۱۱۰) (۲)

ـ "ایک شخص نے بارگاہ غوثیہ میں لڑکے کی درخواست کی آپ نے اس کے حق میں دعا فرمائی اتفاق سے لڑکی پیدا ہو گئی آپ نے فرمایا اسے لے کر گھر لے جاؤ اور قدرت کا کرشمہ دیکھو جب گھر آیا تو اسے لڑکی کی بجائے لڑکا پایا" (سفینہ الاولیاء صفحہ ۱۷) (۳)

۸ ـ "پیران پیر غوث اعظم مدینہ سے حاضری دے کر ننگے پاؤں بغداد آ رہے تھے راستے میں ایک چور ملا جو لوٹنا چاہتا تھا، جب چور کو علم ہوا کہ آپ غوث اعظم ہیں تو قدموں پر گر پڑا اور زباں پر "یاسیدی عبدالقادر شیئاللہ" جاری ہو گیا آپ کو اس کی حالت پر رحم آگیا اس کی اصلاح کے لئے بارگاہ الٰہی میں متوجہ ہوئے غیب سے ندا آئی "چور کو ہدایت کی رہنمائی کرتے ہو قطب بنا دو چنانچہ آپ کی اک نگاہ فیض سے وہ قطب کے درجہ پر فائز ہو گیا"۔ (سیرت غوثیہ صفحہ ۶۴۰) (۴)

۹ ـ "میاں اسماعیل لاہور المعروف میاں کلاں نے صبح کی نماز کے بعد سلام پھیرتے وقت جب نگاہ کرم ڈالی تو دائیں طرف کے مقتدی سب کے سب حافظ قرآن بن گئے اور بائیں طرف کے ناظرہ پڑھنے والے"۔ (حدیقہ الاولیاء صفحہ ۱۷۶) (۵)

۱۰ ـ خواجہ علاؤالدین صابر کلیری کو خواجہ فرید الدین گنج شکر نے کلیر بھیجا ایک روز خواجہ صاحب امام کے مصلے پر بیٹھ گئے لوگوں نے منع کیا تو فرمایا "قطب کا رتبہ قاضی سے بڑھ کر ہے" لوگوں نے زبردستی مصلی سے اٹھا دیا حضرت کو مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جگہ نہ ملی تو مسجد کو مخاطب کر کے فرمایا "لوگ سجدہ کرتے ہیں تو بھی سجدہ کر" یہ بات سنتے ہی مسجد مع چھت اور دیوار کے لوگوں پر گر پڑی اور سب لوگ ہلاک ہو گئے۔ (حدیقہ الاولیاء صفحہ ۷۰) (۶)

(و) باطنیت

کتاب و سنت سے براہِ راست متصادم عقائد و افکار پر پردہ ڈالنے کے لئے اہلِ تصوف نے باطنیت کا سہارا بھی لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قرآن و حدیث کے الفاظ کے دو دو معانی ہیں، ایک ظاہری دوسرے

۱۔ شریعت و طریقت صفحہ ۳۷۵
۲۔ بحوالہ سابق صفحہ ۳۷۶
۳۔ بحوالہ سابق صفحہ ۲۹۹
۴۔ بحوالہ سابق صفحہ ۱۷۳
۵۔ بحوالہ سابق صفحہ ۳۰۴
۶۔ بحوالہ سابق صفحہ ۱۹۶

باطنی (یا حقیقی) یہ عقیدہ باطنیت کہلاتا ہے، اہل تصوف کے نزدیک دونوں معانی کو آپس میں وہی نسبت ہے جو چھلکے کو مغز سے ہوتی ہے، یعنی باطنی معنی ظاہری معنی سے افضل اور مقدم ہیں۔ ظاہری معانی سے تو علماء واقف ہیں لیکن باطنی معانی کو صرف اہل اسرار و رموز ہی جانتے ہیں ان اسرار و رموز کا منبع اولیاء کرام کے مکاشفے، مراقبے، مشاہدے اور الہام یا پھر بزرگوں کا فیض اور توجہ قرار دیا گیا جس کے ذریعے شریعتِ مطہرہ کی من مانی تاویلیں کی گئیں مثلاً قرآن مجید کی آیت وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (۱۵ : ۹۹) کا ترجمہ یہ ہے کہ اپنے رب کی عبادت اس آخری گھڑی تک کرتے رہو جس کا آنا یقینی ہے (یعنی موت)(سورہ حجرات آیت ۹۹) اہل تصوف کے نزدیک یہ علماء (اہل ظاہر) کا ترجمہ ہے اس کا باطنی یا حقیقی ترجمہ یہ ہے کہ "صرف اس وقت تک اپنے رب کی عبادت کرو جب تک تمہیں یقین (معرفت) حاصل نہ ہو جائے "یقین یا معرفت سے مراد معرفتِ الٰہی ہے یعنی جب اللہ کی پہچان ہو جائے تو صوفیاء کے نزدیک نماز، روزہ، زکوۃ حج اور تلاوت وغیرہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی، اسی طرح سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر۲۳ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ یعنی تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو مگر صرف اس کی "یہ علماء کا ترجمہ ہے اور اہلِ اسرار و رموز کا ترجمہ یہ ہے "تم نہ عبادت کرو گے مگر وہ اسی (یعنی اللہ) کی ہو گی جس چیز کی بھی عبادت کرو گے" جسکا مطلب یہ ہے کہ تم خواہ کسی انسان کو سجدہ کرو یا قبر کو یا کسی مجسّمے اور بُت کو وہ درحقیقت اللہ ہی کی عبادت ہو گی۔ کلمہ توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کا صاف اور سیدھا مطلب یہ ہے کہ "اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں" صوفیاء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ یعنی دنیا میں اللہ کے سوا کوئی چیز موجود نہیں — اِلٰہ کا ترجمہ موجود کر کے اہل تصوف نے کلمۂ توحید سے اپنا نظریۂ وحدت الوجود تو ثابت کر دیا لیکن ساتھ ہی کلمہ توحید کو کلمۂ شرک میں بدل ڈالا۔ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ (۲ : ۵۹) ترجمہ جو بات ان سے کہی گئی تھی ظالموں نے اسے بدل کر کچھ اور کر دیا۔ (سورہ بقرہ آیت ۵۹)

باطنیت کے پردے میں کتاب و سنت کے احکامات اور عقائد کی من مانی تاویلوں کے علاوہ اہل تصوف نے کیف، جذب، مستی، استغراق، سکر (بے ہوشی) اور صحو (ہوش) جیسی اصطلاحات وضع کر کے جسے چاہا حلال قرار دے دیا جسے چاہا حرام ٹھہرا دیا، ایمان کی تعریف یہ کی گئی کہ یہ دراصل عشق حقیقی (عشق الٰہی) دوسرا نام ہے اس کے ساتھ ہی یہ فلسفہ تراشا گیا کہ عشق حقیقی کا حصول عشق مجازی کے بغیر ممکن ہی نہیں چنانچہ عشق مجازی کے سارے لوازمات، غنا، موسیقی، رقص و سرود، سماع، وجد، حال وغیرہ اور حسن و عشق کی داستانوں اور جام و سبو کی باتوں سے لبریز شاعری مباح ٹھہری۔ شیخ حسین لاہور جن کے ایک برہمن لڑکے کے ساتھ عشق کا قصہ ہم "دین خانقاہی" میں بیان کر چکے ہیں، کے بارے میں "خزینۃ الاصفیاء" میں لکھا ہے کہ "وہ بہلول دریائی کے خلیفہ تھے چھتیس سال ویرانے میں ریاضت و مجاہدہ

کیا رات کو داتا گنج بخش کے مزار پر اعتکاف بیٹھتے۔ آپ نے طریقہ ملامتیہ اختیار کیا چار ابرو کا صفایا' ہاتھ میں شراب کا پیالہ' سرود و نغمہ' چنگ و رباب' تمام قیود شرعی سے آزاد جس طرف چاہتے نکل جاتے"(۱) یہ ہے وہ باطنیت جس کے خوشنما پردے میں اہل ہوا و ہوس دین اسلام کے عقائد ہی نہیں اخلاق اور شرم و حیا کا دامن بھی تار تار کرتے رہے اور پھر بھی بقول مولانا الطاف حسین حالی رحمہ اللہ۔

"نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے"

قارئین کرام! فلسفہ وحدتُ الوجود اور حلُول کے نتیجے میں پیدا ہونے والی گمراہی کا یہ مختصر سا تعارف ہے جس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کو الحاد اور کفر و شرک کے راستہ پر ڈالنے میں اس باطل فلسفہ کا کتنا بڑا حصہ ہے؟

ہندو پاک کا قدیم ترین مذہب' ہندو مت

پندرہ سو سال قبل مسیح 'جہاں گرد آرین اقوام وسط ایشیا سے آکر وادی سندھ کے علاقے ہڑپہ اور موہنجوداڑو میں آباد ہوئیں۔ یہ علاقے اس وقت برصغیر کی تہذیب و تمدّن کا سرچشمہ سمجھے جاتے تھے۔ ہندوؤں کی پہلی مقدس کتاب "رگ وید" انہی آرین اقوام کے مفکرین نے لکھی جو ان کے دیوی دیوتاؤں کی عظمت کے گیتوں پر مشتمل ہے۔ یہیں سے ہندومذہب کی ابتدا ہوئی(۲) جس کا مطلب یہ ہے کہ ہندو مذہب گزشتہ ساڑھے تین ہزار سال سے برِصغیر کی تہذیب و تمدّن' معاشرت اور مذاہب پر اثر انداز ہوتا چلا آ رہا ہے۔

ہندومت کے علاوہ بُدھ مت اور جین مت کا شمار بھی قدیم ترین مذاہب میں ہوتا ہے بُدھ مت کا بانی گوتم بدھ ۵۶۳ ق-م- میں پیدا ہوا اور ۴۸۳ ق-م- میں اسی (۸۰) سال کی عمر پا کر فوت ہوا جبکہ جین مت کا بانی مہاویر جین ۵۹۹ ق- م- میں پیدا ہوا اور بہتر (۷۲) سال کی عمر پا کر ۵۲۷ ق-م- میں فوت ہوا' جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں مذہب بھی کم از کم چار پانچ سو سال قبل مسیح سے برصغیر کی تہذیب و تمدّن' معاشرت اور مذاہب پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔

ہندومَت' بدھ مَت اور جین مَت تینوں مذاہب وحدتُ الوجُود اور حلُول کے فلسفہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ بدھ مَت کے پیروکار گوتم بدھ کو اللہ تعالیٰ کا اوتار سمجھ کر اس کے مجسّموں اور مورتیوں کی پوجا اور پرستش کرتے ہیں' جین مت کے پیروکار مہاویر کے مجسّمے کے علاوہ تمام مظاہر قدرت مثلاً سورج' چاند' ستارے' حجر' شجر' دریا' سمندر' آگ اور ہوا وغیرہ کی پرستش کرتے ہیں' ہندومَت کے پیروکار اپنی قوم کی عظیم شخصیات (مرد و عورت) کے مجسّموں کے علاوہ مظاہر قدرت کی پرستش بھی کرتے ہیں ہندو کتب میں

۱- شریعت و طریقت صفحہ ۴۰۲

۲- مقدمہ ارتھ شاستر از مولانا محمد اسماعیل ذبیح صفحہ ۵۹

اس کے علاوہ جن چیزوں کو قابل پرستش کہا گیا ہے ان میں گائے (بشمول گائے کا مکھن، دودھ، گھی، پیشاب اور گوبر) بیل، آگ، پیپل کا درخت، ہاتھی، شیر، سانپ، چوہے، سور اور بندر بھی شامل ہیں ان کے بت اور مجسمے بھی عبادت کے لئے مندروں میں رکھے جاتے ہیں عورت اور مرد کے اعضاء تناسل بھی قابل پرستش سمجھے جاتے ہیں چنانچہ شیوجی مہاراج کی پوجا اس کے مردانہ عضو تناسل کی پوجا کر کے کی جاتی ہے اور شکتی دیوی کی پوجا اس کے زنانہ عضو تناسل کی پوجا کر کے کی جاتی ہے۔(۱)

برصغیر میں بت پرستی کے قدیم ترین تینوں مذاہب کے مختصر تعارف کے بعد ہم ہندو مذہب کی بعض تعلیمات کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ یہ اندازہ کیا جا سکے کہ برصغیر ہندوپاک میں شرک کی اشاعت اور ترویج میں ہندومت کے اثرات کس قدر گہرے ہیں۔

(الف) ہندومذہب میں عبادت اور ریاضت کے طریقے

ہندومذہب کی تعلیمات کے مطابق نجات حاصل کرنے کے لئے ہندو دور جنگلوں اور غاروں میں رہتے، اپنے جسم کو ریاضتوں سے طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے۔ گرمی، سردی، بارش اور ریتلی زمینوں پر ننگے بدن رہنا اپنی ریاضتوں کا مقدس عمل سمجھتے جہاں یہ اپنے آپ کو دیوانہ وار تکلیفیں پہنچا کر انگاروں پر لوٹ کر، گرم سورج میں ننگے بدن بیٹھ کر، کانٹوں کے بستر پر لیٹ کر، درختوں کی شاخوں پر گھنٹوں لٹک کر اور اپنے ہاتھ کو بے حرکت بنا کر، یا سر سے اونچا لے جا کر اتنے طویل عرصے تک رکھتے تاکہ وہ بے حس ہو جائیں اور سوکھ کر کانٹا بن جائیں۔ ان جسمانی آزار کی ریاضتوں کے ساتھ ساتھ ہندومت میں دماغی اور روحانی مشقتوں کو بھی نجات کا ذریعہ سمجھا جاتا چنانچہ ہندو تنہا شہر سے باہر غور و فکر میں مصروف رہتے اور ان میں سے بہت سے جھونپڑیوں میں اپنے گرو کی رہنمائی میں گروپ بنا کر بھی رہتے۔ ان میں سے کچھ گروپ بھیک پر گزارہ کرتے ہوئے سیاحت کرتے ان میں سے کچھ مادر زاد برہنہ رہتے اور کچھ لنگوٹی باندھ لیتے۔ بھارت کے طول و عرض میں اس قسم کے جٹا دھاری یا ننگ دھڑنگ اور خاکستر ملے سادھوؤں کی ایک بڑی تعداد، جنگلوں، دریاؤں اور پہاڑوں میں کثرت سے پائی جاتی ہے، اور عام ہندو معاشرے میں ان کی پوجا تک کی جاتی ہے۔(۲)

روحانی قوت اور ضبطِ نفس کے حصول کی خاطر ریاضت کا ایک اہم طریقہ "یوگا" ایجاد کیا گیا جس پر ہندومت بدھ مت اور جین مت کے پیروکار سبھی عمل کرتے ہیں اس طریقہ ریاضت میں یوگی اتنی دیر

۱- گذشتہ دنوں وشوہندو پرشد کے رہنما رام چندر جی نے کھڑاؤں کی پوجا اور پرستش کرنے کی مہم کا باقاعدہ آغاز کیا، اخبارات میں جو تصاویر شائع ہوئیں ان میں رام چند جی اعلیٰ قسم کی کھڑاویں پکڑ کر تعظیماً کھڑے نظر آ رہے ہیں (ملاحظہ ہو نوائے وقت ۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء) گویا اب مذکورہ بالا اشیاء کے ساتھ ساتھ کھڑاویں بھی ہندوؤں کی مقدس اشیاء میں شامل ہو گئی ہیں۔

۲- مقدمہ ارتھ شاستر صفحہ ۹۹

تک سانس روک لیتے ہیں کہ موت کا شبہ ہونے لگتا ہے دل کی حرکت کا اس پر اثر نہیں ہوتا۔ سردی گرمی ان پر اثر انداز نہیں ہوتی یوگی طویل ترین فاقے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں ارتھ شاستر کے نامہ نگار اس طرز ریاضت پر تبصرہ کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں کہ یہ ساری باتیں مغربی علم الاجسام کے ماہرین کے لئے تو حیران کُن ہو سکتی ہیں لیکن مسلم صوفیاء کے لئے چنداں حیران کن نہیں' کیونکہ اسلامی تصوف کے بہت سے سلسلوں بالخصوص نقشبندی سلسلے میں فنا فی اللہ یا فنا فی الشیخ یا ذکر قلب کے اوراد میں حبس دم کے کئی طریقے ہیں جن پر صوفیاء عامل ہوتے ہیں۔(۱)

یوگا عبادت کا ایک بھیانک نظارہ سادھوؤں اور یوگیوں کا دہکتے ہوئے شعلہ فشاں انگاروں پر ننگے قدم چلنا اور بغیر جلے سالم نکل آنا ہے' تیز دھار نوکیلے خنجر سے ایک گال سے دوسرے گال تک اور ناک کے دونوں حصوں تک اور دونوں ہونٹوں کے آر پار خنجر اتار دینا اور اس طرح گھنٹوں کھڑے رہنا' تازہ کانٹوں اور نوکیلی کیلوں کے بستر پر لیٹے رہنا یا رات دن دونوں پیروں یا ایک پیر کے سہارے کھڑا رہنا یا ایک ٹانگ اور ایک ہاتھ کو اس طویل عرصہ تک بے مصرف بنا دینا کہ وہ سوکھ جائے یا مسلسل الٹے لٹکے رہنا' ساری عمر ہر موسم اور بارش میں برہنہ رہنا' تمام عمر سنیاسی یعنی کنوارا رہنا یا اپنے تمام اہل خانہ سے الگ ہو کر بلند پہاڑوں کے غاروں میں گیان دھیان کرنا وغیرہ بھی یوگا عبادت کے مختلف طریقے ہیں۔ اسے ہندو یوگی ہندو دھرم یا ویدانت یعنی تصوف کے مظاہر قرار دیتے ہیں۔(۲)

ہندومت اور بدھ مت میں جنتر منتر اور جادو کے ذریعہ عبادت کا طریقہ بھی رائج ہے عبادت کا یہ طریقہ اختیار کرنے والوں کو "تانترک" فرقہ کہتے ہیں یہ لوگ جادوئی منتر جیسے آدم منی "پدمنی اوم" یوگا کے انداز میں گیان دھیان کو نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں قدیم ویدک لٹریچر بتاتا ہے کہ سادھو اور ان کے بعض طبقات جادو اور سفلی عملیات میں مہارت حاصل کرنے کے عمل دہرایا کرتے تھے اس فرقہ میں تیز بے ہوش کرنے والی شرابوں کا پینا' گوشت اور مچھلی کھانا' جنسی افعال کا بڑھ چڑھ کر کرنا' غلاظتوں کو غذا بنانا مذہبی رسموں کے نام پر قتل کرنا جیسی قبیح اور مکروہ حرکات بھی عبادت سمجھی جاتی ہیں۔ (۳)

(ب) ہندو بزرگوں کے مافوق الفطرت اختیارات

جس طرح مسلمانوں کے ہاں غوث' قطب' نجیب' ابدال' ولی' فقیر اور درویش وغیرہ مختلف مراتب اور مناصب کے بزرگ سمجھے جاتے ہیں' جنہیں مافوق الفطرت قوت اور اختیارات حاصل ہوتے ہیں اسی طرح ہندوؤں میں رشی' منی' مہاتما' اوتار' سادھو' سنت' سنیاسی' یوگی' شاستری اور چترویدی وغیرہ مختلف مراتب اور مناصب کے بزرگ سمجھے جاتے ہیں جنہیں مافوق الفطرت قوت اور اختیارات حاصل ہوتے ہیں

۱- مقدمہ ارتھ شاستر صفحہ ۱۲۹

۲- بحوالہ سابق صفحہ ۱۳۰

۳- بحوالہ سابق صفحہ ۱۱۷

ہندوؤں کی مقدس کتابوں کے مطابق یہ بزرگ ماضی حال اور مستقبل کو دیکھ سکتے ہیں' جنت میں دوڑتے ہوئے جا سکتے ہیں' دیوتاؤں کے دربار میں ان کا بڑے اعزاز سے استقبال کیا جاتا ہے' یہ اتنی زبردست جادوئی طاقت کے مالک ہوتے ہیں کہ اگر چاہیں تو پہاڑوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیں یہ ایک نگاہ سے اپنے دشمنوں کو جلا کر خاکستر کر سکتے ہیں' تمام فصلوں کو برباد کر سکتے ہیں' اگر یہ خوش ہو جائیں تو پورے شہر کو تباہی سے بچا لیتے ہیں دولت میں زبردست اضافہ کر سکتے ہیں قحط سالی سے بچا سکتے ہیں' دشمنوں کے حملے روک سکتے ہیں۔ (۱) منی وہ مقدس انسان ہیں جو کوئی کپڑا نہیں پہنتے' ہوا کو بطور لباس استعمال کرتے ہیں' جن کی غذا ان کی خاموشی ہے' وہ ہوا میں اڑ سکتے ہیں اور پرندوں سے اوپر جا سکتے ہیں یہ منی تمام انسانوں کے اندر پوشیدہ خیالوں کو جانتے ہیں کیونکہ انہوں نے وہ شراب پی ہوئی ہے جو عام انسانوں کے لئے زہر ہے۔ (۲) شیوجی کے بیٹے لارڈ گنیش کے بارے میں ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ وہ کسی بھی مشکل کو آسان کر سکتے ہیں اگر چاہیں تو کسی کے لئے بھی مشکل پیدا کر سکتے ہیں اس لئے بچہ جب پڑھنے کی عمر کو پہنچتا ہے تو سب سے پہلے اسے گنیش کی پوجا کرنا ہی سکھایا جاتا ہے۔ (۳)

(ج) ہندو بزرگوں کی بعض کرامات

ہندوؤں کی مقدس کتب میں اپنے بزرگوں سے منسوب بہت سی کرامات کا تذکرہ ملتا ہے ہم یہاں دوچار مثالوں پر ہی اکتفا کریں گے۔

(ا) ہندوؤں کی مذہبی کتاب رامائن میں رام اور راون کا طویل قصہ دیا گیا ہے کہ رام اپنی بیوی سیتا کے ساتھ جنگلات میں زندگی بسر کر رہا تھا لنکا کا راجا راون اس کی بیوی کو اغوا کر کے لے گیا رام نے ہنومان (بندروں کے شہنشاہ) کی مدد سے زبردست خونی جنگ کے بعد اپنی بیوی واپس حاصل کر لی لیکن مقدس قوانین کے تحت اسے بعد میں الگ کر دیا۔ سیتا یہ غم برداشت نہ کر سکی اور اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے لئے آگ میں کود گئی اگنی دیوتا جو مقدس آگ کے مالک ہیں انہوں نے آگ کو حکم دیا کہ وہ بجھ جائے اور سیتا کو نہ جلائے اس طرح سیتا دہکتی ہوئی آگ سے سالم نکل آئی اور اپنے بے داغ کردار کا ثبوت فراہم کر دیا۔ (۴)

(۲) ایک بار بدھ مت کے درویش (بھکشو) نے یہ معجزہ دکھلایا کہ ایک پتھر سے ایک ہی رات میں اس نے ہزاروں شاخ والا آم کا درخت پیدا کر دیا۔ (مقدمہ ارتھ شاستر صفحہ ۱۱۶۔ ۱۱۷) (۵)

۱۔ مقدمہ ارتھ شاستر صفحہ ۹۹۔ ۱۰۰ ۲۔ بحوالہ سابق صفحہ ۹۸

۳۔ روزنامہ سیاست' کلام فکر و نظر' مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۹۱ حیدر آباد الہند ۴۔ مقدمہ ارتھ شاستر صفحہ ۱۰۱۔ ۱۰۲

۵۔ ایک طرف بدھ مت کے بھکشو کا یہ معجزہ اور دوسری طرف بدھ مت کے بانی گوتم بدھ کے بارے میں یہ دلچسپ خبر ملاحظہ ہو "حیدر آباد کی خوبصورت ساگر جھیل میں ایک چھوٹے جہاز سے گوتم بدھ کا مجسمہ پھسل کر جھیل میں گر گیا مجسمہ کا

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۳) محبّت کے دیوتا (کاما) اور اس کی دیوی (رتی) اور ان دیوی دیوتاؤں کے دوست خاص طور سے موسم بہار کے خدا جب باہم کھیلتے تو "کاما دیوتا" اپنے پھولوں کے تیروں سے "شیودیوتا" پر بارش کرتے اور شیو دیوتا اپنی تیسری آنکھ سے ان تیروں پر نگاہ ڈالتے تو یہ تیر بجھی ہوئی خاک کی شکل میں تباہ ہو جاتے اور وہ ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہتا کیونکہ وہ جسمانی شکل سے آزاد تھا۔(۱)

(۴) ہندوؤں کے ایک دیوتا لارڈ گنیش کے والد شیوجی کے بارے میں روایت ہے کہ دیوی پاروتی (۲) (انکی بیوی کا نام) نے ایک دن تہیّہ کیا کہ لارڈ شیو ان کے غسل کے وقت شرارتاً غسل خانہ میں گھس کر انہیں پریشان کرتے ہیں چنانچہ اس کا سدِّباب کرنے کے لئے ایک انسانی پتلا بنایا اور اس میں جان ڈال کر اسے غسل خانے کے دروازے پر پہرہ دینے کے لئے بٹھا دیا پھر یہ ہوا کہ شیوجی حسب عادت دیوی پاروتی کو چھیڑنے اور ستانے کے لئے غسل خانہ کی سمت چلے آئے۔ ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب انہوں نے غسل خانہ کے دروازے پر ایک خوبصورت بچے کو پہرہ دیتے دیکھا شیوجی نے غسل خانے میں گھسنے کی کوشش کی تو اس بچے نے راستہ روک لیا شیوجی کو اس مزاحمت پر اتنا غصّہ آیا کہ انہوں نے ترشول (تین نوک کا نیزہ) سے اس کا سر کاٹ کر دھڑ سے الگ کر دیا' دیوی پاروتی کے لئے یہ قتل شدید صدمے کا موجب بنا تب شیوجی نے ملازمین کو حکم دیا کہ وہ فوری کسی کا سر کاٹ کر لے آئیں' ملازمین گے باہر نکلے تو سب سے پہلے انکا سامنا ہاتھی سے ہوا اور وہ ہاتھی کا سر کاٹ کے لے آئے شیوجی نے بچے کے دھڑ پر ہاتھی کا سر جما کر پھر سے جان ڈال دی اور دیوی پاروتی بچے کی نئی زندگی سے بہت خوش ہیں۔ (۳)

ہندومت کی تعلیمات کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ مسلمانوں کے ایک ے فرقہ "اہلِ تصوّف" کے عقائد اور تعلیمات ہندومذہب سے کس درجہ متاثّر ہیں عقیدہ وحدۃُ الوُجود حلُول یکساں۔ عبادت اور ریاضت کے طریقے یکساں۔ بزرگوں کے مافوق الفطرت اختیارات یکساں اور رگوں کی کرامات کا سلسلہ بھی یکساں اگر کوئی فرق ہے تو وہ ہے صرف ناموں کا۔ تمام معاملات میں ہم

یہ حاشیہ گزشتہ صفحہ سے)

زن ۴۵۰ ٹن تھا اور اسے ۹ مئی کو بودھ پورنیما کے موقع پر نقاب کشائی کے لئے نصب کیا جانا تھا' یہ مجسمہ دنیا کا سب سے بڑا مہ تھا' اس حادثہ میں (گوتم بدھ کو بچاتے بچاتے) دس افراد جھیل میں ڈوب گئے اور چھ افراد زخمی ہو گئے۔ (نوائے وقت ۱۱ رچ ۱۹۹۰ء) مشرکین کے معبودوں کی اصل حقیقت تو یہی ہے خواہ وہ بدھسٹوں کے ہوں یا ہندوؤں کے یا مسلمانوں کے لا الہ الاّ ھو فانّی تؤفکون (۳۵:۳) ترجمہ : اس اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا الٰہ نہیں آخر تم کہاں سے دھوکہ کھا رہے - (سورہ فاطر آیت ۳)

- مقدمہ ارتھ شاستر صفحہ ۹۰

۲- ہندو ان تینوں شخصیتوں کے بت اور مورتیاں تراش کر پوجتے ہیں۔

- روزنامہ سیاست' کالم فکر و نظر' حیدر آباد الہند - مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۹۱

آہنگی اور یکسانیت پا لینے کے بعد ہمارے لئے ہندوستان کی تاریخ میں ایسی مثالیں باعث تعجب نہیں رہتیں کہ ہندو لوگ، مسلمان پیروں فقیروں کے مرید کیوں بن گئے اور مسلمان ہندو سادھوؤں اور جوگیوں کے گیان دھیان میں کیوں حصہ لینے لگے۔ (۱) اس اختلاط کا نتیجہ یہ ہے کہ ہندو پاک کے مسلمانوں کی اکثریت جس اسلام پر آج عمل پیرا ہے اس پر کتاب و سنت کی بجائے ہندو مذہب کے نقوش کہیں زیادہ گہرے اور نمایاں ہیں۔

۶۔ حکمران طبقہ

برصغیر ہندوپاک میں شرک و بدعت کے اسباب تلاش کرتے ہوئے اکثر یہ بات کہی جاتی ہے کہ چونکہ یہاں اسلام پہلی صدی ہجری کے آخر میں اس وقت پہنچا جب محمد بن قاسم رحمہ اللہ نے ۹۳ھ میں سندھ فتح کیا اس وقت محمد بن قاسم رحمہ اللہ اور اس کی افواج کے جلد واپس چلے جانے کی وجہ سے اولاً اسلام خالص کتاب و سنت کی شکل میں پہنچا ہی نہیں ثانیاً اسلام کی یہ دعوت بڑے محدود پیمانے پر تھی یہی وجہ ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں کی اکثریت کے افکار و اعمال میں مشرکانہ اور ہندوانہ رسم و رواج بڑے واضح اور نمایاں ہیں۔

تاریخی اعتبار سے یہ بات درست ثابت نہیں ہوتی امر واقعہ یہ ہے کہ سرزمین برصغیر عہدِ فاروقی (۱۵ھ) سے ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ورود مسعود سے بہرہ ور ہونی شروع ہو گئی تھی عہدِ فاروقی اور عہدِ عثمانی میں اسلامی ریاست کے زیرِ نگیں آنے والے ممالک میں شام، مصر، عراق، یمن، ترکستان، سمرقند، بخارا، ترکی، افریقہ اور ہندوستان میں مالا بار، جزائر سراندیپ، مالدیپ، گجرات اور سندھ کے علاقے شامل تھے اس عرصہ میں سرزمین ہند میں تشریف لانے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعداد ۲۵، تابعین کی تعداد ۳۷ اور تبع تابعین کی تعداد ۱۵ بتائی جاتی ہے۔ (۲) گویا پہلی صدی

۱- زبدۃ العارفین تذکرۃ السالکین حافظ غلام قادر اپنے زمانے کے قطب الاقطاب اور غوث الاغواث اور محبوب خدا تھے جن
فیض روحانی ہر خاص و عام کے لئے اب تک جاری ہے یہی وجہ تھی کہ ہندو، سکھ، عیسائی، ہر قوم اور فرقہ کے لوگ آپ
فیض روحانی حاصل کرتے تھے، آپ کے عرس میں تمام فرقوں کے لوگ شامل ہوتے تھے آپ کے تمام مریدان باصفا فیض
روحانی سے مالا مال اور پابند شرع شریف ہیں (ریاض السالکین صفحہ ۲۷۲ بحوالہ شریعت و طریقت صفحہ ۴۷۷) دوسری طرف
اسماعیلیہ فرقہ کے پیر شمس الدین صاحب کشمیر تشریف لائے تو تقیہ کر کے اپنے آپ کو یہاں کے باشندوں کے رنگ میں رنگ
لیا ایک دن جب ہندو دسہرے کی خوشی میں گربا رقص کر رہے تھے پیر صاحب بھی اس رقص میں شریک ہو گئے اور ۲۸
گیت تصنیف فرمائے، اسی طرح ایک دوسرے پیر صدر الدین صاحب (اسماعیلی) نے ہندوستان میں آ کر اپنا ہندوانہ نام "
دیو" (بڑا درویش) رکھ لیا اور لوگوں کو بتایا کہ وشنو کا دسواں اوتار حضرت علی ؓ کی شکل میں ظاہر ہو چکا ہے، اس کے
صوفیوں کی زبان میں محمد اور علی کی تعریف میں بھجن گایا کرتے تھے۔ (اسلامی تصوف میں غیر اسلامی تصوف کی آمیزش
۲- ملاحظہ ہو "اقلیم ہند میں اشاعت اسلام" از غازی
۳۲-۳۳)

ہجری کے آغاز میں ہی اسلام برصغیر ہند وپاک میں خالص کتاب وسنت کی شکل میں پہنچ گیا تھا اور ہندومت کے ہزاروں سالہ پرانے اور گہرے اثرات کے باوجود صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ کی سعی جمیلہ کے نتیجہ میں مسلسل وسعت پذیر تھا۔ جو بات تاریخی حقائق سے ثابت ہے وہ یہ کہ جب کبھی مؤحد اور مومن افراد برسر اقتدار آئے تو وہ اسلام کی شان و شوکت میں اضافے کا باعث بنے۔ محمد بن قاسم کے بعد سلطان سبکتگین۔ سلطان محمود غزنوی اور سلطان شہاب الدین محمد غوری کا عہد (۹۸۶ تا ۱۱۷۵ء) اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اس دور میں اسلام برِصغیر کی ایک زبردست سیاسی اور سماجی قوت بن گیا تھا اس کے برعکس جب کبھی ملحد اور بے دین قسم کے لوگ سریرِ آرائے حکومت ہوئے تو وہ اسلام کی پسپائی اور رسوائی کا باعث بنے اس کی ایک واضح مثال عہدِ اکبری ہے جس میں سرکاری طور پر لاَ إِلٰـهَ إِلاَّ اللهُ أَكْبَرُ خَلِيْفَـةُ اللهِ مسلمانوں کا کلمہ قرار دیا گیا۔ اکبر کو دربار میں باقاعدہ سجدہ کیا جاتا' نبوت' وحی' حشر نشر اور جنت دوزخ کا مذاق اڑایا جاتا' نماز' روزہ' حج اور دیگر اسلامی شعائر پر کھلم کھلا اعتراضات کئے جاتے سود' جوا اور شراب حلال ٹھہرائے گئے سؤر کو ایک مقدس جانور قرار دیا گیا ہندوؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے گائے کا گوشت حرام قرار دیا گیا۔ دیوالی' دسہرہ' راکھی' پونم' شیوراتری جیسے تہوار ہندوانہ رسوم کے ساتھ سرکاری سطح پر منائے جاتے (ملخصاً) (۱) حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں ہندو مذہب کے احیاء اور شرک کے پھیلاؤ کا اصل سبب ایسے ہی بے دین اور اقتدار پرست مسلمان حکمران تھے۔

تقسیم ہند کے بعد کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت اور بھی واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ شرک و بدعت اور لادینیت کو پھیلانے یا روکنے میں حکمرانوں کا کردار بڑی اہمیت رکھتا ہے ہمارے نزدیک ہر پاکستانی کو اس سوال پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ دنیا کی وہ واحد ریاست جو کم و بیش نصف صدی قبل محض کلمہ توحید لاَ إِلٰـهَ إِلاَّ اللهُ کی بنیاد پر معرضِ وجود میں آئی تھی اس میں آج بھی کلمۂ توحید کے نفاذ کا دور دور کوئی نشان نظر نہیں آ رہا؟ اگر اس کا سبب جہالت قرار دیا جائے تو جہالت ختم کرنے کی ذمہ داری بھی حکمرانوں پر تھی اگر اس کا سبب نظام تعلیم قرار دیا جائے تو نظامِ تعلیم کو بدلنے کی ذمہ داری بھی حکمرانوں پر تھی اگر اس کا سبب دین خانقاہی قرار دیا جائے تو دین خانقاہی کے علمبرداروں کو راہ راست پر لانا بھی حکمرانوں کی ذمہ داری تھی لیکن المیہ تو یہ ہے کہ توحید کے نفاذ کے مقدس فریضہ کی بجا آوری تو رہی دور کی بات' ہمارے حکمران خود کتاب و سنت کے نفاذ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بنتے آئے ہیں۔ سرکاری سطح پر شرعی حدود کو ظالمانہ قرار دینا' قصاص' دیت اور قانون شہادت کو دقیانوسی کہنا' اسلامی شعائر کا مذاق اڑانا' سودی نظام کے تحفظ کے لئے عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹانا' عائلی قوانین

۱۔ تجدید و احیائے دین از سید ابو الاعلیٰ مودودی صفحہ ۸۰

اور فیملی پلاننگ جیسے غیر اسلامی منصوبے زبردستی مسلط کرنا' ثقافتی طائفوں' قوالوں' مغنیوں اور موسیقاروں کو پذیرائی بخشنا (۱) سال نو اور جشن آزادی جیسی تقاریب کے بہانے شراب و شباب کی محفلیں منعقد کرنا ہمارے عزت مآب حکمرانوں کا معمول بن چکا ہے دوسری طرف خدمت اسلام کے نام پر ہمارے بعض حکمران (الا ماشاء اللہ) جو کارنامے سرانجام دیتے چلے آ رہے ہیں ان میں سب سے نمایاں اور سرفہرست دین خانقاہی سے عقیدت کا اظہار اور اس کا تحفظ ہے شاید ہمارے حکمرانوں کے نزدیک اسلام کا سب سے امتیازی وصف یہی ہے کہ بانی پاکستان محمد علی جناح ؒ سے لے کر مرحوم محمد ضیاء الحق تک اور حکیم الامت علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ سے لے کر مرحوم حفیظ جالندھری تک تمام قومی لیڈروں کے خوبصورت سنگ مرمر کے منقش مزار تعمیر کرائے جائیں ان پر مجاور (گارڈ) متعین کئے جائیں قومی دنوں میں ان مزاروں پر حاضری دی جائے۔ پھولوں کی چادریں چڑھائی جائیں۔ سلامی دی جائے فاتحہ خوانی اور قرآنی خوانی کے ذریعے انہیں ثواب پہنچانے کا شغل فرمایا جائے۔ تو یہ دین اسلام کی بہت بڑی خدمت ہے۔

یاد رہے بانی پاکستان محمد علی جناح ؒ کے مزار کی دیکھ بھال اور حفاظت کے لئے باقاعدہ ایک الگ مینجمنٹ بورڈ قائم ہے جس کے ملازم سرکاری خزانے سے تنخواہ پاتے ہیں گزشتہ برس مزار کے تقدس کے خاطر سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی نے مزار کے اردگرد ۶ فرلانگ کے علاقہ میں مزار سے بلند کسی بھی عمارت کی تعمیر پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (روزنامہ جنگ ۱۳ اگست ۱۹۹۱ء) (۲)

۱۹۷۵ میں شہنشاہ ایران نے سونے کا دروازہ سید علی ہجویری رحمہ اللہ کے مزار کی نذر کیا جسے پاکستان کے اس وقت کے وزیر اعظم نے اپنے ہاتھوں سے دربار میں نصب فرمایا۔ ۱۹۸۹ میں وفاقی گورنمنٹ نے جھنگ میں ایک مزار کی تعمیر و تزئین کے لئے ۱۸ لاکھ روپے کا عطیہ سرکاری خزانے سے ادا کیا۔ (۳) ۱۹۹۱ میں سید علی ہجویری کے عرس کا افتتاح وزیر اعلیٰ پنجاب نے مزار کو ۴۰ من عرق گلاب سے غسل دے کر کیا (۴) جبکہ امسال "داتا صاحب" کے ۹۴۸ ویں عرس کے افتتاح کے لئے جناب وزیر اعظم صاحب بنفس نفیس تشریف لے گئے مزار پر پھولوں کے چادر چڑھائی' فاتحہ خوانی کی' مزار سے متصل مسجد میں نماز عشاء ادا کی اور دودھ کی سبیل کا افتتاح کیا نیز ملک میں شریعت کے نفاذ کشمیر اور

۱۔ ایک ضیافت میں وزیر اعظم نے پولیس بینڈ کی دلکش دھنوں سے خوش ہو کر بینڈ ماسٹر کو پچاس ہزار روپیہ انعام دیا (الاعتصام ۵ جون ۱۹۹۲)

۲۔ یاد رہے مکہ معظمہ میں بیت اللہ شریف کی عمارت کے اردگرد بیت اللہ شریف سے دوگنی تگنی بلند و بالا عمارتیں موجود ہیں جو مسجد الحرام کے بالکل قریب واقع ہیں اسی طرح مدینہ منورہ میں روضہ رسول ؐ کے اردگرد روضہ مبارک سے دوگنی تگنی بلند و بالا عمارتیں موجود ہیں جن میں عام لوگ رہائش پذیر ہیں۔ علماء کرام کے نزدیک ان رہائشی عمارتوں کی وجہ سے نہ تو بیت اللہ شریف کا تقدس مجروح ہوتا ہے نہ روضہ رسول ؐ کا۔

۳۔ صحیفہ اہل حدیث کراچی ۱۶ دسمبر ۱۹۸۹ء

۴۔ روزنامہ جنگ ۲۳ جولائی ۱۹۹۱ء

سطین کی آزادی افغانستان میں امن و استحکام اور ملک کی یک جہتی ترقی اور خوشحالی کے لئے دعائیں یں۔ (۱) گزشتہ دنوں وزیر اعظم صاحب ازبکستان تشریف لے گئے جہاں انہوں نے چالیس لاکھ ڈالر قریبا ایک کروڑ روپیہ پاکستانی) امام بخاری رحمہ اللہ کے مزار کی تعمیر کے لئے بطور عطیہ عنایت رمائے۔ (۲)

مذکورہ بالا چند مثالوں کے بین السطور، اہل بصیرت کے سمجھنے کے لئے بہت کچھ موجود ہے ایسی رزمین جس کے فرمانروا خود یہ "خدمتِ اسلام" سرانجام دے رہے ہوں وہاں کے عوام کی اکثریت اگر لی گلی، محلہ محلہ، گاؤں گاؤں، شب و روز مراکز شرک قائم کرنے میں مصروف عمل ہوں تو اس میں جب کی کونسی بات ہے؟ کہا جاتا ہے اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِهِمْ (یعنی عوام اپنے حکمرانوں کے ر پر چلتے ہیں)

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے   صنم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ

پس چہ باید کرد؟

جیسا کہ ہم پہلے واضح کر چکے ہیں کہ انسانی معاشرے میں تمام تر شر و فساد کی اصل بنیاد شرک ہی ہے شرک کا زہر جس تیزی سے معاشرے میں سرایت کر رہا ہے اسی تیزی سے پوری قوم ہلاکت اور بربادی کی طرف بڑھتی چلی جا رہی ہے اس صورت حال کا تقاضا یہ ہے کہ عقیدۂ توحید کا شعور رکھنے والے لوگ انفرادی اور اجتماعی، ہر سطح پر شرک کے خلاف جہاد کرنے کا عزم کریں انفرادی سطح پر سب سے پہلے اپنے اپنے گھروں میں اہل و عیال پر توجہ دیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا واضح حکم بھی ہے۔

﴿ یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَکُمْ وَ أَهْلِیْکُمْ نَارًا ﴾

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ۔ (سورۃ تحریم آیت ۶) اس کے بعد اپنے عزیز و اقارب دوست احباب پر توجہ دی جائے اور پھر گھر گھر، گلی گلی، محلہ محلہ اور بستی بستی جا کر عقیدۂ توحید کی دعوت پیش کی جائے لوگوں کو شرک کی ہلاکت خیزیوں اور تباہ کاریوں سی آگاہ کیا جائے۔

اجتماعی سطح پر ملک میں اگر کوئی گروہ یا جماعت خالص توحید کی بنیاد پر غلبہ اسلام کے لئے جدوجہد کر رہی ہو تو اس کے ساتھ تعاون کیا جائے کوئی فرد یا ادارہ یہ مقدس فریضہ انجام دے رہا ہو تو اس کے

- روزنامہ جنگ ۱۹ اگست ۱۹۹۲ء

۲- مجلّہ الدعوۃ اگست ۱۹۹۲ء

ساتھ تعاون کیا جائے، کوئی اخبار، جریدہ، یا رسالہ اس کارِ خیر میں مصروف ہو تو اس کے ساتھ تعاون ک جائے، شرک اپنے سامنے ہوتے دیکھنا اور پھر اسے روکنے یا مٹانے کے لئے جدوجہد نہ کرنا سراسر اللہ تع کے عذاب کو دعوت دینا ہے، ایک حدیث شریف میں ارشاد مبارک ہے۔

”جب لوگ کوئی خلاف شرع کام ہوتا دیکھیں اور اسے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ا سب پر عذاب نازل فرمادے“ (ابن ماجہ، ترمذی)

ایک دوسری حدیث شریف میں ارشاد نبویؐ ہے۔

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے رہو، اور برائی سے روکتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل کر دے گا، پھر تم اس سے دعاء کرو گے تو وہ تمہاری دعاء بھی قبول نہیں کرے گا“۔ (ترمذی)

غور فرمایئے کہ اگر عام گناہوں سے لوگوں کو نہ روکنے پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہو سکتا ہے تو پھر شرک، جسے خود اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا گناہ (ظلم) قرار دیا ہے ---- کو نہ روکنے پر عذاب کیوں نازل نہ ہو گا؟ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

”جو شخص خلاف شرع کام ہوتا دیکھے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو پھر زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر دل سے ہی برا جانے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے“۔ (مسلم شریف)۔

پس اے اہل ایمان! اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچاؤ، اور ہر حال میں شرک کے خلاف جہاد کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہو، جو جان سے کر سکتا ہو وہ جان سے کرے، جو مال سے کر سکتا ہو وہ مال سے کرے، جو ہاتھ سے کر سکتا ہو وہ ہاتھ سے کرے، جو زبان سے کر سکتا ہو وہ زبان سے کرے، جو قلم سے کر سکتا ہو وہ قلم سے کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالاً وَّ جَاهِدُوْا بِأَمْوَالِكُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ذَالِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (٩:٤١)

ترجمہ: نکلو، خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ (سورہ توبہ آیت ۴۱)

اَلنِّیَّةُ

نیّت کے مسائل

مسئلہ ۱ **اعمال کے اجر و ثواب کا دارومدار نیت پر ہے۔**

عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ **إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ** رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت عمر بن خطاب ؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”اعمال کا دارومدار نیتوّں پر ہے ہر شخص کو اعمال کا بدلہ نیت کے مطابق ملے گا جس نے دنیا حاصل کرنے کی نیّت سے ہجرت کی اسے دنیا ملے گی اور جس نے کسی عورت سے نکاح کے لئے ہجرت کی (اسے عورت ہی ملے گی) پس مہاجر کی ہجرت کا صلہ وہی ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ أَخَذَ الْمُشْرِكُونَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ فَلَمْ يَتْرُكُوهُ حَتّٰى سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَكَرَ آلِهَتَهُمْ بِخَيْرٍ ثُمَّ تَرَكُوهُ فَلَمَّا اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **مَا وَرَآءَكَ قَالَ شَرٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَرَكْتُ حَتّٰى نِلْتُ مِنْكَ وَ ذَكَرْتُ آلِهَتَهُمْ بِخَيْرٍ قَالَ كَيْفَ تَجِدُ قَلْبَكَ قَالَ مُطْمَئِنًّا بِالْاِيْمَانِ قَالَ اِنْ عَادُوْا فَعُدْ** رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ (۲)

حضرت ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر ؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمّار بن یاسر ؓ کو مشرکوں نے پکڑ لیا اور اس وقت تک نہ چھوڑا (یعنی سزا دیتے رہے) جب تک انہوں

۱۔ کتاب بدء الوحی إلی رسول اللہ ﷺ

۲۔ کتاب المرتد باب المکرہ علی الردة

نے نبی اکرم ﷺ کو گالی نہ دی اور ان کے معبودوں کا بھلائی سے تذکرہ نہ کیا۔ جب حضرت عمار ؓ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا "کیا ہوا؟" حضرت عمار ؓ نے عرض کیا "بہت بُرا ہوا یا رسُول اللہ ﷺ! مجھے اس وقت تک نہیں چھوڑا گیا جب تک میں نے آپ ﷺ کے بارے میں نازیبا کلمات نہ کہے اور ان کے معبودوں کی تعریف نہیں کی۔" آپ ﷺ نے پوچھا "اپنے دل کی کیا کیفیت محسوس کرتے ہو؟" حضرت عمار ؓ نے عرض کیا "ایمان پر پُوری طرح مطمئن ہے" تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر یہ مشرک دوبارہ ایسا کریں تو تُو بھی ایسا ہی کرنا" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالی تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں (کی نیّت) اور اعمال دیکھتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (٢)

حضرت ابُودرداء ؓ کو نبی اکرم ﷺ کی بات پہنچی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو شخص (رات کو) اپنے بستر پر اس نیّت سے لیٹا کہ اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھے گا، لیکن اس کی آنکھوں پر نیند اس قدر غالب آگئی کہ صبح ہو گئی تو اسے اس کی نیّت کا ثواب مل جائے گا اور اس کی نیند اس کے رب کی طرف سے اس پر صدقہ شمار ہو گی۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

***

١- كتاب البر والصلة باب المسلم أخو المسلم لا يظلم و لا يخذله

٢- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الاول ، رقم الحديث ١٦٨٦

فَضْــلُ التَّوْحِيْــدِ

توحید کی فضیلت

مسئلہ ۲ کلمۂ توحید کا اقرار دینِ اسلام کا سب سے پہلا بنیادی رُکن ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ **ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو حاکم یمن بنا کر بھیجا تو فرمایا ”لوگوں کو (پہلے) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور پھر یہ کہ میں یعنی (محمد ﷺ) اللہ کا رسُول ہوں اس کی طرف دعوت دینا، اگر وہ اسے مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اسے بھی مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے وصول کی جائے گی اور ان کے فقراء کو دی جائے گی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳ غیر مسلم کلمۂ توحید کا اقرار کر لے تو اُسے قتل کرنا منع ہے۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَدْرَكْتُ رَجُلًا فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۔ کتاب الزکاۃ

وَسَلَّمَ أَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السِّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا حرقات (ایک گاؤں کا نام) میں ہم نے جُہینہ (قبیلہ کا نام) سے صبح کے وقت جنگ کی ایک آدمی سے میرا سامنا ہوا تو اُس نے لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ پڑھا لیکن میں نے اسے برچھی سے مار ڈالا۔ (بعد میں) میرے دل میں تشویش پیدا ہوئی (کہ میں نے غلط کیا یا صحیح) تو میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا "کیا اُس نے لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ کہا اور تُو نے اسے قتل کر ڈالا؟" میں نے عرض کیا "یا رُسول اللہ ﷺ ! اُس نے ہتھیار کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا" آپ نے فرمایا "کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ تجھے پتہ چل گیا اس نے خلوصِ دل سے کلمہ پڑھا تھا یا نہیں"؟ پھر آپ ﷺ بار بار یہی بات ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے آرزُو کی کاش میں آج کے روز مسلمان ہوا ہوتا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴ کلمۂ توحید پر ایمان گناہوں کے کفارہ کا باعث بنے گا۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ عَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ایک سفید کپڑے میں سو رہے تھے میں دوبارہ حاضر ہوا تب بھی آپ سو رہے تھے میں تیسری بار آیا تو آپ جاگ رہے تھے میں آپ کے پاس بیٹھ گیا آپ نے فرمایا "جس شخص نے لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ کہا اور اسی پر مرا وہ جنت میں

---

١ - كتاب الايمان باب تحريم قتل الكافر بعد قوله لا إله إلا ا لله

٢ - كتاب الايمان باب من مات لا يشرك با لله شيئا دخل الجنة

داخل ہو گا" میں نے عرض کیا" خواہ زنا کیا ہو خواہ چوری کی ہو؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "خواہ زنا کیا ہو خواہ چوری کی ہو۔" میں نے عرض کیا "خواہ زنا کیا ہو خواہ چوری کی ہو؟" آپ نے ارشاد فرمایا "خواہ زنا کیا ہو خواہ چوری کی ہو۔" یہ بات آپ نے تین بار فرمائی ' پھر چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا "خواہ ابُوذر کی ناک خاک آلود ہو" پس جب ابُوذر ؓ (آپ کی مجلس سے اٹھ کر) باہر آئے تو کہہ رہے تھے "خواہ ابُوذر کی ناک خاک آلوُد ہو"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا ؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَفَلَكَ عُذْرٌ ؟ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ بَلَى ، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً ، فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ: احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ ، وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ ، وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (١) (صَحِيح)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ علیہم اجمعین کہتے ہیں مَیں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ساری مخلُوق کے سامنے میری امّت کے ایک آدمی کو لائے گا اور اس کے سامنے (گناہوں) کے ننانوے دفتر رکھ دیئے جائیں گے ہر دفتر حد نگاہ تک پھیلا ہو گا' پھر اللہ تعالیٰ اُس آدمی سے پوچھے گا "تو اپنے ان اعمال میں سے کسی کا انکار کرتا ہے؟" کیا (نامہ اعمال تیار کرنے والے) میرے کاتبوں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ وہ آدمی کہے گا "نہیں یا اللہ" پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا (ان گناہوں کے بارے میں) "تیرے پاس کوئی عذر ہے؟" وہ آدمی کہے گا "نہیں یا اللہ" اللہ تعالیٰ پھر ارشاد فرمائے گا "اچھا ٹھہرو! ہمارے پاس تمہاری ایک نیکی بھی ہے اور آج تم پر کوئی ظلم نہیں ہو گا چنانچہ ایک کاغذ کا ٹکڑا لایا جائے گا جس میں أَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ تحریر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا "نامہ اعمال وزن ہونے کی جگہ چلے جاؤ" بندہ

١- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی ، رقم الحدیث ٢١٢٧

عرض کرے گا "یا اللہ اس چھوٹے سے کاغذ کے ٹکڑے کو میرے گناہوں کے ڈھیر سے کیا نسبت ہو سکتی ہے؟" اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا "بندے ! آج تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا" (یعنی ہر چھوٹے بڑے عمل کا حساب ضرور ہو گا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "گناہوں کے ڈھیر ترازو کے ایک پلڑے میں اور کاغذ کا ٹکڑا دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا" گناہوں کے دفتر ہلکے ثابت ہوں گے اور کاغذ کا ٹکڑا بھاری ہو جائے گا۔ (پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) "اللہ تعالیٰ کے نام سے زیادہ کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

Kitabosunnat.Com

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (حَسَنْ)

حضرت انس ؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے ابن آدم! تو جب تک مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے بخشش کی امیّد رکھے گا میں تجھ سے سرزد ہونے والا ہر گناہ بخشتا رہوں گا، اے ابن آدم! مجھے کوئی پرواہ نہیں اگر تمہارے گناہ آسمان کے کنارے تک پہنچ جائیں اور تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا۔ اے ابن آدم ! مجھے کوئی پرواہ نہیں اگر تو روئے زمین کے برابر گناہ لے کر آئے اور مجھے اس حال میں ملے کہ کسی کو میرے ساتھ شریک نہ کیا ہو تو میں روئے زمین کے برابر ہی تجھے مغفرت عطا کروں گا۔ (یعنی سارے گناہ معاف کروں گا)۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵ خلوصِ دل سے کلمۂ توحید کا اقرار کرنے والے کے لئے رسول اکرم ﷺ سفارش کریں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

۱- صحيح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۸۰۵

۲- كتاب العلم باب الحرص على الحديث

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "قیامت کے روز میری سفارش سے فیض یاب ہونے والے لوگ وہ ہیں جنہوں نے سچے دل سے یا (آپ نے فرمایا) جی جان سے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر نبی کے لئے ایک دعاء ایسی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے، تمام انبیاء نے وہ دعاء دنیا ہی میں مانگ لی لیکن میں نے اپنی دعاء قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ کر رکھی ہے میری شفاعت ان شاء اللہ ہر اس شخص کے لئے ہو گی جو اس حال میں مرا کہ اس نے کسی کو اللہ تعالی کے ساتھ شریک نہیں کیا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦ عقیدۂ توحید پر مرنے والا جنّت میں داخل ہو گا۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت عثمان ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اس حال میں مرے کہ اسے لا الہ الا اللہ کا علم (یقین) ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٧ خلوصِ دل سے کلمۂ توحید کا اقرار عرشِ الٰہی سے قُربت کا ذریعہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (٣) (صَحِيْح)

١- كتاب الايمان باب اثبات الشفاعة و اخراج الموحدين من النار
٢- كتاب الايمان باب الدليل على أن مات على التوحيد دخل الجنة
٣- صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الثالث ، رقم الحديث ٢٨٣٩

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب بندہ سچے دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸ خلوصِ دل سے کلمۂ توحید کی گواہی دینے والے پر جہنم حرام ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ! قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ يَا مُعَاذُ! قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ يَا مُعَاذُ! قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوا فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل ؓ رسولِ اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے تھے آپ ﷺ نے فرمایا "اے معاذ!" حضرت معاذ ؓ نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! آپ کا فرمانبردار حاضر ہے" آپ نے پھر فرمایا "اے معاذ!" حضرت معاذ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا فرمانبردار حاضر ہے" رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "جو شخص گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کر دے گا" حضرت معاذ ؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں لوگوں کو اس سے آگاہ نہ کر دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "پھر تو لوگ صرف اسی پر تکیہ کر لیں گے۔" (اعمال کی فکر نہیں کریں گے) چنانچہ حضرت معاذ ؓ نے گناہ سے بچنے کے لئے مرتے وقت یہ حدیث بیان کی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹ خلوصِ دل سے کلمۂ توحید کا اقرار کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ

---

۱ – کتاب الایمان باب الدلیل علی ان مات علی التوحید دخل الجنۃ

07577

أَحْمَدُ (١)

حضرت انس ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اس حال میں مرا کہ سچے دِل سے گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اور محمد ﷺ اللہ کے رسُول ہیں، وہ جنت میں داخل ہو گا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت توحید کی فضیلت کے بارے میں مذکورہ بالا تمام احادیث میں موحد کے جنت میں جانے کی ضمانت کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ موحد جیسے عمل چاہے کرتا رہے، وہ گناہوں کی سزا پائے بغیر سیدھا جنت میں چلا جائے گا، بلکہ ان تمام احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ موحد اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے گناہ معاف کئے جانے کے بعد جنت میں ضرور جائے گا، اور جس طرح مشرک کا دائمی ٹھکانہ جہنم ہے، اسی طرح موحد کا دائمی ٹھکانہ جنت ہو گا۔

* * *

١- سلسلة الاحاديث الصحيحة للالباني الجزء الخامس ، صفحه ٣٤٨

أَهَمِيَّةُ التَّوْحِيْدِ

توحید کی اہمیت

مسئلہ ۱۰ عقیدۂ توحید پر ایمان نہ لانے والے جہنّم میں جائیں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰه بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ** رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کہتے ہیں رسُول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تھا وہ آگ میں داخل ہو گا"۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ **مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں مَیں نے رسُول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جس نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا وہ جنّت میں داخل ہو گا' اور جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا ہو وہ جہنّم میں جائے گا"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱ توحید کا اقرار نہ کرنے والوں کو نبی سے قرابت داری بھی جہنّم کے عذاب سے نہیں بچا سکے گی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **أَهْوَنُ**

---

۱ – كتاب الايمان و النذور باب إذا قال و الله لا اتكلم اليوم

۲ – كتاب الايمان باب من مات لا يشرك بالله شيئا

أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسُول اللہ ﷺ نے فرمایا "جہنمیوں میں سے سب سے ہلکا عذاب ابُوطالب کو ہو گا وہ آگ کی دو جوتیاں پہنے ہوں گے جس سے ان کا دماغ کھول رہا ہو گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت دوسری حدیث مسئلہ نمبر ۹۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۲ رسُول اکرم ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو شرک کرنے کی بجائے قتل ہو جانے یا آگ میں جل جانے کی نصیحت فرمائی۔

عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ: لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مُوتَانٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَأَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲)

حضرت معاذ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دس باتوں کی تاکید فرمائی (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، خواہ تمہیں قتل کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔ (۲) اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا خواہ وہ تمہیں تمہارے اہل اور مال سے الگ ہونے کا حکم دیں۔ (۳) جان بوجھ کر فرض نماز ترک نہ کرنا کیونکہ جس نے فرض نماز جان بوجھ کر ترک کی وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت یا بخشش کے ذمّہ سے نکل گیا۔ (۴) شراب نہ پینا کیونکہ یہ تمام بے حیائیوں کا سرچشمہ ہے۔ (۵) گناہ سے بچنا کیونکہ گناہ سے اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے۔ (۶) میدان جنگ سے بھاگنے سے گریز کرنا خواہ لوگ مر رہے ہوں۔ (۷) جب (کسی جگہ وبا یا بیماری کے باعث) لوگ مرنے لگیں اور تم پہلے سے وہاں مقیم ہو تو وہیں ٹھہرے رہنا۔ (۸) اپنے اہل و عیال پر توفیق کے مطابق خرچ کرنا۔ (۹) اپنے اہل و عیال کو (دین پر چلانے کے لئے) لاٹھی کے استعمال سے گریز نہیں کرنا۔ (۱۰) اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں

– كتاب الايمان باب شفاعة النبى لابى طالب و التخفيف عنه بسببه

– صحيح الترغيب والترهيب للالبانى ، كتاب الصلاة الترهيب من ترك الصلاة تعمدا

انہیں ڈراتے رہنا۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳ عقیدۂ توحید پر ایمان نہ رکھنے والے کو اس کے نیک اعمال قیامت کے دن کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِينَ فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ قَالَ **لَا يَنْفَعُهُ إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ "جدعان کا بیٹا زمانہ جاہلیت میں صلہ رحمی کرتا تھا مسکین کو کھانا کھلاتا تھا کیا یہ کام اسے فائدہ دیں گے؟" آپ نے ارشاد فرمایا "اسے کچھ فائدہ نہ دیں گے کیونکہ اس نے کبھی یوں نہیں کہا "اے میرے رب! قیامت کے دن میرے گناہ معاف فرمانا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴ عقیدۂ توحید پر ایمان نہ رکھنے والے کو مرنے کے بعد کسی دوسرے شخص کی دعاء یا نیک عمل کا ثواب نہیں پہنچتا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰه بْنِ عَمْرٍو أَنَّ الْعَاصَ ابْنَ وَائِلٍ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَنْحَرَ مِائَةَ بَدَنَةٍ وَأَنَّ هِشَامَ بْنَ الْعَاصِ نَحَرَ حِصَّتَهُ خَمْسِينَ بَدَنَةً وَأَنَّ عَمْرواً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ **أَمَّا أَبُوكَ فَلَوْ كَانَ أَقَرَّ بِالتَّوْحِيدِ فَصُمْتَ وَتَصَدَّقْتَ عَنْهُ نَفَعَهُ ذٰلِكَ** رَوَاهُ أَحْمَدُ (٢)

حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ عاص بن وائل نے جاہلیت میں سو اونٹ قربان کرنے کی نذر مانی تھی ہشام بن عاص نے اپنے حصے کے پچاس اونٹ ذبح کر دیئے' لیکن حضرت عمرو ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا "اگر تمہارا باپ توحید پرست ہوتا اور تم اس کی طرف سے روزے رکھتے یا صدقہ کرتے تو اُسے ثواب مل جاتا"۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵ توحید کا اقرار نہ کرنے والوں کے خلاف حکومت وقت کو جنگ کرنے کا حکم ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **أُمِرْتُ**

١- كتاب الايمان باب الدليل على ان من مات على الكفر لا ينفعه عمل

٢- منتقى الاخبار كتاب الجنائز باب وصول ثواب القرب

أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُؤْمِنُوا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار کریں، مجھ پر ایمان لائیں، میری لائی ہوئی تعلیمات پر ایمان لائیں اگر وہ ایسا کریں تو انہوں نے اپنے خون (یعنی جانیں) اور اپنے مال مجھ سے بچا لئے مگر حق کے بدلے اور ان کے اعمال کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمّہ ہے"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ۱ - مگر حق کے بدلے کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ کوئی ایسا کام کریں جس کی سزا قتل ہو مثلاً قتل یا زنا یا مرتد ہونا وغیرہ تو پھر انہیں شریعت کے مطابق قتل کی سزا دی جائے گی۔
۲ - توحید کا اقرار نہ کرنے والے اگر اسلامی حکومت کے تحت ذمّی بن کر رہنا قبول کرلیں تو پھر ان کے خلاف جنگ نہیں ہوگی۔

* * *

- کتاب الایمان باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا إلہ إلا اللہ محمد رسول اللہ

اَلتَّوْحِیْدُ فِیْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ

توحید قرآن مجید کی روشنی میں

مسئلہ ۱۶ اللہ تعالیٰ خود توحید کی گواہی دیتا ہے-

شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَ الْمَلآئِكَةُ وَ أُولُوالْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (۱۸:۳)

”اللہ تعالیٰ نے خود شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں نیز فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی (یہی شہادت دیتے ہیں) واقعی اس زبردست اور حکیم کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں ہے-“ (سُورہ آلِ عمران آیت نمبر۱۸)

مسئلہ ۱۷ قرآن مجید نے لوگوں کو صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کی دعوت دی ہے-

وَ إِلٰـهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ (۱۶۳:۲)

”لوگو ! تمہارا اِلٰہ تو بس ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے-“ (سورہ بقرہ آیت نمبر۱۶۳)

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰـهًا آخَرَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ (۸۸:۲۸)

”اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے اِلٰہ کو نہ پکارو اس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں اس کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے‘ فرمانروائی اُسی کے لئے ہے اور اُسی کی طرف تم سب پلٹائے جانے والے ہو-“ (سُورہ قصص آیت نمبر۸۸)

لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ آبَآءِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ○ (۸:۴۴)

”اُس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں وہی زندگی عطا کرتا ہے وہی موت دیتا ہے وہ تمہارا بھی رب ہے

اور تمہارے آباء و اجداد جو گزر چکے ان کا بھی رب ہے۔" (سُورہ دخان، آیت نمبر۸)

مسئلہ ۱۸ تمام انبیاء کرام اور رُسولوں نے سب سے پہلے اپنی اپنی قوموں کو عقیدۂ توحید کی دعوت دی۔

۱۔ حضرت نوُح علیہ السلام

لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوْحًا إِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ إِنِّىْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ (۷:۵۹)

"ہم نے نوُح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا انہوں نے کہا "اے برادرانِ قوم! اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی اِلٰہ نہیں ہے میں تمہارے حق میں ایک ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں"۔ (سُورہ اعراف آیت نمبر۵۹)

۲۔ حضرت ہُود علیہ السلام

وَ إِلٰى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ أَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ (۷:۶۵)

"اور قومِ عاد کی طرف ہم نے اُن کے بھائی ہُود (علیہ السلام) کو بھیجا، انہوں نے کہا اے برادرانِ قوم! اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی اِلٰہ نہیں پھر کیا تم غلط روش سے پرہیز نہ کرو گے"؟ (سُورہ اعراف آیت نمبر۶۵)

۳۔ حضرت صالح علیہ السلام

وَ إِلٰى ثَمُوْدَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ ، قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوْهَا تَأْكُلْ فِىْ أَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ○ (۷:۷۳)

"اور قومِ ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو بھیجا انہوں نے کہا "اے برادرانِ م! اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی اِلٰہ نہیں ہے تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف کھلی دلیل آگئی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی اُونٹنی تمہارے لئے ایک نشانی ہے لہٰذا اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں چرتی پھرے اس کو کسی برے ارادے سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ ایک دردناک عذاب

تمہیں آ لے گا"۔ (سُورہ اعراف آیت نمبر ۷۳)

۴۔ حضرت شعُیب علیہ السلام

وَ إِلٰی مَدْیَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللهَ مَالَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُه ، قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَآءَ هُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ذَالِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٥ (۷:۸۵)

اور مدین والوں کی طرف ہم نے اُن کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا انہوں نے کہا "اے برادرانِ قوم! اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی اِلٰہ نہیں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آ گئی ہے لہٰذا وزن اور پیمانے پورے کرو لوگوں کو ان کی چیزوں میں گھاٹا نہ دو اور زمین میں فساد برپا نہ کرو جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی اسی میں تمہاری بھلائی ہے اگر تم واقعی مومن ہو"۔ (سُورہ اعراف آیت نمبر ۸۵)

۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

وَ إِبْرَاهِيْمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللهَ وَ اتَّقُوْهُ ذَالِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ إِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ أَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ إِفْكًا ، إِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ٥ (۲۹:۱۶_۱۷)

"اور ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا "اللہ کی بندگی کرو اور اسی سے ڈرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو، تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کر رہے ہو وہ تو محض بُت ہیں اور تم ایک جھوٹ گھڑ رہے ہو۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی تم پرستش کرتے ہو وہ تمہیں رزق تک دینے کا اختیار نہیں رکھتے (لہٰذا) اللہ تعالیٰ سے رزق مانگو اور اُسی کی بندگی کرو اور اُسی کا شکر ادا کرو۔ اُسی کی طرف تم بلائے جانے والے ہو۔" (سُورہ عنکبوت آیت نمبر ۱۶-۱۷)

۶۔ حضرت یُوسف علیہ السلام

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ إِلَّا أَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَا أَنْتُمْ وَ آبَآؤُكُمْ مَّآ أَنْزَلَ اللهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ، إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ ، أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ ذَالِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَ لٰكِنَّ

کثَرَ النَّاس لا یَعلَمُونَ ٥ (١٢:٤٠)

"اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی تم بندگی کر رہے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ بس چند نام
یں جو تم نے اور تمہارے آباء و اجداد نے رکھ لئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کوئی سند نازل نہیں
ی۔" (سُورہ یوسف آیت نمبر۴۰)

ے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

إنَّ اللهَ هُوَ رَبِّیْ وَ رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْهُ ، هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ٥ (٤٣:٦٤)

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب لہٰذا اُسی کی تم عبادت کرو
ہی سیدھا راستہ ہے"۔ (سورہ زخرف آیت نمبر۶۴)

۸۔ حضرت محمدﷺ

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا مُنْذِرٌ وَّ مَا مِنْ إِلٰهٍ إِلاَّ اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ٥ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
وَ مَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ٥ (٣٨:٦٥_٦٦)

"اے محمدؐ! کہہ دیجئے میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں کہ کوئی حقیقی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ جو
یکتا ہے سب پر غالب آسمانوں اور زمین کا مالک اور ان ساری چیزوں کا مالک جو ان کے درمیان ہیں وہ
زبردست بھی ہے اور بخشنے والا بھی"۔ (سورہ ص آیت نمبر۶۵-۶۶)

۹۔ دیگر تمام انبیاء کرام و رُسل

وَ مَآ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ إِلاَّ نُوْحِيْٓ إِلَيْهِ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلاَّ أَنَا فَاعْبُدُوْنِ
(٢١:٢٥)

"ہم نے تم سے پہلے جو رُسول بھی بھیجا ہے اس کو یہی وحی کی ہے کہ میرے سوا کوئی اِلٰہ نہیں
پس تم لوگ میری ہی بندگی کرو"۔ (سُورہ انبیاء، آیت نمبر۲۵)

مسئلہ ۱۹ کسی نبی نے اللہ تعالیٰ کے سوا اپنی یا کسی دوسرے کی بندگی کی
دعوت نہیں دی۔

ما کَانَ لِبَشَرٍ أَنْ یُّؤْتِیَهُ اللهُ الْکِتَابَ وَ الْحُکْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا

عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ○ (۷۹:۳)

"کسی انسان کا یہ کام نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کتاب اور نبوّت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کے بجائے تم میرے بندے بن جاؤ وہ تو یہی کہے گا کہ سچے ربّانی بنو جیسا کہ اس کی کتاب کی تعلیم کا تقاضا ہے جسے تم پڑھتے اور پڑھاتے ہو۔" (سُورہ آل عمران آیت نمبر۷۹)

مسئلہ ۲۰ عقیدۂ توحید انسان کی فطرت میں شامل ہے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (۳۰:۳۰)

"(اے نبی!) یکسو ہو کر اپنا رُخ اس دین (اسلام) کی سمت میں جما دو اور قائم ہو جاؤ اُس فطرت پر جس پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہُوئی ساخت بدلی نہیں جا سکتی یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" (سُورہ رُوم آیت ۳۰)

مسئلہ ۲۱ خالص عقیدۂ توحید ہی دنیا و آخرت میں امن و سلامتی کا ضامن ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ (۸۲:۶)

"جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ آلُودہ نہیں کیا انہی کے لئے امن ہے اور وہی راہ راست پر ہیں۔" (سورہ انعام آیت ۸۲)

مسئلہ ۲۲ عقیدۂ توحید پر ایمان لانے والے ہمیشہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے۔

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ○ (۱۲۲:۴)

"وہ لوگ جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں تو انہیں ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون اپنی بات میں سچا ہو گا۔؟" (سُورہ نساء آیت ۱۲۲)

سئلہ ۲۳ عقیدۂ توحید کے لئے ساری دنیا کے انسانوں کو قرآن مجید کی دعوت فکر !

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللهُ سَمْعَكُمْ وَ أَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلَى قُلُوبِكُمْ مَّنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ أُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ٥ (٦:٤٦)

(اے نبی) ان سے کہو کبھی تم نے یہ بھی سوچا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری بینائی اور تمہاری ماعت تم سے چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کونسا اِلٰہ ہے جو تو تمہیں واپس دلا سکتا ہو؟ دیکھو کس طرح بار بار ہم اپنے دلائل ان کے سامنے پیش کرتے ہیں پھر بھی یہ منہ موڑ لیتے ہیں۔ (سُورہ انعام آیت ۴۶)

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ أَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ٥ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيهِ أَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۞ (٢٨:٧١_٨٢)

اے نبی! ان سے کہو کبھی تم لوگوں نے غور کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ قیامت تک تم پر ہمیشہ کے لئے رات طاری کر دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کون سا اِلٰہ ہے جو تمہیں روشنی دلا دے کیا تم سنتے نہیں ہو؟ ان سے پوچھو، کبھی تم نے سوچا کہ اگر اللہ تعالیٰ قیامت تک تم پر ہمیشہ کے لئے دن طاری کر دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کونسا اِلٰہ ہے جو تمہیں رات لا دے تاکہ تم اس میں سکون حاصل کر سکو کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟ (سُورہ قصص آیت نمبر۷۱-۷۲)

أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ٥ أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۞ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ٥ (٥٦:٦٨_٧٠)

"کبھی تم نے آنکھیں کھول کر دیکھا، یہ پانی جو تم پیتے ہو اسے تم نے بادل سے برسایا ہے یا اس کے برسانے والے ہم ہیں؟ ہم چاہیں تو اسے سخت کھاری بنا کر رکھ دیں پھر تم شکر گزار کیوں نہیں بنتے؟" (سُورہ واقعہ آیت نمبر ۶۸ تا ۷۰)

فرأيتم مَّا تُمْنُوْنَ ٥ أَأَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُوْنَ ، نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ لْمَوْتَ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ٥ عَلَى أَنْ نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا علَمُوْنَ ٥ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُوْلَى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ٥ (٥٦:٥٨_٦٢)

”کبھی تم نے غور کیا' یہ نُطفہ جو تم ڈالتے ہو' اس سے بچّہ تم بناتے ہو یا اس کے بنانے
ہم ہیں؟ ہم نے تمہارے درمیان موت کو تقسیم کیا ہے' اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تم
شکلیں بدل دیں اور کسی ایسی شکل میں تمہیں پیدا کر دیں جس کو تم نہیں جانتے' اپنی پہلی پیدائش
تم جانتے ہی ہو' پھر کیوں سبق نہیں لیتے؟“ (سُورہ واقعہ' آیت ۵۸ تا ۶۲)

أَفَرَأَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ○ أَ أَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ ○ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْ
حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ○ إِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ○ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ○ (٥٦:٦٣_٦٨

”کبھی تم نے سوچا' یہ بیج جو تم بوتے ہو' ان سے کھیتیاں تم اگاتے ہو یا ان کے اگانے
ہم ہیں؟ ہم چاہیں تو ان کھیتوں کو بُھس بنا کر رکھ دیں اور تم طرح طرح کی باتیں بناتے رہ جاؤ کہ
تو اُلٹی چٹّی پڑ گئی' بلکہ ہمارے تو نصیب ہی پھوٹے ہوئے ہیں۔“ (سُورہ واقعہ آیت ۶۳ تا ۶۷)

وَ إِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِص
سَآئِغًا لِّلشَّارِبِيْنَ ○ (١٦:٦٦)

”اور تمہارے لئے مویشیوں میں بھی ایک سبق موجود ہے ان کے پیٹ سے گوبر اور خون
درمیان سے ہم ایک چیز تمہیں پلاتے ہیں یعنی کہ خالص دودھ جو پینے والوں کے لئے نہایت خوشگو
ہے۔“ (سُورہ نحل آیت نمبر۶۶)

فَلَوْلَآ إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ○ وَأَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ○ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْك
وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ○ فَلَوْلَآ إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ○ تَرْجِعُوْنَهَآ إِنْ كُنْت
صٰدِقِيْنَ○ (٥٦:٨٣-٨٧)

”اب اگر تم کسی کے محکُوم نہیں ہو اور اپنے اس خیال میں سچّے ہو تو جب مرنے والے کی جا
حلق تک پہنچ چکی ہوتی ہے اور تم آنکھوں دیکھ رہے ہوتے ہو کہ وہ مر رہا ہے' اس وقت اس کی
ہوئی جان کو واپس کیوں نہیں لے آتے؟“ (سُورہ واقعہ' آیت نمبر۸۳-۸۷)

***

تَعْرِيْــفُ التَّوْحِيْــدِ وَ أَنْوَاعُــهُ

توحید کی تعریف اور اس کی اقسام

مسئلہ ۲۴ توحید کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ توحید فِی الذّات، ۲۔ توحید فِی العبادت، ۳۔ توحید فِی الصّفات

مسئلہ ۲۵ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں واحد اور بے مثل ہے اس کی بیوی ہے نہ اولاد، ماں ہے نہ باپ۔ اس عقیدہ کو توحید فِی الذّات کہتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُواً أَحَدٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ابنِ آدم نے مجھے جھٹلایا ہے اور یہ اس کے لئے مناسب نہ تھا، ابنِ آدم نے مجھے گالی دی اور یہ اس کے لئے مناسب نہ تھا، رہا اس کا مجھے جھٹلانا تو وہ اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہرگز دوبارہ نہیں پیدا کرے گا جیسا کہ اُس نے پہلی دفعہ پیدا کیا، حالانکہ پہلے پیدا کرنا دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ آسان نہیں ہے اور اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے حالانکہ میں اکیلا بے نیاز ہوں نہ میری کوئی اولاد ہے اور نہ مَیں کسی کی اولاد ہُوں اور نہ کوئی میرا ہمسر ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶ ہر قسم کی عبادت مثلاً دُعاء، نذر، نیاز، استعانت، اِستمداد، اِستعاذہ

۱۔ کتاب التفسیر سورۃ قل ھو اللہ احد

' سجدہ اور اطاعت وغیرہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لائق ہے اس عقیدہ
توحید فی العبادات کہتے ہیں۔

عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَـ
يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ فَقَالَ يَا مُعَاذُ! هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰـ
قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْـ
وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَفَلَـ
أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا جسے عفیر کہا جاتا ہے' رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) پوچھا "اے معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟" میں نے عرض کیا "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں" آپ ﷺ نے فرمایا "بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ جو شخص شرک نہ کرے اُسے عذاب نہ دے۔" میں (معاذ) نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سناؤں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "ایسا نہ کرو کیونکہ پھر وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷ اللہ تعالیٰ اپنے صفات میں واحد' اور بے مثل ہے جن میں اس کا کوئی ہمسر نہیں اس عقیدہ کو توحید فی الصفات کہتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابوہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ننانوے (صفاتی) نام ہیں جو انہیں یاد کر لے وہ جنّت میں داخل ہو گا۔ اللہ طاق ہے اور طاق کو ہی پسند فرماتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت یاد کرنے سے مراد زبانی یاد کرنا یا ان ناموں کے وسیلے سے دعا کرنا یا ان پر ایمان لانا اور اطاعت کرنا ہے۔

۱-كتاب الجهاد باب اسم الفرس و الحمار

۲- كتاب الذكر والدعاء باب في أسماء الله عزوجل

اَلتَّوْحِیْدُ فِی الذَّاتِ

توحید ذات

مسئلہ ۲۸ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اکیلا اور بے مثل ہے اس کی بیوی ہے نہ اولاد، ماں ہے نہ باپ۔

مسئلہ ۲۹ اللہ تعالیٰ نہ کائنات کی کسی جاندار یا بے جان چیز میں مدغم ہے نہ اس کا جزء ہے، نہ ہی کائنات کی کوئی جاندار یا بے جان چیز اللہ تعالیٰ کی ذات میں مدغم ہے نہ اس کا جزء ہے۔

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ○ أَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ ○ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ○ ﴾ (۱۱۲:۱_۴)

کہو وہ اللہ یکتا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں، نہ اس کی کوئی اولاد ہے، نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔ (سورہ اخلاص آیت نمبر۱-۴)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ابن آدم نے مجھے جھٹلایا ہے اور یہ اس کے لئے مناسب نہ تھا، ابن آدم نے مجھے گالی دی اور یہ اس کے لئے مناسب نہ تھا، رہا اس کا مجھے جھٹلانا تو وہ اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہرگز دوبارہ نہیں

- کتاب التفسیر سورۃ قل ھو اللہ احد

پیدا کرے گا جیسا کہ اس نے پہلی دفعہ پیدا کیا' حالانکہ پہلے پیدا کرنا دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ آسان نہیں ہے اور اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے۔ حالانکہ میں اکیلا بے نیاز ہوں نہ میری کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرا ہمسر ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰ **اللہ تعالیٰ کی ذات اوّل (ازلی) اور آخر (ابدی) ہے جسے فنا نہیں۔**

مسئلہ ۳۱ **اللہ تعالیٰ ظاہر بیں نگاہوں سے پوشیدہ ہے لیکن اُس کی قدرت ہر چیز سے ظاہر ہے۔**

﴿ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ﴾ (۳:۵۷)

وہی اوّل بھی ہے اور آخر بھی' ظاہر بھی اور پوشیدہ بھی اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ (سورہ حدید آیت نمبر۳)

عَنْ سُهَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرْوِي ذٰلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت سہیل ؓ سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی سونے لگتا تو حضرت ابوصالح کہتے داہنی کروٹ پر لیٹو اور یہ دُعا پڑھو اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَ رَبَّ .. آخر تک "اے اللہ! زمین و آسمان اور عرشِ عظیم کے مالک! ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پالنہار! دانے اور گٹھلی کو زمین سے اگتے وقت پھاڑنے والے! تورات' انجیل اور قرآن کے نازل فرمانے والے! میں ہر چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے۔ اے اللہ! تو سب سے اوّل ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز

۱- کتاب الذکر و الدعاء باب الدعاء عند النوم

نہیں تو سب سے آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں تُو کائنات کی ہر چیز سے ظاہر ہے، تجھ سے بڑھ کر ظاہر کوئی چیز نہیں تو (ظاہر بیں نگاہوں سے) پوشیدہ ہے تجھ سے زیادہ پوشیدہ کوئی چیز نہیں ہمارا قرض ادا کر دے اور محتاجی دور کر دے ہمیں غنی بنا دے۔" ابوصالح یہ دُعاء حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور وہ رسُول اکرم ﷺ سے روایت کرتے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲ — اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ آسمانوں کے اوپر عرشِ عظیم پر جلوہ فرما ہے۔

﴿ اَللهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِه مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا شَفِيْعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ○ ﴾ (۴:۳۲)

"وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان ساری چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کے بعد عرش پر جلوہ فرما ہوا اُس کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی و مددگار ہے اور نہ کوئی اس کے آگے سفارش کرنے والا پھر کیا تم ہوش میں نہ آؤ گے۔" (سُورہ سجدہ آیت نمبر ۴)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا بزرگ و برتر پروردگار آسمان دُنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دُعاء کرے اور میں اس کی دُعاء قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے اپنی حاجات مانگے اور میں اُسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش چاہے اور میں اُسے بخش دوں؟" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت اللہ تعالیٰ اپنے علم قدرت اور اختیارات کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے۔

مسئلہ ۳۳ — قیامت کے دن اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ إِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○ (۷۵:۲۲-۲۳)

۱- كتاب الدعوات باب الدعاء نصف الليل

بہت سے چہرے اس دن تروتازہ اور بارونق ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ (سورہ القیامہ ' آیت نمبر۲۲۔۲۳)

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ ، لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت جریر بن عبداللہ ﷜ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے چودہویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا "(جنت میں) تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت اس دنیا میں کوئی انسان اللہ تعالی کا دیدار نہیں کرسکتا حتی کہ رسول اکرم ﷺ نے بھی اس دنیا میں اللہ تعالی کا دیدار نہیں کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "جو شخص یہ کہے کہ محمدؐ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے وہ جھوٹا ہے ۔" (بخاری و مسلم) قرآن مجید میں حضرت یونسؑ کا دیا گیا واقعہ بھی اس کی تصدیق کرتا ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سورہ اعراف آیت نمبر ۱۴۳۔

توحیدِ ذات کے بارے میں شرکیہ امور

۱۔ کسی فرشتے یا نبی یا کسی دوسری مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا یا بیٹی سمجھنا یا اللہ کی ذات کا جز سمجھنا یا اللہ کے نور سے نور سمجھنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر۲۹)

۲۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں "تین میں سے ایک اور ایک میں سے تین" کا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر۲۸)

۳۔ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات کو کائنات کی ہر چیز میں موجود سمجھنا "وَحدتُ الوُجود" کہلاتا ہے اس پر ایمان رکھنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر۲۸-۲۹)

۴۔ بندے کا اللہ کی ذات میں مدغم ہو جانے کا عقیدہ "وَحدتُ الشہود" کہلاتا ہے اس پر ایمان رکھنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر۲۸-۲۹)

۵۔ اللہ تعالیٰ کا بندے کی ذات میں مدغم ہو جانے کا عقیدہ "حُلول" کہلاتا ہے اس پر ایمان رکھنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر۲۸-۲۹)

---

۱ - کتاب التوحید باب قول اللہ تعالی وجوہ یومئذ ناضرۃ إلی ربھا ناظرۃ

اَلتَّوْحِیْدُ فِی الْعِبَادَةِ

توحید عبادت

مسئلہ ۳۴ عبادت کی تمام قسمیں (زبانی، مالی اور جسمانی) صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے مخصوص ہیں۔

﴿ قُلْ إِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ○ ﴾ (٦:١٦٢_١٦٣)

"کہو میری نماز، میرے تمام مراسم عبودیّت میرا جینا میرا مرنا سب کچھ اللہ تعالیٰ ربّ العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا میں ہوں۔" (سورہ انعام آیت ۱۶۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُوْلُ **التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمیں قرآن مجید کی کسی سُورۃ کی طرح تشہد بھی سکھایا کرتے تھے آپ ﷺ فرماتے "تمام زبانی بابرکت عبادتیں اور تمام بدنی و مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے (مخصوص) ہیں اے نبی! آپ پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رُسول ہیں"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

١- مشكوة ، باب التشهد فصل الاول

مسئلہ ۳۵ نماز کی طرح کا قیام یا بے حس و حرکت باادب ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اللہ تعالیٰ ہی کے لئے مخصوص ہے۔

﴿ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ٥ ﴾ (٢:٢٣٨)

”اپنی نمازوں کی حفاظت کرو اور (خاص طور پر) نماز عصر کی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اس طرح ادب سے کھڑے ہو جیسے فرمانبردار غلام کھڑے ہوتے ہیں۔“ (سورہ بقرہ آیت ۲۳۸)

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ **مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (١) (صَحِيْح)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ اس کے سامنے تصویر کی طرح (بے حس و حرکت اور باادب) کھڑے رہیں وہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶ رکوع اور سجدہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے مخصوص ہے۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ ﴾ (٧٧ : ٢٢)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! رکوع کرو، سجدہ کرو اور عبادت کرو اپنے رب کی اور نیک کام کرو تاکہ تم فلاح پا سکو۔“ (سورہ حج، آیت ۷۷)

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ قَالَ **أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ** قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ **فَلَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ** رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (٢) (صَحِيْح)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حیرہ (یمن کا شہر) آیا تو وہاں کے لوگوں کو اپنے حاکم کے

١- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الثالث رقم الحديث ٢٢١٢

٢- صحيح سنن ابو داؤد للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ١٨٧٣

آگے سجدہ کرتے دیکھا میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ (ان حاکموں کے مقابلے میں) سجدہ کے زیادہ حق دار ہیں چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ میں نے حیرہ کے لوگوں کو اپنے حاکم کے سامنے سجدہ کرتے دیکھا ہے حالانکہ آپ سجدہ کے زیادہ حق دار ہیں۔" رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اچھا بتاؤ اگر تمہارا گزر میری قبر پر ہو تو کیا تم میری قبر پر سجدہ کرو گے؟" میں نے عرض کیا "نہیں" نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "پھر اب بھی مجھے سجدہ نہ کرو اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس حق کے بدلے میں جو اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لئے مقرر کیا ہے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷ طواف (ثواب کی نیت سے کسی جگہ کے گرد چکر لگانا) اور اعتکاف (کسی جگہ ثواب کی نیت سے بیٹھنا) صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے مخصوص ہے۔

﴿ وَ عَهِدْنَآ إِلٰى إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِينَ وَ الْعَاكِفِينَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ ﴾ (۲:۱۲۵)

"اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) کو تاکید کی تھی کہ میرے اس گھر کو طواف، اعتکاف، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھو۔" (سورۃ بقرۃ آیت ۱۲۵)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کسی قبر پر بیٹھنے سے یہ بہتر ہے کہ آدمی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے اور کھال تک کو جلا ڈالے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو

– كتاب الجنائز باب الجلوس على القبور و الصلاة عليها

– صحيح مسلم ، كتاب الفتن باب لا تقوم الساعة حتى تعبد دوس ذى الخلصة

کی جب تک قبیلہ دوس کی عورتوں کی پیٹھیں ذِی الخلصہ کے گرد طواف نہ کرنے لگیں۔" (بخاری و مسلم)

وضاحت ذی الخلصہ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ دوس کا بت تھا جس کے گرد مشرک طواف کیا کرتے تھے۔

مسئلہ ٣٨ نذر، نیاز، منت اور چڑھاوا صرف اللہ تعالیٰ ہی کے نام کا ہونا چاہئے۔

﴿ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللهِ ۝ ﴾ (١٧٣:٢)

"بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر مُردار، خُون، خنزیر کا گوشت اور وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام کر دی جائے، حرام کر دیا ہے۔" (سُورہ بقرہ، آیت ١٧٣)

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فِيْ ذُبَابٍ وَ دَخَلَ النَّارَ رَجُلٌ فِيْ ذُبَابٍ قَالُوْا وَ كَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ : مَرَّ رَجُلَانِ عَلَى قَوْمٍ صَنَمٌ لَا يُجَاوِزُهٗ اَحَدٌ حَتّٰى يُقَرِّبُ لَه شَيْئاً فَقَالُوْا لِاَحَدِهِمَا قَرِّبْ ، لَيْسَ عِنْدِيْ شَيْءٌ اُقَرِّبُ قَالُوْا لَه قَرِّبْ وَ لَوْ ذُبَابًا فَقَرَّبَ ذُبَابًا فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَدَخَلَ النَّارَ وَ قَالُوْا لِلْآخَرِ : قَرِّبْ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُقَرِّبَ لِاَحَدٍ شَيْئًا دُوْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَضَرَبُوْا عُنُقَه فَدَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ (١)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک آدمی صرف مکھی کی وجہ سے جنت میں چلا گیا اور دوسرا جہنم میں" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے؟" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو آدمی ایک قبیلے کے پاس سے گزرے، اس قبیلے کا ایک بُت تھا جس پر چڑھاوا چڑھائے بغیر کوئی آدمی وہاں سے نہیں گزر سکتا تھا، چنانچہ ان میں سے ایک شخص سے کہا گیا کہ اس بُت پر چڑھاوا چڑھاؤ، اس نے کہا کہ میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں، قبیلے کے لوگوں نے کہا تمہیں چڑھاوا ضرور چڑھانا ہو گا خواہ مکھی ہی پکڑ کر چڑھاؤ، مسافر نے مکھی پکڑی اور بُت کی نذر کر دی لوگوں نے اسے جانے دیا اور وہ جہنم میں داخل ہو گیا، قبیلے کے لوگوں نے دوسرے آدمی سے کہا تم بھی کوئی چیز بُت کی نذر کرو، اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ عزّوجل کے علاوہ کسی دوسرے کے نام کا

---

١ - كتاب التوحيد ، للامام محمد بن عبدالوهاب باب ما جاء فى الذبح لغير الله

چڑھاوا نہیں چڑھاؤں گا' لوگوں نے اسے قتل کر دیا اور وہ جنّت میں چلا گیا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹ قُربانی صرف اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی دینی چاہیے۔

﴿ وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ إِنَّهُ لَفِسْقٌ وَ إِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ إِلٰى أَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَ إِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝ ﴾ (۶:۱۲۱)

"اور جس جانور کو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح نہ کیا گیا ہو اس کا گوشت نہ کھاؤ ایسا کرنا فسق ہے' شیاطین اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک و شبہات ڈالتے ہیں تاکہ (شیاطین کے ساتھی شرک کے لئے) تم سے جھگڑا کریں لیکن اگر تم نے ان کی اطاعت قبول کر لی تو تم مشرک ہو۔" (سُورہ انعام آیت نمبر ۱۲۱)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت علی ؓ کہتے ہیں رسُول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اس شخص پر جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے جو زمین کی حدیں تبدیل کرے جو اپنے والد پر لعنت کرے اور جو بدعتی کو پناہ دے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۰ دُعاء صرف اللہ تعالیٰ ہی سے براہ راست مانگنی چاہیے۔

﴿ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ ﴾ (۲:۱۸۶)

اے نبی! میرے بندے جب تم سے میرے متعلق پوچھیں (تو انہیں بتا دو) کہ میں ان کے قریب ہی ہوں جب کوئی دُعاء کرنے والا مجھ سے دُعاء کرتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں پس انہیں چاہیے کہ وہ میرا حکم مانیں مجھ پر ایمان لائیں تاکہ راہ راست پا لیں۔ (سُورہ بقرہ آیت ۱۸۶)

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ (وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ

۱۔ کتاب الاضاحی باب تحریم الذبح لغیر اللہ

عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ) رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (۱) (صَحِيْح)

حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "دُعاء عبادت ہے" پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "تمہارا رب کہتا ہے مجھ سے دُعاء کرو میں تمہاری دُعاء قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں میں انہیں جلد ہی رُسوا کر کے جہنّم میں داخل کروں گا"۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت دوسری حدیث مسئلہ نمبر ۵۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۴۱ پناہ صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنی چاہئے۔

﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۝ ﴾ (۱۱۴:۱_۶)

"کہو میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب' انسانوں کے بادشاہ' انسانوں کے حقیقی معبود کی' اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے' جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے' خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔" (سورہ الناس آیت ۱ تا ۶)

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رُسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی جگہ ٹھہرے اور یہ دُعاء پڑھے "میں اللہ تعالیٰ کے مکمّل کلمات کے ذریعے ساری مخلوقات کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں" تو اُسے اس جگہ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲ توکّل اور بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ ہی پر کرنا چاہئے۔

﴿ إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَ إِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ﴾ (۳:۱۶۰)

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۲۶۸۵

۲- باب الرقی باب الرقیة بتربة الارض

"اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد پر ہو تو کوئی طاقت تم پر غالب آنے والی نہیں اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کر سکتا ہے پس، سچے مومنوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرنا چاہئے۔" (سورہ آل عمران آیت ۱۶۰)

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (١) (صَحِيْح)

حضرت عمر بن خطاب ؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ "اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ پر توکل کرو جیسا توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اسی طرح رزق دے جس طرح پرندوں کو دیتا ہے۔ پرندے صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۳ رضا اور خوشنودی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طلب کرنی چاہئے۔

﴿ فَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ (۳۰:۳۸)

"رشتہ دار، مسکین اور مسافر کو اس کا حق ادا کرو یہی طرزِ عمل بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہتے ہیں اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔" (سورہ روم، آیت ۳۸)

كَتَبَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي عَلَيَّ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (٢) (صَحِيْح)

حضرت معاویہ ؓ نے امّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں لیکن طویل نہ ہو، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لکھا السلام علیکم، اللہ کی حمد و ثنا کے بعد، میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "جو شخص لوگوں کی ناراضگی مول لے کر اللہ تعالیٰ

صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۳۳۵۹

صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الثالث رقم الحديث ۱۹۶۷

کی رضا ڈھونڈھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے لوگوں سے مستغنی کر دیتا ہے' اور جو شخص لوگوں کی رضاجو
حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے لوگوں کے سپرد کر دی
ہے۔" والسلام علیکؓ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۴ تمام محبتوں پر غالب اللہ تعالیٰ ہی کی محبت ہونی چاہئے۔

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللهِ أَنْدَادًا يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللهِ وَ الَّذِيْنَ آمَنُوْ
أَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ﴾ (٢:١٦٥)

"لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سوا دُوسروں کو اس کا ہمسر اور مدِّمقابل
بناتے ہیں، اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی محبت اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہئے حالانکہ ایمان والے تو
اللہ تعالیٰ سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں۔" (سُورہ بقرہ آیت ۱۶۵)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيـ
وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ
الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَ
أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس شخص میں یہ تین خصلتیں
ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی (حقیقی) حلاوت اور مٹھاس محسوس کرے گا پہلی یہ کہ اللہ تعالیٰ او
رسول ﷺ سے باقی تمام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ محبت رکھتا ہو' دوسری یہ کہ کسی آدمی سے اللہ
تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہو' تیسری یہ کہ کفر جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے بچایا ہے اس کی طرف پلٹ
اسے اتنا ہی ناپسند ہو جتنا آگ میں داخل ہونا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۵ ہر قسم کے ڈر اور خوف پر اللہ تعالیٰ ہی کا خوف اور ڈر غالب ہونا چاہئے۔

﴿أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ۝ ﴾ (١٣:٩)

"کیا تم کافروں سے ڈرتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر
واقعی مومن ہو۔" (سورہ توبہ آیت ۱۳)

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۱- کتاب الایمان بیان خصال من اتصف بھن وجد حلاوۃ الایمان

مسئلہ ۳۶ دین اور دُنیا کے تمام معاملات میں اطاعت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی کرنی چاہیے۔

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلاً اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلاَلَةُ ﴾ (٣٦:١٦)

"ہم نے ہر امت میں ایک رُسول بھیجا اور اس کے ذریعے سب کو خبردار کر دیا کہ "اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور طاغوت کی اطاعت سے بچو اس کے بعد ان میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت بخشی اور کسی پر گمراہی مسلط ہو گئی۔" (سُورہ نحل آیت ۳۶)

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هَذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٌ (اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ) قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (١) (صَحِيح)

حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری گردن میں سونے کی صلیب تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اے عدی! اس بُت (صلیب) کو اتار پھینکو" میں نے (اس وقت) آپ ﷺ کو سُورہ برأت کی یہ آیت پڑھتے سنا "انہوں نے (یعنی اہل کتاب نے) اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا" تب (حضرت عدی کے سوال کے جواب میں) آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ وہ (اہلِ کتاب) اپنے علماء اور درویشوں کی (ظاہری) عبادت نہ کرتے تھے، لیکن جب علماء کسی چیز کو حلال کہتے تو وہ بھی اسے حلال جان لیتے اور جب علماء کسی چیز کو حرام ٹھہراتے تو وہ بھی اسے حرام جان لیتے۔" (اور یہی مطلب ہے علماء کو اللہ تعالیٰ کے سوا رب بنانے کا) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

توحیدِ عبادت کے بارے میں شرکیہ امور

۱۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی زندہ یا فوت شدہ نبی، ولی، غوث، قُطب یا اَبدال کے سامنے بے حس و حرکت، باادب ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۳۴)

١- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الثالث رقم الحديث ٢٤٧١

۲ - اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی زندہ یا فوت شدہ نبی، ولی، غوث، قطب یا اَبدال وغیرہ کے سامنے رکوع کی طرح جھکنا یا سجدہ کرنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۳۵)

۳ - کسی مزار پر ثواب کی نیت سے کم یا زیادہ وقت کے لئے قیام کرنا یا مجاور بن کر بیٹھنا یا طواف کرنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۳۶)

۴ - اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی زندہ یا فوت شدہ نبی، ولی، غوث، قطب یا ابدال وغیرہ سے دُعا مانگنا یا انہیں دُعا میں وسیلہ بنانا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۳۹)

۵ - مصیبت یا تکلیف میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی زندہ یا فوت شدہ نبی، ولی، غوث قطب یا ابدال وغیرہ کو پکارنا اُن سے فریاد کرنا یا اُن سے پناہ طلب کرنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۴۰)

۶ - اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی زندہ یا فوت شدہ نبی، ولی، غوث، قطب یا ابدال وغیرہ کے نام کا جانور ذبح کرنا یا ان کے نام کی نذر، نیاز دینا یا ان کی مَنت ماننا یا چڑھاوا چڑھانا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۳۸-۳۷)

۷ - دنیا یا آخرت میں نقصان کے ڈر سے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی فوت شدہ نبی، ولی، غوث، قطب یا اَبدال وغیرہ سے ڈرنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۴۴)

۸ - دنیا یا آخرت میں کامیابی کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی فوت شدہ نبی، ولی، غوث، قطب یا اَبدال وغیرہ کی رضا حاصل کرنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۴۲)

۹ - اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی زندہ یا فوت شدہ نبی، ولی، غوث، قطب یا اَبدال وغیرہ سے بڑھ کر محبت کرنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۴۳)

۱۰ - اللہ تعالیٰ کے بجائے کسی فوت شدہ نبی، ولی، غوث، قطب یا اَبدال وغیرہ پر توکّل کرنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۴۱)

۱۱ - اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حلال و حرام کے مقابلے میں کسی ولی، غوث، قطب، اَبدال یا مُرشد، کسی مذہبی راہنما یا کسی سیاسی لیڈر یا کسی پارلیمنٹ یا کسی اسمبلی وغیرہ کے متعین کردہ حلال و حرام پر عمل کرنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۴۵).

* * *

اَلتَّوْحِیْدُ فِــی الصِّفَـاتِ

توحید صفات

مسئلہ ۴۷ کائنات کی ہر چیز کا حقیقی مالک اور بادشاہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ إِلٰـهَ إِلاَّ هُـوَ اَلْمَلِـكُ الْقُـدُّوْسُ السَّـلاَمُ الْمُؤْمِـنُ الْمُهَیْمِـنُ الْعَزِیْـزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّـا یُشْـرِكُوْنَ ۝ ﴾ (۵۹:۲۳)

”وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں وہ بادشاہ ہے نہایت مقدّس ہے۔ سراسر سلامتی اور امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا، پاک ہے اللہ تعالیٰ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں۔“ (سورۃ حشر آیت نمبر۲۳)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِيْنَ بِشِمَالِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹے گا پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا پھر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ آج کہاں ہیں (دنیا میں) بڑے بننے والے اور تکبّر کرنے والے؟ پھر زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۸ کائنات میں حکومت اور فرمانروائی کے تمام اختیارات صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں۔

﴿ أَنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّٰهِ أَمَرَ أَلاَّ تَعْبُدُوْٓا إِلاَّ إِيَّاهُ ذَالِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِـنَّ أَكْـثَرَ النَّـاسِ لاَ يَعْلَمُـوْنَ ۝ ﴾ (۱۲:۴۰)

ـ مشکوة ، کتاب الفتن باب النفخ فی الصور فصل الاول

"حکم دینا صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے' اُسی نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے' یہی سیدھا راستہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" (سورۃ یوسف آیت ۴۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا فَنَزَلَتْ (وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا) قَالَ كَانَ هٰذَا الْجَوَابَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا "تم جتنی مرتبہ ہمارے پاس (اب) آتے ہو اس سے زیادہ مرتبہ کیوں نہیں آتے؟" اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اے نبی ہم تمہارے رب کے حکم کے بغیر نہیں آتے جو کچھ ہمارے آگے اور پیچھے ہے نیز جو کچھ اس کے درمیان ہے اس کا مالک وہی ہے اور تمہارا رب بھولنے والا نہیں" یہ آیت رسول اکرم ﷺ کے مطالبے کا جواب تھی۔ (جو آپؐ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے کیا تھا) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت مذکورہ آیت سورۃ مریم کی ہے آیت نمبر ۶۴

مسئلہ ۴۹ نظمِ کائنات اور امورِ کائنات کا مدبّر صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

﴿ اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ ﴾ (۱۳:۲)

"وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے آسمانوں کو ایسے ستونوں کے بغیر قائم کیا جو تم کو نظر آتے ہوں پھر وہ عرش پر جلوہ فرما ہوا' سورج اور چاند کو (ایک قانون کا) پابند بنایا' (کائنات کی) ہر چیز (اس کے حکم سے) ایک وقت مقرّر تک کے لئے چل رہی ہے اللہ تعالیٰ ہی (کائنات کے) سارے اُمور کی تدبیر فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ (اپنی توحید کی) نشانیاں کھول کھول کر بیان کر رہا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملاقات کا یقین کر لو۔" (سُورہ رعد آیت ۲)

عَنْ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

۱۔ کتاب التوحید باب قول اللہ : ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "اللہ تعالیٰ عزّوجل فرماتا ہے ابنِ آدم زمانے کو گالی دیتا ہے حالانکہ زمانہ تو میں ہوں دن رات میرے قبضۂ قدرت میں ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۰ زمین اور آسمان کے تمام خزانوں کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

﴿ قُلْ لَّآ أَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَ لَآ أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لَآ أَقُوْلُ لَكُمْ إِنِّيْ مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوْحٰٓى إِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ﴾ (۶:۵۰)

"اے نبی! ان سے کہو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے پھر ان سے پوچھو "کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم غور نہیں کرتے؟"" (سورہ انعام آیت نمبر ۵۰)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں آتی رات دن اس کی بخشش جاری ہے" آپ ﷺ نے فرمایا "ذرا غور کرو زمین و آسمان کی تخلیق پر اللہ تعالیٰ نے کتنا خرچ کیا لیکن اس سے اس کے خزانے میں کچھ بھی کمی نہیں ہوئی" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۱ قیامت کے روز سفارش کرنے کی اجازت دینے یا نہ دینے نیز سفارش قبول کرنے یا نہ کرنے کا سارا اختیار صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہو گا۔

﴿ أَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

۱- کتاب الفاظ من الادب باب النهی عن سب الدهر

۲- کتاب التوحید باب قول الله تعالی لما خلقت بیدی

قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا لَهُ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ٥
(٣٩:٤٣_٤٤)

"کیا اللہ کو چھوڑ کر ان لوگوں نے دوسروں کو سفارشی بنا رکھا ہے؟ ان سے کہو کیا وہ سفارش کریں گے خواہ ان کے اختیار میں کچھ بھی نہ ہو اور خواہ وہ (مردے تمہاری باتیں) سمجھتے بھی نہ ہوں؟ کہو سفارش ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے (جسے چاہے سفارش کی اجازت دے جسے چاہے نہ دے اور جس کی سفارش چاہے قبول کرے جس کی چاہے نہ قبول کرے) آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا وہی مالک ہے پھر اسی کی طرف تم سب (مرنے کے بعد) پلٹائے جانے والے ہو"۔ (سورہ زمر آیت ۴۳-۴۴)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ وَيَقُولُ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيلًا فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ(١)

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو اکٹھا کرے گا کہیں گے کہ اپنے پروردگار کے حضور کسی کی سفارش کروانی چاہئے تاکہ وہ اس تکلیف دہ جگہ سے ہمیں نجات دلا دے چنانچہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے

١- كتاب الرقاق باب صفة الجنة والنار

آپ وہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اور پھر اس میں اپنی رُوح پھُونکی فرشتوں کو حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں لہٰذا ہمارے رب کے حضوُر ہمارے ۔لئے سفارش کریں، حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے میں اس لائق کہاں اور اپنی خطائیں یاد کریں گے لوگوں سے کہیں گے آپ لوگ حضرت نوُح علیہ السلام کے پاس جائیں وہ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا، لوگ ان کے پاس (سفارش کا مطالبہ لے کر) جائیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطائیں یاد کریں گے اور لوگوں سے کہیں گے کہ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنایا ہے، لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطائیں یاد کریں گے ابراہیم علیہ السلام کہیں گے تم مُوسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ ان سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے چنانچہ لوگ مُوسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق کہاں اور اپنی خطائیں یاد کریں گے مُوسیٰ علیہ السلام کہیں گے تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے میں اس لائق کہاں البتہ تم لوگ محمد ﷺ کے پاس جاؤ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر رکھے ہیں چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور مَیں اپنے رب سے حاضری کی اجازت طلب کروں گا جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدے میں گِر پڑوں گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا پھر فرمائے گا ”اے محمد ﷺ سر اٹھاؤ اور مانگو دیئے جاؤ گے، بات کہو تو سنی جائے گی، سفارش کرو تو مانی جائے گی، چنانچہ (اجازت ملنے کے بعد) اپنا سر سجدے سے اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ حمد و ثنا کروں گا جو اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے سکھلائے گا اس کے بعد (لوگوں کے لئے) سفارش کروں گا چنانچہ میرے لئے حد مقرر کر دی جائے گی اس حد کے اندر جو لوگ ہوں گے (صرف) ان کو دوزخ سے نکال کر بہشت میں لے جاؤں گا پھر میں دوبارہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گا اور اسی طرح سجدہ میں گر پڑوں گا چنانچہ تیسری یا چوتھی بار میں عرض کروں گا ”پروردگار! اب تو جہنّم میں وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جو قرآن کے حکم کے مطابق ہمیشہ ہمیشہ جہنّم میں رہنے والے ہیں۔“ (یعنی کافر اور مشرک) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۲ قیامت کے روز جزاء یا سزا دینے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہو گا۔

﴿ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّ قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ○ ﴾ (۶۶:۱۰)

”اللہ تعالیٰ کافروں کے معاملے میں نوحؑ علیہ السلام اور لوطؑ علیہ السلام کی بیویوں کو بطور مثال پیش کرتا ہے وہ ہمارے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں مگر انہوں نے اپنے ان شوہروں سے خیانت کی (یعنی کافروں سے ساز باز کی) اور وہ دونوں (یعنی نوحؑ علیہ السلام اور لوطؑ علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان (بیویوں) کے کچھ بھی کام نہ آسکے دونوں سے کہہ دیا گیا کہ جاؤ آگ میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی (آگ میں) چلی جاؤ“ (سورہ تحریم آیت نمبر۱۰)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ (وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ) قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِيْ عَبْدِمَنَافٍ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر جب (قرآن مجید کی) یہ آیت نازل ہوئی وَ أَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ...... ”اے محمد (ﷺ)! اپنے رشتہ داروں کو (قیامت سے) ڈراؤ“ تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا ”اے قریش کے لوگو! یا ایسا ہی کوئی جملہ کہا، اپنی جانیں بچاؤ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کے سامنے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکوں گا اے عبدِمناف کے بیٹو! (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ کے سامنے میں تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا اے عباس بن عبدالمطلب میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا اے صفیہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی! میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آسکوں گا اور اے فاطمہ بنتِ محمد ﷺ! (دنیا میں) میرے مال سے جو چاہو مانگ لو (لیکن قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آسکوں گا“۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۴ گناہ معاف کرنے یا نہ کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

﴿ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ ۝ ﴾ (۹:۸۰)

۱۔ کتاب التفسیر باب قولہ : و أنذر عشیرتک الاقربین

"اے نبی! تم خواہ ان (منافقوں) کے لئے معافی کی درخواست کرو یا نہ کرو (ایک ہی بات ہے) اگر تم ستر مرتبہ بھی انہیں معاف کرنے کی درخواست کرو گے تو اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رُسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔" (سُورہ توبہ آیت ۸۰)

عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفعَلُ بِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ(۱)

حضرت اُمّ العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رُسول اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رُسول ہوں (مرنے کے بعد) میرے ساتھ کیا معاملہ ہو گا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۴ مشیّت اور ارادے کی تکمیل کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

مسئلہ ۵۵ اللہ تعالیٰ اپنی مشیّت اور ارادہ پُورا کرنے کے لئے کسی دوسرے کی مشیّت یا اجازت کا محتاج نہیں۔

﴿ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ○ ﴾ (۸۲:۳٦)

"اللہ تعالیٰ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام بس یہ ہے کہ اسے حکم دے ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔" (سُورہ یٰس آیت ۸۲)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاجَعَهُ فِي بَعْضِ الْكَلَامِ فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰه وَشِئْتَ ! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجَعَلْتَنِيْ مَعَ اللّٰهِ عَدْلًا (وَفِيْ لَفْظٍ نِدًّا) لَا بَلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَه رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک آدمی رُسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گفتگو کرتے ہوئے کہا "جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا ہے۔" (ایک روایت میں ہمسر کے الفاظ ہیں) آپ ﷺ نے ارشاد

كتاب الجنائز باب الدخول على الميت بعد الموت

۲- سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانى (۱-۱۳۹)

فرمایا "(ایسا نہ کہو) بلکہ یوں کہو جو اللہ تعالیٰ چاہے۔" اسے بخاری نے ادبُ المفرد میں روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۶ شریعت سازی، حلال و حرام اور جائز و ناجائز کے تعین کا اختیا صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

﴿ یَآ أَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ ﴾ (١:٦٦)

"اے نبی! تم کیوں اس چیز کو حرام کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہے، (کیا) تم اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے"۔ (سُورہ تحریم آیت نمبر۱)

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۴۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۵۷ علمِ غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

﴿ قُلْ لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَ لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَ مَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ ﴾ (١٨٨:٧)

"اے نبی ﷺ ان سے کہو میں اپنی ذات کے لئے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اللہ ہی جو کچھ چاہتا ہے ہوتا ہے اور اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں بہت سے فائدے اپنے لئے حاصل کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچتا، مَیں تو محض ایک خبردار کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں اُن لوگوں کے لئے جو میری بات سنیں" (سورہ اعراف آیت ۱۸۸)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَتِ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ تَلَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا

تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ) رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں ایک روز رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا"یارسول اللہ ﷺ ! قیامت کب آئے گی؟" آپ نے فرمایا"جس سے پوچھ رہے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا ہاں البتہ میں تجھے اس کی نشانیاں بتا دیتا ہوں (پہلی نشانی یہ ہے کہ) جب عورت اپنا مالک جنے تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے (دوسری نشانی یہ ہے کہ) جب برہنہ بدن اور برہنہ پاؤں پھرنے والے لوگ سردار بنیں تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے (تیسری نشانی یہ ہے کہ) جب ریوڑ چرانے والے بڑے بڑے محل تعمیر کریں تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے (پھر فرمایا) قیامت تو ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں‘ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ (سورہ لقمان آیت نمبر ۳۴) ترجمہ: ۱۔ قیامت کا وقت صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے -۲- وہی بارش برساتا ہے -۳- وہی جانتا ہے رحم مادر میں کیا ہے-؟ ۴- کوئی شخص یہ نہیں جانتا کل کیا کرے گا اور -۵- کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اسے کونسی جگہ پر موت آئے گی بے شک اللہ تعالیٰ (ہربات) جاننے والا اور باخبر ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت "عورت اپنا مالک جنے" کا مطلب یہ ہے کہ اولاد اپنے والدین کی اس قدر نافرمان ہو گی کہ ان کے ساتھ غلاموں اور لونڈیوں جیسا سلوک کرے گی۔

مسئلہ ۵۸ ہر وقت اور ہر جگہ بندوں کی دُعاء سُننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

مسئلہ ۵۹ ہر جگہ حاضر ناظر (اپنی قدرت اور علم کے ساتھ) صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

﴿ وَ إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَإِنِّیْ قَرِیْبٌ أُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ○ ﴾ (۱۸۶:۲)

"اور اے نبی میرے بندے جب تم سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتا دو کہ میں ان سے ب ہی ہوں پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے میں اس کی پکار سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں لہٰذا انہیں کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ لوگ راہ راست پا لیں"۔ (سورہ بقرہ ۱۸۶)

کتاب الایمان باب الایمان ماھو

﴿ وَ هُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ ﴾ (٥٧:٤)

"اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو اور جو کام بھی تم کرتے ہو اسے وہ دیکھ ر ہے" (سورہ حدید آیت ۴)

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت ابو موسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے لوگ بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا "اپنی جانوں پر نرمی کرو" (یعنی اپنی آواز نیچی رکھو) کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو بلکہ اُسے پکار رہے ہو جو (ہر جگہ) سننے والا ہے تمہارے نزدیک ہے اور (ہروقت اپنے علم اور قدرت کے سبب) تمہارے ساتھ ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۰ دِلوں میں چھپے بھید صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

﴿ وَ أَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ أَوِاجْهَرُوْا بِهٖ إِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ○ ﴾ (٦٧:١٣-١٤)

"تم لوگ خواہ آہستہ بات کرو یا اُونچی آواز سے (اللہ تعالیٰ کے لئے یکساں ہے کیونکہ) وہ دِلوں کے بھید جانتا ہے' کیا وہی نہ جانے گا جس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے؟ حالانکہ وہ باریک بین اور باخبر ہے"۔ (سورہ ملک آیت ۱۳–۱۴)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ بَعَثَ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْقُرَّاءِ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَعَرَضَ لَهُمْ هَؤُلَاءِ فَقَتَلُوهُمْ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَمَا رَأَيْتُهُ وَجَدَ عَلَى أَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٢)

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مہینہ بھر رکوع کے بعد قنوت پڑھتے رہے جس

۱– کتاب الذکر و الدعاء باب استحباب خفض الصوت بالذکر

۲– کتاب الجهاد و السیر باب دعاء الامام علی من نکث عهد

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس یا
س بنو سلیم کے قبائل کے لئے بددُعاء فرماتے رہے
ر قرا' (یعنی علماء) راوی کو (تعداد میں) شک ہے' بعض مشرکوں کے پاس (دین سکھانے کے لئے) بھیجے
سلیم کے لوگ مقابلے میں اُتر آئے اور اِن قرّاء کو قتل کر ڈالا حالانکہ بنُو سلیم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
رمیان عہد تھا (لیکن بنُو سلیم نے غدّاری کی) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا
نجیدہ کبھی نہیں دیکھا جتنا اس موقع پر دیکھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۱۔ دین و دنیا کی تمام بھلائیاں صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔

﴿ قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ
مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ ○ ﴾ (۳:۲۶)

"کہو اے اللہ! کائنات کے بادشاہ' تُو جسے چاہے حکومت دے' جس سے چاہے چھین لے جسے چاہے عزت بخشے اور جس کو چاہے ذلیل کرے' بھلائی تیرے اختیار میں ہے' بے شک تُو ہر چیز پر قادر ہے"۔ (سُورہ آلِ عمران آیت ۲۶)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعاء بکثرت مانگا کرتے "یا اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے"۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۲۔ دِلوں کو پھیرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيْبُوا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْا
أَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ أَنَّهٗ إِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ ﴾ (۸:۲۴)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو' اللہ تعالیٰ اور اس کے رُسول کی پکار پر لبیّک کہو جب کہ رُسول تمہیں اس چیز کی طرف بلاتا ہے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اُسی کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے"۔ (سُورہ انفال آیت ۲۴)

---

(۱)۔ مشکوۃ : باب جامع الدعاء فصل الاول

عَنْ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا الْمُؤْمِنِيْنَ مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ **يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلَى دِيْنِكَ.** قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِأَكْثَرِ دُعَاءِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلَى دِيْنِكَ قَالَ **يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلـ وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ** رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ(١) (صَحِيْح)

حضرت شہر بن حوشب ؓ کہتے ہیں میں نے اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا "رسول اکرم ﷺ جب آپ کے پاس ہوتے تو کونسی دُعاء سب سے زیادہ پڑھتے؟" حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "آپ ﷺ کی زیادہ تر دُعاء یہ ہوتی۔ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ (اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر جما دے) میں (اُمّ سلمہ) نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ ! آپ اکثر یہ دُعا کیوں مانگتے ہیں یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ آپ نے ارشاد فرمایا "اے اُمّ سلمہ ! کوئی آدمی ایسا نہیں جس کا دِل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو پھر جسے وہ چاہتا ہے (دین حق پر) قائم رکھتا ہے جسے چاہتا ہے (راہ راست) سے ہٹا دیتا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۳ **رزق دینے اور نہ دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔**

مسئلہ ۶۴ **رزق میں تنگی یا فراخی کرنے والا بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔**

﴿ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ إِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْأً كَبِيْرًا ۝ ﴾ (٣١:١٧)

"اور اپنی اولاد کو غربت کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی، درحقیقت اولاد کا قتل ایک بڑا گناہ ہے" (سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۱)

﴿ قُلْ إِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (٣٦:٣٤)

١- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الثالث رقم الحديث ٢٧٩٢

"اے نبی ان سے کہو میرا رب جسے چاہتا ہے کشادہ رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگ دیتا ہے لیکن ثر لوگ (اس کی حقیقت) نہیں جانتے" (سورہ سبا آیت ٣٦)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنِ اللّٰهِ بَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت ابوؔ ذر ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جو احادیث اللہ تبارک و تعالیٰ سے روایت رتے ہیں (ان میں سے ایک یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں پس مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا اے میرے بندو تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جسے میں پہناؤں پس تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں (لباس) پہناؤں گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٥ اولاد دینے یا نہ دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

مسئلہ ٦٦ بیٹے اور بیٹیاں دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

﴿ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ○ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا وَّ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ○ ﴾ (٤٢:٤٩- ٥٠)

"اللہ تعالیٰ زمین اور آسمان کی بادشاہی کا مالک ہے جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں ملا جلا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے"۔ (سورہ شوری آیت ٤٩-٥٠)

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَأَمَّا أُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَهَا أَيْضًا عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ أُخْتِهَا رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ عِنْدَهُ وَلَمْ تَلِدْ لَهُ شَيْئًا رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (٢)

ابن شہاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بنتِ محمد ﷺ کے بعد ان کی بہن حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کا نکاح بھی حضرت عثمان بن عفّان ؓ سے ہی کر دیا'

١- كتاب العلم باب في تحريم الظلم

٢- الذرية الطاهرة النبوية رقم الحديث ٧٥

حضرت رقیہؓ رضی اللہ عنہا حضرت عثمانؓ کے عقدِ نکاح میں ہی فوت ہوئیں لیکن ان کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۷ صحت اور شفا دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

﴿ اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ○ وَ الَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ ○ وَ إِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ○ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ○ وَالَّذِیْ أَطْمَعُ أَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ○ ﴾ (٦٦:٧٨-٨٢)

"اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا وہی میری راہنمائی فرماتا ہے وہی مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب بیمار ہو جاتا ہوں تو مجھے شفا دیتا ہے وہی مجھے موت دے گا اور پھر دوبارہ زندگی بخشے گا اُسی سے میں امید رکھتا ہوں کہ روزِ جزا میری خطا معاف فرمائے گا"۔ (سُورہ شعراء آیت نمبر ۷۸ تا ۸۲)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ يَمْسَحُهُ بِيَمِينِهِ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ بعض بیمار لوگوں کے جسم پر داہنا ہاتھ پھیرتے اور یہ دُعاء فرماتے " أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ....... "اے لوگوں کے رب! بیماری دور فرما اور شفا عنایت کر کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے اصل شفا وہی ہے جو تو عنایت فرمائے ایسی صحت عطا فرما کہ کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۸ ہدایت دینا صرف اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔

﴿ إِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ أَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ○ ﴾ (٢٨:٥٦)

"اے نبی تم جسے چاہو اسے ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے خوب واقف ہے جو ہدایت قبول کرنے والے ہیں"۔ (سُورہ قصص آیت ۵۶)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنِ اللَّهِ

---

۱ – کتاب الطب باب مسح الراقی فی الوجع بیده الیمنی

بارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ رَوَاهُ سْلِمٌ (۱)

حضرت ابُوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جن حدیثوں میں نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے ـے میں ہدایت دوں پس مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۹ نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی توفیق دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

﴿ إِنْ أُرِيْدُ إِلاَّ الْإِصْلاَحَ مَااسْتَطَعْتُ وَ مَا تَوْفِيْقِيْ إِلاَّ بِا للهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ إِلَيْهِ أُنِيْبُ ○ ﴾ (۱۱:۸۸)

”حضرت شعیب نے اپنی قوم سے کہا، میں تو اپنی استطاعت کے مطابق اصلاح کرنا چاہتا ہوں اور جو کچھ کرنا چاہتا ہوں اس کا سارا انحصار اللہ تعالیٰ کی توفیق پر ہے اُسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف رُجوع کرتاہوں۔“ (سُورہ ہود آیت ۸۸).

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ يَا مُعَاذُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۲) (صَحِيْح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رُسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ”اے معاذ ! اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے تم سے بہت محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم ! مجھے تم سے بہت محبت ہے“ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اے معاذ ! میں تجھے تاکید کرتاہوں کہ کسی (فرض) نماز کے بعد یہ کلمات کہنا نہ چھوڑنا رَبِّ أَعِنِّيْ عَلَى ذِكْرِكَ ... ترجمہ ”یا اللہ ! مجھے اپنا ذکر، شکر اور بہترین عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔“ اسے احمد اور ابوداوٗد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۰ نفع اور نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

مسئلہ ۷۱ تقدیر کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

۱- كتاب العلم باب تحريم العلم
۲- صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث

﴿ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ ﴾ (۴۸:۱۱)

”(اے نبی ﷺ) ان منافقوں سے کہو کون ہے جو تمہارے معاملے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو روکنے کا کچھ بھی اختیار رکھتا ہے اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا نفع پہنچانا چاہے؟ تمہارے اعمال سے اللہ تعالیٰ پوری طرح باخبر ہے“۔ (سورہ فتح آیت نمبر۱۱)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَإِنْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (۱) (صَحِيْح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک دن میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے (سوار) تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا”اے لڑکے میں تجھے چند کلمے سکھاتا ہوں (جو یہ ہیں) اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر اللہ تعالیٰ (دین و دنیا کے فتنوں میں) تمہاری حفاظت فرمائے گا‘ اللہ تعالیٰ کو یاد کر تو‘ تو اسے اپنے ساتھ پائے گا‘ جب سوال کرنا ہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے سوال کر‘ جب مدد مانگنا ہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مانگ‘ اور اچھی طرح جان لے کہ اگر سارے لوگ تجھے نفع پہنچانے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو تجھے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے‘ قلم (تقدیر لکھنے والے) اٹھا لئے گئے ہیں اور صحیفے جن میں تقدیر لکھی گئی ہے خشک ہو چکے ہیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت تقدیر کی دو قسمیں ہیں پہلی تقدیر مبرم (یعنی فیصلہ کن) یہ کسی صورت میں نہیں بدلتی‘ دوسری تقدیر معلق‘ یہ دُعاء کرنے سے بدل جاتی ہے‘ اور اس کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں لکھا جا چکا ہے فلاں شخص کی فلاں تقدیر فلاں دُعاء کرنے سے بدل جائے گی‘ تقدیر معلق کے بارے ہی میں رُسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے لا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلاَّ الدُّعَاءُ یعنی تقدیر نہیں بدلتی مگر دعاء سے۔

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث

مسئلہ ۷۲ زندگی اور موت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

﴿ هُوَالَّذِيْ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ فَاِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ ﴾

(۶۸:۴۰)

”وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور جب کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو بس یک حکم دیتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے“ (سورہ مومن آیت ۶۸)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا أَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ تَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: **اللّٰهُ** رواه البخاري -- وَ فِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرِ الإسْمَاعِيلِي فِيْ صَحِيحِهِ قَالَ: مَنْ **يَمْنَعُكَ مِنِّي**؟ فَقَالَ كُنْ خَيْرَ آخِذٍ أَوْرَدَهُ النَّوَوِيُّ(۱)

حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ غزوہ ذاتِ الرّقاع میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے (دورانِ سفر) ایک گھنے سائے والا درخت آیا جسے ہم نے رسُول اللہ ﷺ کے (آرام کے لئے) چھوڑ دیا اتنے میں ایک مشرک آدمی آیا اور رسُول اللہ ﷺ کی تلوار جو' درخت کے ساتھ لٹک رہی تھی' سونت کر بولا ”کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو (یا نہیں)؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”نہیں“ مشرک کہنے لگا تو تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے' ابوبکر اسماعیلی نے اپنی صحیح میں یہ بات بھی روایت کی ہے (کہ جب) مشرک نے کہا ”تمہیں مجھ سے کون بچائے گا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ“ اس پر تلوار مشرک کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر پڑی اور رسول اللہ ﷺ نے اٹھالی پھر آپ ﷺ نے پوچھا ”تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟“ مشرک نے کہا ”تم بہتر پکڑنے والے بنو۔“ (یعنی مجھ پر رحم کرو اور چھوڑ دو) اسے نووی نے ذکر کیا ہے۔

توحیدِ صفات کے بارے میں شرکیہ امور

۱۔ امُورِ کائنات اور نظمِ کائنات کی تدبیر میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے نبی' ولی' غَوث' قُطب یا ابدال کو شریک سمجھنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر۴۸)

۲۔ زمین و آسمان کے تمام خزانوں میں تصرّف کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اس میں کسی نبی' ولی'

۔ ریاض الصالحین ، باب فی الیقین و التوکل الجزء الاول ۲۶۷

غوثؑ، قطب یا ابدال کو شریک سمجھنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر۴۹)

۳ ۔ قیامت کے روز کسی کو سفارش کرنے کی اجازت دینے یا نہ دینے، سفارش قبول کرنے یا کرنے، کسی کو ثواب یا عذاب دینے، کسی کو پکڑنے یا چھوڑنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہو گا تعالیٰ کے اس اختیار میں کسی نبیؑ، ولی، غوث قطب یا ابدال وغیرہ کو شریک سمجھنا شرک ہے۔ (ملاحظہ مسئلہ نمبر۵۰)

۴ ۔ غیب کا علم رکھنے والا اور ہر جگہ حاضر و ناظر صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے کسی نبیؑ، ولی، غوث، قطب ابدال وغیرہ کو عالمُ الغیب یا حاضر ناظر سمجھنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر۵۶، ۵۸)

۵ ۔ دلوں کو پھیرنے والا، ہدایت دینے والا، نیکی کی توفیق دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے کسی نبیؑ، ولی غوث، قطب یا ابدال کو اس پر قادر سمجھنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر۶۱، ۶۷، ۶۸)

۶ ۔ رزق کی تنگی یا فراخی، صحت اور بیماری، نفع اور نقصان، زندگی اور موت دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے کسی نبیؑ، ولی، غوث، قطب یا ابدال کو اس پر قادر سمجھنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۶۲، ۶۳، ۶۶، ۶۹، ۷۱)

۷ ۔ اولاد دینے یا نہ دینے والا بیٹے اور بیٹیاں دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے کسی نبیؑ، ولی، غوث قطب یا ابدال وغیرہ کو اس پر قادر سمجھنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر۶۴، ۶۵)

۸ ۔ دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں کسی نبیؑ، ولی، غوث، قطب یا ابدال وغیرہ کو اس میں شریک سمجھنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر۶۰)

۹ ۔ دِلوں میں چھپے راز اور بھید صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کسی نبیؑ، ولی، غوث، قطب یا ابدال وغیرہ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا شرک ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر۵۹)

☆ ☆ ☆

تَعْرِيْفُ الشِّرْكِ وَ أَنْوَاعُهُ

شرک تعریف اوراس کی اقسام

مسئلہ ۷۳ شرک کی دوٗ قسمیں ہیں (۱) شرکِ اکبر (۲) شرکِ اصغر۔

مسئلہ ۷۴ اللہ تعالیٰ اپنی ذات، عبادات اور صفات میں اکیلا اور بے مثل ہے کسی جاندار یا بے جان، زندہ یا فوت شدہ مخلوق کو اس کی ذات میں یا عبادت میں یا اس کی صفات میں شریک کرنا یا اس کے ہمسر سمجھنا شرکِ اکبر کہلاتا ہے۔

مسئلہ ۷۵ شرکِ اکبر کا مُرتکب ہمیشہ ہمیشہ جہنّم میں رہے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اس حال میں مرا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا تھا وہ آگ میں داخل کیا جائے گا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۶ شرک فی الذات، شرک فی العبادات اور شرک فی الصّفات کے علاوہ بعض ایسے دیگر اُمور جن کے لئے احادیث میں شرک کا لفظ استعمال ہوا ہے مثلاً ریا یا غیر اللہ کی قسم کھانا وغیرہ شرکِ اصغر کہلاتا ہے۔

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالُوا وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ

۱۔ کتاب الایمان والنذور إذا قال و الله لا اتکلم الیوم

الرِّیَاءُ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱)

حضرت محمود بن لبید ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "تمہارے بارے میں مجھے جن چیزوں کا خوف ہے ان میں سب سے زیادہ ڈرانے والی چیز شرکِ اصغر ہے ۔" صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین۔ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! شرکِ اصغر کیا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ریاء۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ۱۔ شرکِ اصغر کی دیگر مثالیں "شرکِ اصغر" کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ شرکِ اکبر کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا جبکہ شرکِ اصغر کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا لیکن کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے جس کی سزا جہنم ہے (جب تک اللہ چاہے) یاد رہے شرکِ اصغر سے توبہ نہ کرنا شرک اکبر کا باعث بن سکتا ہے۔

مسئلہ ۷۷ **شرکِ خفی سے مراد چھپا ہوا شرک ہے جو انسان کے اندر کی چھپی ہوئی کیفیت کا نام ہے، شرکِ خفی شرکِ اصغر بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ ریاکار کا شرک اور شرکِ اکبر بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ منافق کا شرک۔**

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ أَلَا **أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ؟** قَالَ قُلْنَا بَلَى! فَقَالَ **الشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ** رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ (۲) (صَحِيْح)

حضرت ابوسعید ؓ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم لوگ آپس میں مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس کا مجھے تمہارے بارے میں مسیح دجال سے بھی زیادہ خوف ہے۔" ہم نے عرض کیا "کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ!" (ضرور بتائیے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "وہ ہے شرکِ خفی یعنی یہ کہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو اور جب اسے محسوس ہو کہ کوئی اُسے دیکھ رہا ہے تو اپنی نماز لمبی کر دے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❖ ❖ ❖

---

۱ - مشکوۃ ، باب الریاء والسمعة فصل الثالث

۲ - صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۳۳۸۹

اَلشِّرْكُ فِیْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ

شرک قرآن مجید کی روشنی میں

مسئلہ ۷۸ شرک سب سے بڑی جہالت ہے۔

مسئلہ ۷۹ شرک تمام نیک اعمال کو ضائع کر دیتا ہے خواہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔

قُلْ أَفَغَيْرَ اللهِ تَأْمُرُوْنِّيْ أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُوْنَ ○ وَ لَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيْكَ وَ إِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ○ (۳۹:٦٤-٦٥)

"(اے نبی ﷺ) ان سے کہو پھر کیا اے جاہلو ! تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی بندگی کرنے کے لئے مجھ سے کہتے ہو؟ (حالانکہ) تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارے میں رہو گے"۔ (سورہ زمر آیت ۶۴-۶۵)

مسئلہ ۸۰ شرک انسان کو آسمان کی بلندیوں سے زمین کی پستی میں گرا دیتا ہے' جہاں وہ مسلسل مختلف گمراہیوں میں دھنستا چلا جاتا ہے حتی کہ ہلاک اور برباد ہو جاتا ہے۔

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ○ (۲۲:۳۱)

"اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا وہ گویا آسمان سے گر پڑا اب یا تو اسے پرندے (یعنی شیاطین) اچک لے جائیں گے یا ہوا (خواہشات نفس) اس کو ایسی جگہ لے جا کر پھینک دے گی جہاں اس کے چیتھڑے اڑ جائیں گے۔" (سورہ حج آیت ۳۱)

مسئلہ ۸۱ مشرک کو توحید کا ذکر بڑا ناگوار محسوس ہوتا ہے۔

وَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَ إِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهٖ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ○ (٣٩:٤٥)

"جب ایک اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل کڑھنے لگتے ہیں اور جب اس کے سوا دوسروں کا ذکر ہوتا ہے تو یکایک خوشی سے کھِل اٹھتے ہیں"۔ (سورہ زمر آیت ۴۵)

مسئلہ ۸۲ شرک کے معاملے میں والدین یا کسی عالم یا کسی مُرشد کی اطاعت کرنا حرام ہے۔

وَ وَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَ إِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلاَ تُطِعْهُمَا إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ○ (٢٩:٨)

"ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ وہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے لیکن اگر والدین زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی (ایسے معبود) کو شریک ٹھہرائے جسے (شریک کی حیثیت سے) تو نہیں جانتا تو ان کی اطاعت نہ کر، میری ہی طرف تم سب کو پلٹ کر آنا ہے پھر میں تم کو بتاؤں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو" (سُورہ عنکبوت آیت ۸)

مسئلہ ۸۳ مشرک مرد یا عورت کا توحید پرست عورت یا مرد سے نکاح حرام ہے۔

وَلاَ تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَ لَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَ لاَ تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ أَعْجَبَكُمْ ○ (٢:٢١)

"مشرک عورتوں سے نکاح ہرگز نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں ایک مومن لونڈی مشرک آزاد عورت سے بہتر ہے اگرچہ وہ (یعنی مشرک عورت) تمہیں پسند ہی ہو اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے بھی ہرگز نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں، ایک غلام مومن، آزاد مشرک سے بہتر ہے خواہ وہ مشرک تمہیں کتنا ہی پسند ہو۔" (سورہ بقرہ آیت ۲۲۱)

مسئلہ ۸۴ حالتِ شرک میں فوت ہونے والے مشرکوں کے لئے دُعائے مغفرت کرنا منع ہے۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْا أُوْلِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ

مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ○ (۹:۱۱۳)

"نبی کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں زیبا نہیں ہے کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دُعاء کریں چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ جہنّم کے مستحق ہیں" (سُورہ توبہ آیت ۱۱۳)

مسئلہ ۸۵ مشرک پر جنّت حرام ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنّم میں رہے گا۔

وَ قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ اعْبُدُوْا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ ○ (۵:۷۲)

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے (اپنی قوم بنی اسرائیل) سے کہا' اے بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی' جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایااس پر اللہ تعالیٰ نے جنّت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا جہنّم ہے' اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔" (سورہ مائدہ آیت نمبر۷۲)

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أُوْلٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ○ (۹۸:۶)

"اہلِ کتاب اور مُشرکین میں سے جن لوگوں نے کُفر کیا وہ یقیناً جہنّم کی آگ میں جائیں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے ایسے لوگ بدترین مخلوق ہیں"۔ (سُورہ بیّنہ آیت نمبر۶)

مسئلہ ۸۶ حقیقتِ شرک سمجھانے کے لئے قرآن مجید کی چند حکیمانہ مثالیں۔

۱ ــ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ إِتَّخَذَتْ بَيْتًا وَ إِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْكَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ (۲۹:۴۱)

"جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سرپرست بنا لئے ہیں ان کی مثال مکڑی جیسی ہے جو اپنا ایک گھر بناتی ہے اور سب گھروں سے زیادہ کمزور گھر مکڑی کا ہی ہوتا ہے کاش یہ لوگ اس حقیقت کو جانتے" (سُورہ عنکبوت آیت ۴۱)

۲ ــ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ إِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ

يَخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهُ وَ إِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لاَّ يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ○مَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِنَّ اللهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ○ (٢٢:٧٣-٧٤)

www.KitaboSunnat.com

”اے لوگو! ایک مثال دی جاتی ہے اسے ذرا غور سے سنو‘ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن معبودوں کو تم پکارتے ہو وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ مکھی اگر ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اسے چھڑا بھی نہیں سکتے‘ مدد چاہنے والے بھی کمزور اور جن سے مدد چاہی جاتی ہے وہ بھی کمزور‘ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر ہی نہیں پہچانی جیسا کہ اس کے پہچاننے کا حق تھا حقیقت یہ ہے کہ قوت اور عزت والا تو اللہ ہی ہے“۔ (سورہ حج آیت ۷۳-۷۴)

۳- وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ لاَ يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلاَّ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَ مَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ إِلاَّ فِيْ ضَلاَلٍ○ (١٣:١٤)

”اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جنہیں یہ (مشرک) لوگ پکارتے ہیں وہ (معبودان باطل) ان کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتے انہیں پکارنا تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر اس سے درخواست کرے کہ تو میرے منہ تک پہنچ جا‘ حالانکہ پانی اس تک پہنچنے والا نہیں بس اسی طرح کافروں کی دعائیں بیکار جانے والی ہیں۔“ (سورہ رعد آیت ۱۴)

٤- ضَرَبَ اللهُ مَثَلاً رَّجُلاً فِيْهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُوْنَ وَ رَجُلاً سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لاَ يَعْلَمُوْنَ ○ (٣٩:٢٩)

”اللہ تعالیٰ ایک مثال دیتا ہے‘ ایک غلام تو وہ ہے جس کے مالک ہونے میں بہت سے کج خلق آقا شریک ہیں جو اسے اپنی اپنی طرف کھینچتے ہیں اور دوسرا شخص مکمل طور پر صرف ایک ہی آقا کا غلام ہے‘ کیا ان دونوں کا حال یکساں ہو سکتا ہے؟ الحمد للہ (ایسا نہیں) مگر اکثر لوگ نہیں جانتے“۔ (سورہ زمر آیت ۲۹)

٥- ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلاً مِّنْ أَنْفُسِكُمْ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاءَ فِيْ مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ كَذَالِكَ نُفَصِّلُ الْآيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ (٣٠:٢٨)

”اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ذات سے ہی ایک مثال دیتا ہے کیا تمہارے ان غلاموں میں سے جو

تمہاری ملکیت میں ہیں کچھ غلام ایسے بھی ہیں جو ہمارے دیئے ہوئے مال و دولت میں تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہوں اور کیا تم ان سے اس طرح ڈرتے ہو جس طرح آپس میں اپنے ہمسروں سے ڈرتے ہو؟ اس طرح ہم آیت کھول کر پیش کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں"۔ (سُورہ رُوم آیت ۲۸)

٦- ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لاَّ يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّ مَنْ رَّزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّ جَهْرًا هَلْ يَسْتَوُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لاَ يَعْلَمُوْنَ○ (١٦:٧٥)

"اللہ تعالیٰ ایک مثال دیتا ہے ایک تو ہے غلام جو دوسرے کا مملوک ہے اور خود کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ (جیسے مشرکوں کے ٹھہرائے ہوئے شرکاء) دوسرا شخص وہ ہے جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھا رزق عطا کیا ہے اور وہ اس میں سے کھلے اور چھپے (اپنی مرضی سے) خرچ کرتا ہے (یعنی پوری طرح بااختیار ہے جیسے اللہ تعالیٰ) بتاؤ کیا دونوں برابر ہیں؟ الحمد للہ (ہرگز نہیں) مگر اکثر لوگ نہیں جانتے"۔ (سُورہ نحل آیت ۷۵)

مسئلہ ۸۷ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فرشتے انبیاء و رُسل اور اولیاء اور صلحاء ان مُشرکین کے خلاف گواہی دیں گے جو دُنیا میں انہیں اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے رہے ہوں گے۔

مسئلہ ۸۸ قیامت کے روز مُشرکین کے معبُود اُن کے کسی کام نہیں آئیں گے

(الف) ملائکہ

وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلاَئِكَةِ أَ هٰٓؤُلاَءِ إِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ○ قَالُوْا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ○ (٣٤:٤٠-٤١)

اور جس دن اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا "کیا یہ (مشرک) لوگ تمہاری ہی عبادت کیا کرتے تھے؟" فرشتے جواب دیں گے "پاک ہے تیری ذات، ہمارا تعلق تو آپ سے ہے نہ کہ ان لوگوں سے۔ دراصل یہ ہماری نہیں جنّوں کی عبادت کرتے تھے۔ ان (مُشرکین) میں سے اکثر انہی پر ایمان لائے ہوئے تھے۔" (سُورہ سبا آیت ۴۰ - ۴۱)

(ب) انبیاء و رُسل

يَوْمَ يَجْمَعُ اللهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوْا لاَ عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنتَ عَلاَّمُ الْغُيُوْبِ ○ (۵:۱۰۹)

جس روز اللہ تعالیٰ سب رُسولوں کو جمع کرکے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب دیا گیا تو وہ عرض کریں گے "ہمیں کچھ علم نہیں ، غیب کی باتیں تو آپ ہی کے علم میں ہیں۔"(سُورہ المائدہ ، آیت ۱۰۹)

وَ إِذْ قَالَ اللهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِىْ وَ اُمِّىَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُوْنُ لِىْ أَنْ أَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِىْ بِحَقٍّ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِىْ وَ لاَ أَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوْبِ ○ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلاَّ مَا أَمَرْتَنِىْ بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللهَ رَبِّىْ وَ رَبَّكُمْ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّادُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَ أَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○ (۵:۱۱۷-۱۱۶)

(قیامت کے دن) جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا "اے عیسٰی بن مریم ! کیا تُو نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی خدا بنالو ؟" تو وہ جواب میں عرض کرے گا کہ "سبحان اللہ" میرا یہ کام نہ تھا کہ وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہیں تھا ، اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو تجھے ضرور علم ہوتا تُو جانتا ہے ، جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے بے شک تو ساری پوشیدہ باتوں سے واقف ہے ۔ میں نے ان سے اس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا تُو نے حکم دیا تھا وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی ، میں اس وقت تک ان کا نگران تھا جب تک کہ میں ان کے درمیان تھا ۔ جب تُو نے مجھے واپس بلالیا تو پھر تُو ہی ان پر نگران تھا اور تو ساری ہی چیزوں پر نگران ہے ۔"(سورہ مائدہ ، آیت ۱۱۶-۱۱۷)

(ج) اَولیاء و صُلحاء

وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَ مَايَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ فَيَقُوْلُ ءَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِىْ هٰؤُلاَءِ أَمْ هُمْ ضَلُّواالسَّبِيْلَ ○ قَالُوْا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِىْ لَنَا أَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَ لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ أَبَاءَهُمْ حَتّٰى نَسُوْاالذِّكْرَ وَ كَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا ○ (۲۵:۱۷-۱۸)

اور جس روز اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کو بھی اکٹھا کرلائے گا اور ان کے ان معبُودوں کو بھی بلائے گ جنہیں آج یہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پوج رہے ہیں پھر وہ ان (معبُودوں) سے پوچھے گا "کیا تم نے میرے ان

دوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود راہِ راست سے بھٹک گئے تھے؟" وہ عرض کریں گے "پاک ہے تیری ذات
مری تو یہ مجال نہ تھی کہ تیرے سوا کسی دوسرے کو اپنا مولیٰ بناتے، مگر تو نے اُن کو اُن کے باپ دادا کو
ب سامان زندگی دیا حتیٰ کہ یہ (تیرے) ارشادات کو بھول گئے اور شامت زدہ ہو کر رہے۔" (سورہ فرقان
آیت ۱۷-۱۸)

یَوْمَ نَحْشُرُھُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا مَکَانَکُمْ اَنْتُمْ وَ شُرَکَآؤُکُمْ فَزَیَّلْنَا
نَھُمْ وَ قَالَ شُرَکَآؤُھُمْ مَّا کُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ ○ فَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ
نْ کُنَّا عَنْ عِبَادَتِکُمْ لَغٰفِلِیْنَ ○ (۱۰:۲۸-۲۹)

اور جس روز ہم ان سب (یعنی شریک ٹھہرائے گئے اور شریک ٹھہرانے والے لوگوں) کو ایک
ساتھ اکٹھا کریں گے تو ان لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا ہے کہیں گے کہ ٹھہر جاؤ تم بھی اور تمہارے
ٹھہرائے ہوئے شریک بھی، پھر ہم ان کے درمیان سے اجنبیت کا پردہ ہٹا دیں گے (یعنی وہ مشرک اور ان
کے ٹھہرائے ہوئے شریک ایک دوسرے کو پہچان لیں گے) تب اُن کے ٹھہرائے ہوئے شریک کہیں گے
"تم ہماری عبادت تو نہیں کرتے تھے (اور اس بات پر) ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی
ہے کہ (اگر تم ہماری عبادت کرتے بھی تھے تو) ہم تمہاری اس عبادت سے بالکل بے خبر تھے۔" (سورہ
ونس، آیت ۲۸-۲۹)

مسئلہ ۸۹ قیامت کے روز مُشرکوں اور شُرکاء کی حالتِ زار پر قرآن مجید کا ایک طنزیہ تبصرہ!

اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ اَزْوَاجَھُمْ وَ مَا کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ○ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاھْدُوْھُمْ اِلٰی
صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ○ وَ قِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ○ مَالَکُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ○ بَلْ ھُمُ الْیَوْمَ
مُسْتَسْلِمُوْنَ ○ (۳۷:۲۲-۲۶)

"(قیامت کے روز حکم ہو گا) گھیر لاؤ ان سب ظالموں کو، ان کے ساتھیوں کو اور ان معبودوں کو
جن کی وہ بندگی کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر، پھر ان سب کو جہنم کا راستہ دکھاؤ اور (ہاں) ذرا انہیں
ٹھہراؤ ان سے کچھ پوچھنا ہے "کیا ہو گیا تمہیں تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کر رہے"؟ ارے آج تو
یہ سب بڑے فرمانبردار بنے ہوئے ہیں؟ (یعنی ہر بات پر بلاچون و چرا عمل کر رہے ہیں) (سورہ الصافات
ت ۲۲ تا ۲۶)

مسئلہ ۹۰ قیامت کے روز مُشرک عذاب دیکھ کر شرک سے انکار اور

توحید کا اقرار کرے گا لیکن اس وقت توحید کا اقرار اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

فَلَمَّا رَأَوْ بَأْسَنَا قَالُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَ كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ○ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْ بَأْسَنَا سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُوْنَ ○ (٤٠:٨٤-٨٥)

”جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو پکار اٹھے کہ ہم نے مان لیا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کو‘ اور ہم انکار کرتے ہیں ان سب معبودوں کا جنہیں ہم اس کا شریک ٹھہراتے تھے‘ مگر ہمارا عذاب دیکھ لینے کے بعد ان کا ایمان ان کے لئے کچھ بھی نفع بخش نہ ہو سکتا تھا کیونکہ یہی اللہ تعالیٰ کا قانون ہے جو ہمیشہ سے اس کے بندوں میں چلا آ رہا ہے‘ چنانچہ اس وقت کافر لوگ خسارے میں پڑ جائیں گے۔“ (سورہ مومن آیت ۸۴ تا ۸۵)

مسئلہ ۹۱ مشرکوں کے لئے قرآن مجید کی دعوتِ فکر!

۱- قُلْ مَنْ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً لَئِنْ أَنْجَانَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ ○ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَ مِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ○ (٦:٦٣-٦٤)

”اے نبی! ان سے پوچھو‘ صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں کون تمہیں خطرات سے بچاتا ہے؟ کون ہے جس سے تم مصیبت کے وقت گڑگڑا گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعائیں مانگتے ہو؟ کس سے کہتے ہو کہ اگر اس بلا سے اس نے ہمیں بچا لیا تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے؟ کہو اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے اور ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے پھر تم دوسروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔“ (سورہ انعام آیت ۶۳-۶۴)

۲- قُلْ لِّمَنِ الْأَرْضُ وَ مَنْ فِيْهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ يُجِيْرُ وَ لَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَأَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ○ (٢٣:٨٤-٨٩)

”مشرکوں سے کہو بتاؤ‘ اگر تم جانتے ہو کہ یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب کس کی ملکیت ہے؟ یہ ضرور کہیں گے اللہ تعالیٰ کی‘ کہو پھر تم ہوش میں کیوں نہیں آتے‘ ان سے پوچھو ساتوں آسمان

اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے؟ یہ ضرور کہیں گے اللہ، کہو تم ڈرتے کیوں نہیں؟ ان سے کہو بتاؤ اگر تم جانتے ہو کہ ہر چیز پر اقتدار کس کا ہے اور کون ہے جو پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا؟ یہ ضرور کہیں گے اللہ، کہو پھر کہاں سے تم کو دھوکہ لگتا ہے-؟" (سُورہ المؤمنون آیت ۸۴-۸۹)

۳- أَمِ اتَّخَذُوْا آلِهَةً مِّنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ○ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلاَّ اللهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ (٢١:٢١-٢٢)

"کیا ان لوگوں کے بنائے ہوئے ارضی معبوُد ایسے ہیں کہ (بے جان میں جان ڈال کر) اٹھا کھڑا کرتے ہوں؟ اگر آسمان و زمین میں ایک اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبوُد بھی ہوتے تو (زمین و آسمان) دونوں کا نظام بگڑ جاتا، پس عرش کا مالک اللہ پاک ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ بنا رہے ہیں-" (سُورہ انبیاء آیت ۲۱- ۲۲)

٤- أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لاَ يَعْلَمُوْنَ ○ (٢٧:٦١)

"وہ کون ہے جس نے زمین کو جائے قرار بنایا اور اس کے اندر دریا رواں کئے لور اس میں (پہاڑوں کی) میخیں گاڑ دیں اور پانی کے دو ذخیروں کے درمیان پردے حائل کر دیئے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور اللہ بھی (ان کاموں میں شریک) ہے؟ "نہیں" بلکہ ان میں اکثر لوگ نادان ہیں-" (سُورہ نمل آیت ۶۱)

* * *

اَلشِّرْكُ فِیْ ضَوْءِ السُّنَّةِ

شرک سنّت کی روشنی میں

مسئلہ ۹۴ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ شرک ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: **أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ** قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: **ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ** قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: **ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کہ "تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا "ہاں واقعی یہ تو بہت بڑا گناہ ہے۔" پھر میں نے عرض کیا "شرک کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گی۔" پھر میں نے عرض کیا "اس کے بعد؟" آپ نے ارشاد فرمایا "یہ کہ تو ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۴ شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (**الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ**) شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **إِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ (إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ)** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

---

۱ - كتاب الايمان باب بيان كون الشرك اقبح الذنوب

۲ - كتاب التفسير سورة لقمان

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کہتے ہیں جب (سورۃ انعام کی) آیت "اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْا ... (یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو ملوث نہیں کیا) نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین۔ پر بہت گراں گزری انہوں نے کہا "ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے ایمان لانے کے بعد کوئی ظلم (گناہ) نہ کیا ہو؟" (رسولِ اکرم ﷺ کو معلوم ہوا تو) آپ ﷺ نے فرمایا "اس آیت میں ظلم سے مراد عام گناہ نہیں (بلکہ شرک ہے) کیا تم نے (قرآن مجید میں) لقمان کا قول نہیں سنا جو اُنہوں نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ "شرک سب سے بڑا ظلم ہے"۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۴ شرک اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ تکلیف دینے والا گناہ ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ يَدَّعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت موسیٰ اشعری ؓ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "تکلیف دہ بات سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں۔ مشرک کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ انہیں عافیت میں رکھتا ہے اور روزی دیتا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۵ شرک کرنے والا اللہ تعالیٰ کو گالی دیتا ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۹۶ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مشرک کو اس کے نیک اعمال کا بدلہ دینے سے انکار کردے گا۔

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالُوا وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الرِّيَاءُ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جُزِيَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمُ اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءُونَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲)

حضرت محمود بن لبید ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمہارے بارے میں مجھے جس چیز کا

۱- کتاب التوحید باب قول اللہ تعالی انا لرزاق ذوالقوۃ المتین

۲- سلسلہ احادیث الصحیحہ (۲-۹۵۱)

سب سے زیادہ ڈر ہے وہ شرکِ اصغر ہے" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! شرکِ اصغر کیا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ریاء" قیامت کے روز جب لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جارہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ (ریا میں مبتلا) لوگوں سے کہے گا "جاؤ ان لوگوں کے پاس جن کو دکھانے کے لئے تم نیک عمل کیا کرتے تھے اور پھر دیکھو ان سے تم کیا جزاء پاتے ہو؟" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۷ شرک انسان کو ہلاک کرنے والا گناہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَأَكْلُ الرِّبَا وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہلاک کرنے والے سات گناہوں سے بچو۔" صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین۔ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! وہ (سات گناہ) کون سے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا (۲) جادُو (۳) ناحق کسی جان کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے (۴) یتیم کا مال کھانا (۵) سُود کھانا (۶) میدانِ جنگ سے بھاگنا اور (۷) بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگانا"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۸ رسُولِ اکرم ﷺ نے مُشرکوں کے لئے بددُعاء فرمائی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلَى سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى عَلَى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ شریف کی طرف منہ کیا اور قریش کے چھ آدمیوں کے لئے بددُعاء فرمائی، جن میں ابوجہل، امیّہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، اور عقبہ بن ابی معیط شامل تھے، (عبداللہ بن مسعود ؓ کہتے ہیں) میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کو بدر کے میدان میں اس حال میں دیکھا کہ دھوپ سے ان کے جسم

۱- کتاب الایمان باب الکبائر و أکبرها

۲- کتاب الجهاد والسیر ما بقی النبی ﷺ من أذی المشرکین

ڑے ہوئے تھے کیونکہ وہ بہت گرم دن تھا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۹ مشرک کو ایصالِ ثواب کا کوئی عمل فائدہ نہیں پہنچاتا۔

وضاحت حدیث کے باب میں مسئلہ نمبر ۱۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۰۰ شرک کرنے والا قطعی جہنمی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ.** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو شریک بناتا تھا وہ آگ میں داخل ہوگا"۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۱ کسی نبی یا ولی کے ساتھ قریبی تعلق بھی مُشرک کو جہنم کے عذاب سے نہیں بچاسکے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي فَيَقُولُ أَبُوهُ فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ ثُمَّ يُقَالُ يَا إِبْرَاهِيمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٢)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اپنے باپ آزر کو اس حال میں دیکھیں گے کہ اس کے منہ پر سیاہی اور گرد و غبار جما ہوگا چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے "میں نے دنیا میں تمہیں کہا نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو"؟ آزر کہے گا "اچھا' آج میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا" "حضرت ابراہیم علیہ السلام (اپنے رب سے درخواست کریں گے) "اے میرے رب! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہیں

۱- كتاب الايمان و النذور باب إذا قال و الله لا اتكلم اليوم
۲- كتاب بدء الخلق باب قول الله تعالى و اتخذوا الله إبراهيم خليلا

کرے گا لیکن اس سے زیادہ رسوائی اور کیا ہو گی کہ میرا باپ تیری رحمت سے محروم ہے" اللہ تعالیٰ ار فرمائے گا "میں نے جنّت کافروں پر حرام کر دی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا "اے ابراہیم! تمہارے دو پاؤں کے نیچے کیا ہے؟" حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھیں گے کہ غلاظت میں لَت پَت ایک بجو ہے جے (فرشتے) پاؤں سے پکڑ کر جہنّم میں ڈال دیں گے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت دوسری حدیث مسئلہ نمبر۱۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۰۲ قیامت کے روز مُشرک روئے زمین کی ساری دولت دے کر جہنّم سے نکلنا چاہے گا لیکن ایسا ممکن نہ ہو گا۔

عَنْ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "(قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے فرمائے گا جسے سب سے ہلکا عذاب دیا جا رہا ہو گا کہ اگر تیرے پاس اس وقت روئے زمین کی ساری دولت موجود ہو تو کیا تو اپنے آپ کو آزاد کرانے کے لئے دے گا؟" وہ کہے گا "ہاں ضرور دے دوں گا" اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا "دُنیا میں میں نے تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان بات کا مطالبہ کیا تھا، وہ یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، لیکن تُو نے میری یہ بات نہ مانی اور میرے ساتھ شرک کیا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۳ مشرک سے دینی اُمور کو متاثر کرنے والے تعلّقات رکھنے منع ہیں۔

عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُبَايِعُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْسُطْ يَدَكَ حَتَّى أُبَايِعَكَ وَاشْتَرِطْ عَلَيَّ فَأَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ **أُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتُنَاصِحَ الْمُسْلِمِينَ وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ** رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲) (صَحِيح)

۱- كتاب الرقاق باب صفة الجنة و النار

۲- صحيح سنن النسائی للالبانی الجزء الثالث رقم الحديث ۳۸۹۳

حضرت جریر ؓ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ (لوگوں سے) بیعت لے رہے تھے میں نے عرض کیا "یا رسُول اللہ ﷺ! اپنا ہاتھ آگے بڑھایئے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں اور (ہاں) مجھے شرائط بتا دیجئے (کیونکہ) آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں تجھ سے ان شرائط پر بیعت لوں گا (۱) تو اللہ تعالیٰ کی بندگی کرے (۲) نماز قائم کرے (۳) زکوٰۃ ادا کرے (۴) مسلمانوں کی خیر خواہی کرے اور (۵) مشرک سے الگ رہے۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۴ ایسی جگہ جہاں شرک کیا جاتا تھا' یا کیا جاتا ہو' وہاں جائز عبادت کرنا بھی منع ہے۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟** قَالُوا لَا قَالَ: **هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟** قَالُوا لَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ** رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صَحِيح)

حضرت ثابت بن ضحاک ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسُول اللہ ﷺ کے زمانے میں بوانہ نامی جگہ پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی وہ رسُول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور عرض کیا) میں نے بوانہ پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے (اپنی نذر پوری کروں یا نہ کروں؟) آپ نے دریافت فرمایا "کیا وہاں زمانہ جاہلیت میں کوئی بُت تھا جس کی پوجا کی جاتی رہی ہو؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "نہیں" تب آپ نے پوچھا "کیا وہاں مشرکین کا کوئی میلہ لگتا تھا؟" صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین۔ نے عرض کیا "نہیں" تب آپ نے ارشاد فرمایا "اپنی نذر پوری کرو اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والی نذر پوری کرنا جائز نہیں نہ ہی وہ نذر جو انسان کے بس میں نہ ہو"۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

✹ ✹ ✹

۱- صحیح سنن أبی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۸۳۴

اَلشِّرْكُ الْاَصْغَرُ

شرک اصغر کے مسائل

مسئلہ ۱۰۵ نظر بد یا بیماری سے محفوظ رہنے کے لئے چھلا، منکا، کڑا، زنجیر، حلقہ یا تعویذ پہننا شرک ہے۔ (۱)

مسئلہ ۱۰۶ نظر بد یا حادثات سے بچنے کے لئے کار، مکان، یا دوکان وغیرہ پر گھوڑے کی نعل لٹکانا، یا مٹی کی کالی ہنڈیا لٹکانا شرک ہے۔

مسئلہ ۱۰۷ نوزائیدہ بچے کو نظر بد سے بچانے کے لئے گھر کے دروازے پر کسی مخصوص درخت کی ٹہنیاں لٹکانا شرک ہے۔

مسئلہ ۱۰۸ حادثات سے محفوظ رہنے کے لئے بازو پر "امام ضامن" باندھنا شرک ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ إِلَيْهِ رَهْطٌ فَبَايَعَ تِسْعَةً وَأَمْسَكَ عَنْ وَاحِدٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايَعْتَ تِسْعَةً وَتَرَكْتَ هٰذَا؟ قَالَ: **إِنَّ عَلَيْهِ تَمِيمَةً فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَقَطَعَهَا فَبَايَعَهُ وَقَالَ مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ** رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک جماعت (اسلام لانے کے لئے) حاضر ہوئی نبی اکرم ﷺ نے نو آدمیوں سے بیعت لی اور دسویں آدمی کی بیعت لینے سے ہاتھ روک لیا انہوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ (ﷺ) آپ نے نو آدمیوں کی بیعت لی ہے اور اس آدمی کی بیعت نہیں لی؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس نے تمیمہ (تعویذ، دھاگا یا منکا وغیرہ) باندھا ہوا ہے" چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اسے کاٹ دیا اور اسکے بعد اس سے بیعت لے لی پھر ارشاد فرمایا "جس نے تمیمہ لٹکایا اس نے شرک کیا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

---

[۱] بعض علماء کے نزدیک قرآنی آیات یا مسنون دعاؤں پر مشتمل تعویذ استعمال کرنا جائز ہے۔

[۲] سلسلہ احادیث الصحیحۃ للالبانی رقم الحدیث ۴۹۲

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
ة **الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ** رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ (۱)

حضرت عبداللہ (بن مسعود ؓ) کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "دم
عویذ اور ٹونے شرک ہیں"۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ن أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
ي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ **لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ**
ادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ أُرَى ذَلِكَ مِنَ الْعَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابوبشیر انصاری ؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے
پ ﷺ نے ایک پیغام رساں بھیجا۔ عبداللہ بن ابی بکر ؓ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں اس وقت لوگ
ی اپنی خواب گاہوں میں ہوں گے۔ اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے میں (دم کیا ہوا) تانت
ھاگے) کا قلاوہ یا کوئی طوق نہ رہنے دیا جائے بلکہ اسے کاٹ دیا جائے' امام مالک ؒ کہتے ہیں میرا
یال ہے (مشرک لوگ یہ طوق اونٹ کو) نظربد سے بچانے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ اسے مسلم
نے روایت کیا ہے۔

سئلہ ۱۰۹ بدشگونی لینا شرک ہے۔

عَنْ فُضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ **مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ فَقَدْ قَارَفَ الشِّرْكَ** رَوَاهُ ابْنِ وَهَبٍ فِيْ الجَامِعِ (۳)

حضرت فضالہ بن عبید انصاری ؓ صحابی رسول ﷺ کہتے ہیں "جس شخص کو بدشگونی نے کام
رنے سے روک دیا وہ شرک کا مرتکب ہوا"۔ اسے ابن وہب نے روایت کیا ہے۔

سئلہ ۱۱۰ غیر اللہ (مثلاً والدین' بیوی' اولاد یا قرآن یا کعبہ وغیرہ) کی قسم کھانا شرک ہے۔

عَنْ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

سلسلہ احادیث الصحیحۃ للالبانی رقم الحدیث ۳۳۱

۲- کتاب اللباس باب کراھیۃ قلادۃ الوتر فی رقبۃ البعیر

سلسلہ احادیث الصحیحۃ للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۱۰۶۵

حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (١) (صَحِيْح

حضرت عمر بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے تعالی کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھائی اس نے کفر کیایا فرمایا شرک کیا۔" اسے ترمذی نے روایت ک ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْ فَلْيَتَصَدَّقْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے جو شخص (غیر اللہ کی) قسم کھائے اور اپنی قسم میں یوں کہے "لات کی قسم" اسے لا الہ الا اللہ کہنا چاہیے (یعنی اپنے ایمان کی تجدید کرنی چاہیے) اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے آؤ میں تجھ سے جوا کھیلوں تو اسے (اپنی استطاعت کے مطابق) صدقہ کرنا چاہیے۔ (تاکہ گناہ کا کفارہ ادا ہو جائے) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١١١ ریاء اور دکھلوا شرک ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ؟ قَالَ قُلْنَا بَلَى فَقَالَ: الشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيُزَيِّن صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (٣) (صَحِيْح)

حضرت ابو سعید ؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے (اتنے میں رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس کا مجھے تمہارے بارے میں مسیح دجال سے بھی زیادہ ڈر ہے؟" ہم نے عرض کیا "کیوں نہیں (ضرور بتلایئے)" آپ ﷺ نے فرمایا "شرک خفی (اور وہ یہ ہے کہ) ایک آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور صرف اس لئے عمد نماز پڑھتا ہے کہ اسے کوئی (دوسرا شخص) دیکھ رہا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١١٢ ترکِ نماز شرک اور کفر ہے۔

١- صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ١٢٤١

٢- كتاب الايمان باب النهي الحلف لغير ا

٣- صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٣٣٨٩

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ رَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے ”کفر و شرک اور ندے کے درمیان ترک نماز (کا فرق) ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۳ غیب کا حال معلوم کرنے کے لئے کسی کو ہاتھ دکھانا شرک ہے۔

عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص نجومی کے پاس جائے اور اس سے (مستقبل کے بارے میں) کوئی بات دریافت کرے تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوتی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۴ ستاروں کی تاثیر پر یقین رکھنا شرک ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ يُنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ الْكَوْكَبُ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”نہیں نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے برکت (بارش) آسمان سے مگر لوگوں میں سے بعض نے صبح کو اس کا انکار کیا حالانکہ بارش اللہ تعالیٰ ہی برساتا ہے لیکن انکار کرنے والے کہتے ہیں کہ فلاں فلاں تارے کی وجہ سے بارش وئے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۵ انبیاء، اولیاء اور صلحاء سے عقیدت میں غلو کرنا شرک ہے۔

كتاب الايمان باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة

۲۔ كتاب الصلاة باب تحريم الكهان و اتيان الكهان

كتاب الايمان باب بيان كفر من قال مطرنا بالنوء

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:
تُطْرُوْنِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُوْلُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "میری تعریف میں اس طرح مبالغہ نہ کرو جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں مبالغہ ک بے شک میں ایک بندہ ہوں لہذا مجھے اللہ تعالی کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہو۔" اسے بخاری روایت کیا ہے۔

۱– صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالی واذکر فی الکتاب مریم

اَلاَحَادِيْثُ الضَّعِيْفَةُ وَ الْمَوْضُوْعَةُ

ضعیف اور موضوع احادیث

١- كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا اَنْ أُعْرفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ

”میں ایک مخفی خزانہ تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں چنانچہ میں نے مخلوق کو پیدا کیا۔“

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ ' حدیث نمبر٦٦

٢- مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ

”جس نے اپنے آپ کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچانا۔“

وضاحت یہ حدیث بے بنیاد ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ جلد اوّل حدیث ٦٦

٣- مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَ الْحَقَّ وَمَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَآی الْحَقَّ

رسُول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس نے مجھے پہچانا اُس نے اپنے خدا کو پہچانا اور جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھا“۔ (ریاض السالکین صفحہ ٧٢)

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو شریعت و طریقت صفحہ ٤٦٧

٤- قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: خُلِقْتُ مُحَمَّدًا مِّنْ نُوْرِ وَجْهِیْ وَالْمُرَادُ مِنَ الْوَجْهِ ذَاتُ الْمُقَدَّسَةِ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”میں نے محمد ﷺ کو اپنے چہرے کے نُور سے پیدا کیا ہے اور چہرے سے مراد ذات مقدس (یعنی اللہ تعالیٰ) ہے“ (ریاض السالکین صفحہ ٩٠)

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو شریعت و طریقت صفحہ ٤٦٣

٥- يَا جَابِرُ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُوْرِهِ

رسُولِ اکرم ﷺ نے فرمایا ”اے جابر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نُور سے تیرے نبی کا نُور پیدا کیا۔

وضاحت ۔ یہ حدیث بے اصل ہے، ملاحظہ ہو سیرۃ النبی از سید سلیمان ندوی جلد سوم صفحہ ۷۴۳

٦- خَلَقَنِیَ اللّٰہُ مِنْ نُوْرِہٖ وَ خَلَقَ أَبَا بَکْرٍ مِنْ نُوْرِیْ وَ خَلَقَ عُمَرَ مِنْ نُوْرِ أَبِیْ بَکْرٍ وَ خَلَقَ أُمَّتِیْ مِنْ نُوْرِ عُمَرَ وَ عُمَرُ سِرَاجُ أَھْلِ الْجَنَّۃِ

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے نُور سے پیدا فرمایا، اور ابوبکر کو میرے نُور سے اور عمر کو اُبوبکر کے نوُر سے، اور میری امت کو عمر کے نوُر سے پیدا فرمایا، اور حضرت عمر تمام جنتّیوں کے چراغ ہیں۔

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو میزان الاعتدال از ذہبی جلد اول صفحہ ١٦٦

٧- أَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لَوْلَاکَ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّۃَ وَ لَوْ لَاکَ مَا خَلَقْتُ النَّارَ

میرے پاس جبریل آئے کہا اللہ فرماتا ہے اگر تم (محمد ﷺ) نہ ہوتے تو میں جنّت و دوزخ پیدا نہ کرتا۔

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الآثار المرفوعہ فی للاخبار الموضوعہ صفحہ ۴۴

٨- لَوْلَاکَ یَا مُحَمَّدُ مَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا

اے محمد ﷺ! اگر تم نہ ہوتے تو میں دُنیا پیدا نہ کرتا۔

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الموضوعات از ابن الجوزی جلد اول صفحہ ٢٨٩

٩- لَوْلَاکَ مَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

اے محمد ﷺ! اگر تم نہ ہوتے تو مَیں کائنات پیدا نہ کرتا۔

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ از البانی جلد اول حدیث نمبر ٢٨٢

١٠- قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : یَا مُحَمَّدُ ﷺ! أَنْتَ أَنَا وَ أَنَا أَنْتَ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اے محمد ﷺ! تُو مَیں اور مَیں تُو ہے۔

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو شریعت و طریقت ٣٦٣

١١- أَیُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَیْکُمْ إِیْمَانًا ؟ قَالُوا الْمَلآئِکَۃُ قَالَ وَ مَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَ ھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ عَزَّوَجَلَّ ؟ قَالُوْا فَالنَّبِیُّوْنَ قَالَ وَمَالَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ

وَالْوَحْيُ يُنْزَلُ عَلَيْهِمْ ؟ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لاَ تُؤْمِنُوْنَ وَ أَنَا بَيْنَ ظُهُورِكُمْ ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَلاَ إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيْمَانَا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا .

(رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین۔ سے سوال کیا) "ایمان لانے کے معاملے میں تمہارے نزدیک کونسی مخلوق سب سے اچھی ہے؟" انہوں نے عرض کیا "فرشتے" آپ ﷺ نے فرمایا "وہ ایمان کیوں نہ لائیں جبکہ وہ اپنے رب عزّوجلّ کے پاس ہیں "صحابہ نے عرض کیا تو پھر "انبیاء" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "وہ ایمان کیوں نہ لائیں حالانکہ ان پر تو وحی نازل ہوتی ہے" صحابہ نے عرض کیا "پھر ہم" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "آخر تم ایمان کیوں نہ لاؤ جب کہ میں خود تمہارے درمیان موجود ہوں" راوی نے کہا تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "سنو! ایمان لانے کے معاملے میں سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جو تم سے بعد میں آئیں گے وہ (صرف) صحیفوں میں تحریریں پڑھ کر ایمان لائیں گے۔

وضاحت یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ جلد دوم حدیث نمبر ۶۴۷

۱۲- عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ كَمَا لاَ يَنْفَعُ مَعَ الشِّرْكِ شَيْئٌ كَذَالِكَ لاَ يَضُرُّمَعَ الْإِيْمَانِ شَيْئٌ .

حضرت عمر بن خطاب ؓ کہتے ہیں میں نے رسُول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے "جس طرح شرک کی موجودگی میں کوئی نیک عمل نفع بخش نہیں ہو سکتا اسی طرح ایمان کی موجودگی میں کوئی بُرا عمل نقصان نہیں دے سکتا۔

وضاحت یہ حدیث بے بنیاد ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الموضوعات جلد اول باب لا مضر مع الایمان عمل

۱۳- مَنْ قَالَ اَلْإِيْمَانُ يَزِيْدُ وَ يَنْقُصُ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَمْرِ اللهِ وَ مَنْ قَالَ أَنَا مُؤْمِنٌ إِنْ شَآءَ اللهُ فَلَيْسَ لَه فِي الْإِسْلاَمِ نَصِيْبٌ .

جس نے کہا کہ ایمان گھٹتا اور بڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نکل گیا اور جس نے کہا میں مومن ہوں اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الفوائد المجموعہ حدیث نمبر ۱۲۹۴

۱٤- أَلْإِيْمَانُ مُثْبَتٌ فِي الْقَلْبِ كَالْجِبَالِ الرَّوَاسِيْ وَ زِيَادَتُه وَ نُقْصُه كُفْرٌ .

”ایمان گڑے ہوئے پہاڑ کی طرح دل میں جما رہتا ہے، اس کی زیادتی یا کمی (پر ایمان رکھنا) کفر ہے“

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ جلد اول حدیث نمبر ۴۶۴

۱۵- أَلإِيْمَانُ نِصْفَانِ نِصْفٌ فِى الصَّبْرِ وَ نِصْفٌ فِى الشُّكْرِ .

”ایمان کے دو حصے ہیں نصف صبر اور نصف شکر“

وضاحت یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ حدیث نمبر ۶۲۵

۱۶- حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيْمَانِ .

”وطن کی محبّت ایمان کا حصہ ہے“

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ جلد اول حدیث نمبر ۳۶

۱۷- عَلَيْكُمْ بِلِبَاسِ الصُّوْفِ تَجِدُوْا حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ فِىْ قُلُوْبِكُمْ .

”صوف (اُون) کا لباس ضرور پہنو، اس سے اپنے دلوں میں ایمان کی صحیح لذّت محسوس کرو گے“

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ جلد اول حدیث نمبر ۹۰

۱۸- قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : أَوْلِيَآئِىْ تَحْتَ قَبَآئِىْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِىْ .

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”میرے اولیاء میری قباء میں ہیں جنہیں میرے سوا کوئی نہیں جانتا“

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو شریعت و طریقت صفحہ ۳۶۶

۱۹- قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ تَلَامِيْذُ الرَّحْمٰنِ .

”اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے سنو! بے شک اولیاء اللہ، رحمان کے شاگرد ہیں“

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو شریعت و طریقت صفحہ ۳۶۶

۲۰- أَلْأَبْدَالُ فِىْ أُمَّتِىْ ثَلَاثُوْنَ بِهِمْ تَقُوْمُ الْأَرْضُ وَ بِهِمْ تُمْطَرُوْنَ وَ بِهِمْ تُنْصَرُوْنَ .

”میری امّت میں تیس ابدال ہوں گے انہی کی وجہ سے زمین قائم رہے گی انہی کی وجہ سے تم پر بارش برسے گی اور انہی کی وجہ سے تم مدد کئے جاؤ گے“۔

وضاحت یہ حدیث ضعیف ہے ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر للالبانی حدیث نمبر ۲۲۶۷

☆

ہماری دعوت یہ ہے کہ !

۱۔ رسول اکرم ﷺ نے امت کو جس بات کا حکم دیا ہے یا جسے خود کیا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے اسے من و عن اسی طرح کیجئے اور جس بات سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے رک جائیے ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَ مَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (٥٩:٧)

"جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔" (سورہ حشر' آیت نمبر۷)

* * *

۲۔ رسول اکرم ﷺ نے دین کے معاملے میں جو کام ساری حیات طیبہ میں نہیں کیا' وہ کام اپنی مرضی سے کرکے اللہ کے رسول ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ﴾ (٤٩:١)

"اے لوگو' جو ایمان لائے ہو ! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔" (سورہ حجرات' آیت نمبر۱)

* * *

۳۔ رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور اتباع کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت اور اتباع کرکے اپنے اعمال برباد نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا أَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ أَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْا أَعْمَالَكُمْ﴾ (٤٧:٣٣)

"اے لوگو' جو ایمان لائے ہو ! اللہ کی اطاعت کرو' رسول کی اطاعت کرو اور (کسی دوسرے کی اطاعت کرکے) اپنے اعمال برباد نہ کرو۔" (سورہ محمد' آیت نمبر۳۳)

* * *

جو حضرات ہماری اس دعوت سے متفق ہوں
ہم ان سے تعاون کی درخواست کرتے ہیں !

دعائے مغفرت

مدیر حدیث پبلی کیشنز، میرے استاد اور میرے والد محترم حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ ۱۲'۱۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء کی درمیانی شب بروز منگل ۷۳ سال کی عمر میں ہفتہ بھر ہیضہ کی شکایت میں مبتلا رہنے کے بعد اپنے خالق حقیقی کے حضور پہنچ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون○

قریباً نصف صدی قبل مرحوم والد صاحب جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ سے فارغ ہوئے تو آبائی گاؤں کیلیانوالہ میں ہی مستقل سکونت اختیار کی۔ اس وقت سے لے کر تادم آخر، بڑی خاموشی، خلوص اور محنت سے دعوت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ اسی دوران کتابت (خطاطی) کو اپنا ذریعہ معاش بنایا۔

کم گو، کم آمیز، منکسر المزاج، حلیم الطبع، معاملہ فہم، نمود و نمائش سے کوسوں دور اور مسلکی اختلافات سے بچتے بچاتے توحید اور اتباع سنت کی شمع اس طرح روشن کئے ہوئے تھے کہ ان کے عزیز و اقارب، عقیدتمند اور جماعت ہی نہیں بلکہ پورا علاقہ ان کی رحلت کا صدمہ بڑی شدت سے محسوس کر رہا ہے۔

حدیث پبلی کیشنز کی نویں کتاب "کتاب التوحید" کی نظر ثانی کر چکے تھے اور طباعت کے شدید منتظر تھے۔ کتاب ابھی کتابت کے مرحلہ میں ہی تھی کہ داعی اجل کا بلاوا آگیا۔ مرحوم کی رحلت سے نہ صرف یہ ان کی والاد ایک محسن اور مشفق باپ کی دعاؤں سے محروم ہوگئی ہے بلکہ ان کی رحلت سے اشاعت حدیث منصوبہ بھی اپنے بے لوث اور مخلص سرپرست سے محروم ہوگیا ہے، جماعت ایک بہترین داعی اور مبلغ سے محروم ہوگئی ہے، علاقہ ایک باعمل عالم سے خالی ہوگیا ہے۔ اہل قصبہ ایک اعلیٰ خطیب سے اور تشنگان علم اپنے محبوب اور ہردلعزیز استاد سے محروم ہوگئے ہیں۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (٥٥:٢٦-٢٧)

www.kitabosunnat.com

زمین پر موجود ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور صرف تیرے رب کی جلیل و کریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔ (سورہ رحمان، آیت نمبر ۲۶، ۲۷)

یاارحم الراحمین! تیری رحمت زمین و آسمان کی بے کراں وسعتوں سے بھی زیادہ وسیع ہے، تو ہی گناہ معاف کرنے والا ہے۔ تو ہی اپنے بندوں سے درگزر فرمانے والا ہے، تو ہی اپنے بندوں کے عیوب ڈھانپنے والا ہے، اے الٰہ العالمین! اپنی ذات اور صفات کے صدقے مرحوم کی لغزشوں اور خطاؤں سے درگزر فرما اپنے فضل و احسان سے مرحوم کی حسنات کو شرف قبولیت فرما کر قیامت تک صدقہ جاریہ بنا، اپنے کرم اور رحمت سے مرحوم کو اعلیٰ علیین میں بلند مراتب سے سرفراز فرما اور ان کے اجر و ثواب سے ہمیں بھی وافر حصہ عطا فرما۔ ان کے بعد ہمیں کسی آزمائش اور فتنے میں مبتلا نہ [illegible]۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ [illegible] الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ (آمین)

مؤلف

۹۹-ج ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
07977